Vol. II
No. 4

Monday,
23rd August, 1954.



HYDERABAD LEGISLATIVE ASSEMBLY DEBATES

Official Report

PART II—PROCEEDINGS OTHER THAN QUESTIONS AND ANSWERS

CONTENTS

Government Press
Hyderabad-Dn.
[illegible]

THE HYDERABAD LEGISLATIVE ASSEMBLY

Monday, the 23rd August, 1954

The House met at Half Past Two of the Clock

[MR. SPEAKER IN THE CHAIR]

Questions and Answers

(*See Part I*)

L. A. Bill No XXVI of 1954, the Hyderabad Hindu Women's Rights to Property (Extension to Agricultural Land) Bill, 1954.

The Minister for Home, Law and Rehabilitation : (*Shri D. G. Bindu*) : I beg to introduce :

"L. A. Bill No. XXVI of 1954, the Hyderabad Hindu Women's Rights to Property (Extension to Agricultural Land) Bill, 1954."

Mr. Speaker : The bill is introduced.

L. A. Bill No. XXVII of 1954, the Hyderabad Tenancy and Agricultural Lands (Second Amendment) Bill 1954.

* *Shri D. G. Bindu* : I beg to introduce :

"L. A. Bill No. XXVII of 1954, the Hyderabad Tenancy and Agricultural Lands (Second Amendment) Bill, 1954.

Mr. Speaker : The bill is introduced.

Business of the House

Mr. Speaker : Before we take up the next item, I have to inform the House that I received an application from Shri V. D. Deshpande requesting that the date for receiving notices of amendments to bill No. XVIII of 1954, the Hyderabad Abolition of Inams Bill, be extended till 12 noon tomorrow the 24th August. Accordingly the time is extended.

Similarly, notices of amendments to the following bills will be received in the Notice Office till 12 noon on 30th August, 1954 :

L. A. Bill XIX of 1954, the Hyderabad Prisons Bill.

---

*Shri D. G. Bindu deputised the Chief Minister and introduced the Bill.

L. A. Bill No. XX of 1954, the Hyderabad Prisoners Bill.

L. A. Bill No. XXI of 1954—The Cotton Ginning and Pressing Factories (Hyderabad Amendment) Bill.

Shri V.D. Deshpande (Ippaguda): Before beginning the discussion on L.A. Bill, No. XV of 1953 Sir, I beg to point out that as per section 4 of the Hyderabad Tenancy and Agricultural Lands Act, within six months of the passing of the bill or as soon as the first session, after this period, commences, a statement was to have been laid on the Table of the House regarding local areas and the family holdings determined by the Government. We are having the first session from the last three or four days and the statement has not yet been placed on the Table of the House. I remind the Government through you, Sir that the provisions of Section 4 have not been complied with so far.

شری دگمبر راؤ بندو :— میں سمجھتا ہونکہ وہ رپورٹ شائع ہو رہی ہے جو امنڈ منٹس ہیں وہ بالکل ٹیکنیکل ہیں ۔ جو غلطیاں یا مس پرنٹ ہوا ہے وہ ہاؤس سے ہریڈلی (Hurriedly) پاس ہونے کی وجہ سے ہوا ۔

Mr. Speaker : It may be laid on the Table of the House as early as possible. I think it has already been notified in the Gazette.

شری دگمبر راؤ بندو :— وہ گزٹ میں آگیا ہے ۔

Mr. Speaker: So it can be laid on the Table of the House tomorrow.

Shri D. G. Bindu : I do not know, Sir. I shall have to find out.

Mr. Speaker : I think it can be done.

Shri D. G. Bindu : I shall try my best.

Consideration of the Report of the Select Committee on L.A. Bill No. XV of 1953, the Hyderabad Agricultural Debtors Relief Bill 1953

Clause 10

Mr. Speaker : The question is :

"That Clause 10 stand part of the Bill".

The motion was adopted.

Clause 10 was added to the Bill.

Clause **11**

Shri *K. Venkatram Rao* (Chinnakondur): I beg to move :

" That at the end, add :

" and, if he is owner of a land, the area of which is more than three family holdings as declared for the local area under the provisions of the Hyderabad Tenancy and Agricultural Lands Act, 1950 ".

Mr. Speaker : Amendment moved.

شری کے - وی - رام راؤ :- مسٹر اسپیکر سر - کلاز (۱۱) کے لحاظ سے هر عدالت پر جہاں دفعه (۳) کے تحت درخواست پیش هوتی هے کچھ اختیار سماعت کے حدود لگا دئے گئے هیں - وه یه که قرض کی تعداد (۱۰۰۰) سے زائد نه هو - اگر قرض کی تعداد (۱۰۰۰۰) سے زائد هوجاتی هے تو اس قانون کے تحت ڈیٹر کو جو ریلیف ملنا چاهئے وه نہیں ملیگا - اس دفعه کے لحاظ سے فی الحقیقت ریاست حیدرآباد میں کتنے ایسے کسان هیں جو اس سے فائده اٹھاسکتے هیں - اگر حقیقت پسندانه نقطه نظر سے دیکھا جائے تو معلوم هوگا که چھوٹے چھوٹے قرضے تو جب کے جب وصول کرلئے جاتے هیں - اور پرانے قرضے جو سنه ۱۹۴۰ع سے آجتک آئے هیں وه کم هیں - اور پھر بھی کھاتوں پر معاملات چلائے جائیں تو قانون قرض دهندگان کے تحت ۱۲ سال کا حساب دینا پڑتا هے اسلئے پرامیسری نوٹ پر کاروبار چلتے هیں - پرامیسری نوٹ کے کاروبار کے لحاظ سے اس قانون کے تحت بہت سے لوگوں کو فائده نہیں پہنچیگا - جن کے مقابله میں عدالت سے ڈگری هوچکی هے لیکن تعمیل نہیں هوئی هے ایسے لوگ فائده اٹھاسکتے هیں - اور ایسے لوگ جن کے مقابله میں ڈگریاں زیر دوران هیں ان سے بھی یه قانون متعلق هوتا هے - (۱۰۰۰۰) کے قرضه جات رکھنے والے بہت بڑے آسامی هوتے هیں - اسلئے میں مزید یه شرط عائد کرنا چاهتا هوں که ایسے اشخاص جن کے پاس تین فیملی هولڈنگ سے زیاده زمین هوتو انہیں اسکا فائده نه پہنچے -

[*Shri Anna Rao Ganamukhi, (Chairman) in the Chair*]

ٹیننسی ایکٹ میں خریدنے یا لیز پر دینے کے بارے میں ایسی هی حد رکھی گئی هے - اس لئے یه شرط یہاں بھی عائد کرنا چاهئے - میں سمجھتا هوں که میرے امنڈمنٹ کو قبول کیا جائیگا -

شری سری هری (کنوٹ) :— دفعه (۱۱) میں جو ترمیم پیش کی گئی ھے اس کی ضرورت ھے یا نہیں اس بات پر غور کرنے کے لئے همیں مدیون کی تعریف پر غور کرنا ھے ۔ اس ترمیم کے ذریعه یه پابندی عائد کرنا چاهتے هیں که ایسا شخص جس کے پاس تین فیملی هولڈنگ سے زائد زمین هو وه مدیون کی تعریف سے خارج هو جائے لیکن میں اس ترمیم کی ضرورت نہیں سمجھتا ۔ اس قانون کے تحت " مدیون " بننے کے لئے چار شرائط رکھی گئی هیں ۔ اسکی آمدنی کا ذریعه اور اس میں زرعی آمدنی کا تناسب دیکھا جائیگا ۔ اور پھر اس کا مقروض هونا ضروری ھے ۔ اس کے بعد یه شرط عائد کرنا غیرضروری ھے ۔ بعض اضلاع ایسے هیں جہاں کے زمینات بنجر هونے کی وجه سے انکے مالکوں کو تین فیملی هولڈنگ زمین سے ۵۰۰ سے زائد آمدنی نہیں هوسکتی ۔ اسطرح اگر یه شرط عائد کردی جائے تو بہت سے مدیون اس قانون سے چھوٹ جائینگے اور وه رعایت سے محروم هو جائینگے ۔ اسلئے میں اس ترمیم کی مخالفت کرتا هوں اور اپنے دوست کو یه رائے دونگا که وه اپنی ترمیم واپس لے لیں ۔

شری بھگونت راؤ گاڑھے :— دفعه ۱۱ کا منشا یه ھے که مقدمات کی مالیت کا تعین کیا جائے ۔ اور عدالت کو کہاں تک اختیار سماعت دیا جائے ۔ ترمیم اس غرض سے لائی گئی ھے که یه دیکھا جائے که درخواست گزار کی کیا حیثیت ھے ۔ اس کے پاس کتنی زمین ھے اور زمین کی مقدار پر پابندی عائد کی جائے ۔ اس مقام پر اس سکشن میں یه ترمیم ٹھیک نہیں بیٹھتی ھے ۔ هم ڈیٹر کی تعریف طے کرچکے هیں ۔ اوس وقت اگر ایسی تجویز لائی جاتی اور هاؤس اسکو منظور کرتا تو یه اضافه هوسکتا تھا ۔ یہاں هم عدالت کے اختیار سماعت کو ۱۰۰۰۰ هزار تک محدود کر رهے هیں تو مدیون کے پاس تین فیملی هولڈنگ سے زیاده اراضی نهونے کی شرط یہاں رکھنا ٹھیک نهوگا ۔ اور پھر میں نہیں سمجھتا اس میں کونسا پائنٹ (Point) ھے که تین فیملی هولڈنگ کے کاشتکار کو تو اجازت دیجائے اور ساڑھے تین یا چار فیملی هولڈنگ هو جائے تو اس کے لئے عدالت کا دروازه بند کردیا جائے اس میں کوئی منطق نہیں ھے ۔ کیونکه شروع میں هی ایسے کاشتکاروں کو جنکی غیر زراعتی آمدنی ۵۰۰ روپئے یا کل آمدنی کے ایک تہائی سے بڑھ جائے تو انکو خارج کردیا گیا ھے ۔ ایسی صورت میں یه ترمیم مناسب نہیں ھے ۔ میں آنریبل موور آف دی امنڈمنٹ سے عرض کرونگا که وه اپنا امنڈمنٹ واپس لیں ۔ اور دفعه (۱۱) جس شکل میں پیش هوا ھے اسی صورت میں اسکو منظور کرلیا جائے ۔

Mr. Chairman : The question is :

"That at the end, add :

"and, if he is owner of a land, the area of which is more than three family holdings as declared for the local area under the provisions of the Hyderabad Tenancy and Agricultural Lands Act, 1950."

The motion was negatived.

Mr. Chairman: The question is:

"That Clause 11 stand part of the Bill".

The motion was adopted.

Clause 11 was added to the Bill.

Clauses 12, 13, 14 and 15

Mr. Chairman: As there are no amendments to Clauses 12 to 15, I shall put them to vote. The question is:

"That clauses 12 to 15 stand part of the Bill".

The motion was adopted.

Clauses 12 to 15 were added to the Bill.

Clause 16

Shri K. Venkatrama Rao: I beg to move:
"Omit sub-clause (2)."

Mr. Chairman: Amendment moved.

Shri Annaji Rao Gavane (Parbhani): I beg to move:

"(*a*) That in line 2 of sub-clause (1) omit, 'within the period specified in the said section 4".

"(*b*) That in line 4 of sub-clause (1), omit 'within the period specified in the said section 8."

"(*c*) Omit sub-clause (2)."

Mr. Chairman: Amendment moved.

* شری اناجی راؤ گوانے - مسٹر اسپیکر سر - کلاز (١٦) سب کلاز (١) سے متعلق میں نے جو امنڈمنٹ پیش کیا ھے وہ قانون کے الفاظ کو ملحوظ رکھتے ہوئے غیرضروری الفاظ کو ڈیلیٹ کرنے کے لئے ھے - اس میں کوئی پرنسپل نہیں ھے - اور کسی مت بھید یا منطق کا سوال نہیں ھے - سوال صرف الفاظ کا ھے - یہاں الفاظ یہ ھیں کہ -

Every debt due from a debtor in respect of which no application has been made under section 4, within the period specified in the said section 4

انڈر سکشن (۴) جب درخواست آتی ھے تو اسکے متعلق یہ کہنا کہ وہ اتنی مدت میں آنی چاھئے۔ لہذا یہ الفاظ (Within the period specified in the said section 4) غیر ضروری ھیں :—

اسکے آگے لکھا ھے کہ —

"Or in respect of which no application for recording a settlement is made under Section 8."

یہاں بھی مدت کا سوال نہیں آتا ۔

"within the period specified in the said section 8."

کے الفاظ غیر ضروری ھیں ۔ میں سمجھتا ھوں کہ یہ الفاظ ڈیلیٹ (delete) کئے جانے کے لائق ھیں ۔

دوسرا امنڈمنٹ سب کلاز (۲) اومٹ کرنے کیلئے ھے ۔ سب کلاز (۲) یہ ھے :—

"Nothing in this section shall apply to any debt due from any person who has by his declaration, act or omission intentionally cause or permitted his creditor to believe that he is not a debtor for the purposes of this Act or that no application under section 4 can be entertained in respect of any debt owned by such person to such creditor by reason of the provisions of section 11."

یہاں یہ اختیار دیا گیا ھے کہ اگر کسی ڈیٹر کے متعلق یہ کہا جائے کہ اوس نے ایسا کام کیا ھے یا اپنی ذمہ داری کو پورا نہیں کیا ھے جسکی وجہ سے خود کمیشن کے سامنے یہ بات آئیگی کہ اس ایکٹ کے کرنے یا نہ کرنے کی وجہ سے وہ ڈیٹر نہیں بن سکتا ۔ یعنی جو ایکٹ اسکو کرنا چاھئے تھا وہ نہیں کیا ھے یا جو ایکٹ اسکو نہ کرنا چاھئے تھا وہ کیا ھے تو وہ ڈیٹر نہیں بن سکتا ۔ اسکے متعلق قیاس یہی ھوگا کہ اسکی وجہ سے وہ ڈیٹر بننا نہیں چاھتا تھا ۔ ایسی صورت میں یہ کہا جاتا ھے کہ اس کی درخواست اگر پیش کی جائے تو اسکو انٹرٹین (Entertain) نہیں کیا جائیگا تو یہ نہیں کہا جائیگا جیسا کہ عام طور پر کہا جاتا ھے۔ یہ قانون ایسے لوگوں سے متعلق ھے جنکے فرائض قانون کے تحت کیا ھوتے ھیں وہ اس سے واقف نہیں ھوتے ۔ کیونکہ دیہات کے لوگ انپڑھ ھونے کی وجہ سے آسانی کے ساتھ کسی کام کے کرنے یا نہ کرنے کا امتیاز نہیں کرسکتے ۔ انہیں یہ

نہیں معلوم ہوتا کہ انہیں کیا کام کس وقت کرنا چاھئے اور کونسا کام نہیں کرنا چاھئے ۔ اسلئے وہ صحیح معنوں میں کسی قانون سے فائدہ نہیں اٹھاسکتے ۔ اس میں انٹنشنلی (Intentionally) کا لفظ لکھا ھوا ھے لیکن انٹنشن (Intention) کا پتہ توکسی کام کے کرنے سے چلتا ھے ۔ نیت کا پتہ کام کے کرنے پر موقوف ھے ۔ عدالتیں بھی اس اصول پر متفق ھیں کہ نیت کا پتہ کام کے کرنے سے چلتا ھے ۔ یہاں انٹنشن لکھنے کے معنی یہ ھونگے کہ اس نے کوئی کام کیا ھے یا نہیں اوسی سے اوسکے انٹنشن کا اندازہ ھوگا ۔ اگر ڈیٹر کی درخواست ھوتو اوسکو ڈیٹر قرار نہیں دیگی ۔ مجھے یہ کہنا ھے کہ ھمارے یہاں کے زراعت پیشہ لوگوں کی حالت اونکی سماجی زندگی اور تعلیمی حالت کا لحاظ کرتے ھوئے میں سمجھتا ھوں کہ ایسےلوپ ھولس (Loopholes) رکھنا اور زراعت پیشہ لوگوں کو دھوکہ دینا صحیح نہیں ھے ۔ اس سے قانون کا مقصد حاصل نہیں ھوگا ۔ اور وہ لوگ اس سے فائدہ نہیں اٹھاسکیں گے ۔ متعلقہ منسٹر صاحب جانتے ھیں کہ دیہاتی لوگوں کو اگرکسی کام کے کرنے کی ترغیب دیجائے تو وہ اوسکے نتیجے سے واقف ھوئے بغیر اور اسکا لحاظ کئے بغیر اس کام کو کرگزرتے ھیں ۔ اسی طرح وہ کسی کام کے نہ کرنے کے نتائج سے بھی واقف نہیں ھوتے ۔ اس وجہ سے میں کہونگا کہ سب سکشن ۲ جو ھے گو اس میں انٹنشنلی کے الفاظ لکھے گئے ھیں لیکن اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا اسلئے اس کلاز کو ڈیلیٹ کرنے سے کوئی نقصان نہیں ھے اسلئے میں کہونگا کہ اسکو اومٹ (Omit) کرنا چاھئے ۔

شری کے ۔ وینکٹ رام راؤ :— مسٹر اسپیکر سر ۔ یہ سب سکشن ۲ دفعہ ۱۶ کا جو ھے اوس کو ڈیلیٹ کرنے کے لئے میری ترمیم ھے ۔ اس کے یہ الفاظ ھیں:

"intentionally caused or permitted his creditor to believe that he is not a debtor for the purposes of this Act or that no application under section 4 can be entertained in respect of any debt owed by such person to such creditor by reason of the provisions of section 11."

اس طریقہ سے بعض الفاظ رکھے گئے ھیں ۔ ایسے قرض دھندے جو درخواست نہیں پیش کئے ھیں جن کے قرضہ‌جات دفعہ ۱۶ سب کلاز (۱) کے لحاظ سے ساقط ھو چکے ھیں ایسے قرضوں کو زندہ کرنے کے لئے سب کلاز ۲ کو پرووائڈ کیا گیا ھے ۔ سب کلاز ۲ کی ضرورت اس لئے نہیں ھے کہ کوئی خاص فریب یا داب ناجائز کی وجہ جس سے کوئی معاھدہ ممکن‌الانفساخ ھو جاتا ھے بجائے ان دفعات سے فائدہ اٹھانے کے قانون میعاد سماعت کی دفعات میں جو جکڑ بندی ھے وہ اس میں نہیں ھے ۔ سب سکشن ۲ کو نکال دیں تو قانون میعاد سماعت کے تحت جس طرح عدالت کو اطمینان دلوا کر ساقط شدہ قرضہ‌جات کو زندہ کرسکتے ھیں اوسی طرح اون کی پابندی بھی کرنا لازم ھوگا ۔ سب سکشن ۲ کے لحاظ سے باوجود اس کے کہ وہ ان دفعات کے تحت فائدہ نہیں اٹھا سکتے لیکن

ضمن ۲ کے تحت وہ فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ جہاں قانون میں بعض الفاظ معین ہیں وہاں معنی بھی معین ہوتے ہیں۔ اور سلسلہ نظائر بھی موجود رہتا ہے ۔ ایسی صورت میں ان تمام کو چھوڑ کر اس کو مبہم الفاظ میں رکھکر کریڈیٹر کو عذرلنگ پیش کرنے کا موقع نہیں دینا چاہئے۔ یہ ایسا طبقہ نہیں ہے کہ جس کو قانون کا علم نہ ہوتا ہو۔ گو قانون کا اصول یہ ہے کہ

"Ignorance of law is no excuse."

یہ اصول ہر شخص پر اپلائی ہوتا ہے ۔ استثنائی صورت رکھنے کی وجہ سے ڈیٹر کو فائدہ نہیں ہوگا بلکہ کریڈیٹر اگر تین مہینے میں درخواست پیش نہ کرے تو ضمن ۲ کی رو سے اوسکے ناجائز فائدہ اٹھانے کا اندیشہ ہے ۔ ایسے قرضہ جات جو منسوخ ہو چکے ہیں بعض عذرلنگ کی بناء پر درخواستیں پیش ہوں گی جس کی وجہ سے عدالتوں کا وقت فضول ضائع ہوگا ۔ اس لئے میں نے یہ ترمیم پیش کی ہے ۔ اس ترمیم کو قبول کرنے سے بار بار جو کارروائیاں پیش ہوں گی ان کا قلع قمع ہو جائیگا ۔

شری سری ہری :— مسٹر اسپیکر سر ۔ دفعہ ۱۶ کے جزو دوم کو ڈیلیٹ کرنے کے سلسلہ میں جو ترمیم آئی ہے اس کے متعلق کہنا یہ ہے کہ دفعہ ۱۶ اس قانون کی ایک اہم دفعہ ہے ۔ اس دفعہ کے ذریعہ وہ سارے قرضہ جات زائل ہوجائیں گے جب دفعہ ۸ کے تحت سمجھوتہ نہ ہو ۔ یا دفعہ ۱۲ کے تحت دستبرداری ہو کر دفعہ ۸ کے تحت پھر درخواست پیش نہ ہو ۔ دفعہ ۱۶ کے ذریعہ تمام قرضہ جات ختم ہوں گے لیکن دفعہ ۱۶ کا دوسرا حصہ اس اصول پر مبنی ہے کہ جو مدعی بنتا ہے اور عدالت میں جاتا ہے تو اسکو ہمیشہ "وتھ کلین ہینڈس" (With clean hands) رہنا چاہئے۔ مدعی مدعی علیہ کو غلط باور کرائے یا عمداً ایسا فعل کرے یا فعل سے یا اقرار سے مدعی علیہ کو غلط باور کرائے اور اوسی مدعی علیہ کے مقابلہ میں مدعی بنکر دعوی پیش کرے تو ایسے غلط مدعی کی مدد کوئی عدالت نہیں کرسکتی ۔ اسی اصول کی بناء پر یہ جزو دوم قائم کیا گیا ہے ۔ جزو دوم کی ضرورت قانون کے نقطہ نظر سے یا اصول کے نقطہ نظر سے ضروری ہے ۔ بہت ممکن ہے کہ کئی آسامیاں غلط طور پر اپنے دائنین کو یہ باور کرادیتے ہوں یا اقرار ناموں کی تکمیل کر دیتے ہوں جن کی وجہ سے باور کرتے ہوں کہ ہم مدیوں کی تعریف میں نہیں آتے ۔ دفعہ ۸ کے تحت مدت ختم ہونے کے بعد پھر آکر درخواست پیش کرتے ہیں ایسے اندیشوں کی روک تھام کے لئے جزو دوم دفعہ ۱۶ ضروری ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ دفعہ ۱۶ کے ساتھ ساتھ دفعہ ۱۶ کا جزو دوم بھی بہت ضروری ہے جس سے مشکلات رفع ہوں گی ۔

شری بھگونت راؤ گاڑھے :— مسٹر اسپیکر سر ۔ دفعہ (۱۶) سے متعلق جو امنڈمنٹس پیش ہوئے ہیں اون کے دو جزو ہیں ۔ پہلے جزو میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ چند الفاظ غیر ضروری ہیں ۔ اون کے رہنے یا نہ رہنے سے مطلب کا اضافہ نہیں ہوسکتا ۔ اسواسطے اون کو ڈیلیٹ کیا جائے ۔ میں عرض کرونگا کہ میعاد کے تعلق سے جو جو چیزیں یہاں پر

رکھی گئی ہیں وہ صراحتاً رکھی گئی ہیں قانونی طور پر مبہم باتوں کے انٹرپریٹیشن کا موقع نہیں دیا گیا - چنانچہ ڈیٹر کی تعریف کے سلسلہ میں ایک امنڈمنٹ اکسپٹ کی جاچکی ہے - وہاں پرصاف طور پر صراحت مان لی گئی ہے - اسی لئے یہاں پر جو صراحت رکھی گئی ہے اوسکو بھی مان لینا چاہئے تاکہ ہر جگہ اکسپلینیشن کے لئے یکسانیت ہوجائے اور زیادہ وضاحت کرنے والے الفاظ یہاں رہیں۔ میں اسکو مانتاہوں کہ اس سے خاص فرق نہیں پڑیگا - لیکن جب شروع سے ہی ہم اس چیز کو رکھ رہے ہیں تو بعد میں بھی رکھنے سے کوئی فرق نہیں پڑتا - اس لئے اسکو ڈیلیٹ کرنے پر زیادہ اصرار اور ضد ضروری نہیں ہے -

دوسرے جزو کی حد تک میں عرض کرونگا کہ سب کلاز (۲) بہت اہم ہے - یہ دفعہ اس وجہ سے وضع کیا گیا ہے کہ دفعہ (۳) دفعہ (۸) اور دفعہ (۱۲) کے تحت فرضی اپلیکیشنس پیش ہونگے - یہ چیز عدالت کے سامنے آجائیگی - اور وہ کوئی فائدہ نہیں اٹھائینگے - ظاہر ہے کہ یہ چیز قرضہ ساقط کرنے اور ڈیٹ اکسٹینگوشن کرنے کے لئے رکھی گئی ہے - ایسی صورت میں اگر ان دو دفعات کے تحت کوئی شخص یعنی کریڈیٹر رجوع نہیں ہوتا ہے تو ڈیٹر آئیگا اور ڈیٹر رجوع نہیں ہوتا ہے تو کریڈیٹر آئیگا - یہ اوس کے لئے پراویژن ہے - اگر اس سے کوئی شخص استفادہ نہیں کرتا ہے تو پھر قرضہ باقی رہینگے اور نزاعات بھی باقی رہینگے اور قانون کو وضع کرنے کا جو مقصد ہے وہ فوت ہوجائیگا - اس کو روکنے کا مقصد یہ ہے کہ اس امر کی امکانی کوشش کیجائیگی کہ اگریکلچرسٹس کے پورے قرضہ‌جات کا ممکنہ حد تک تصفیہ ہوجائے - اس کے ساتھ ساتھ کلاز (۲) میں استثنائی صورت بتائی گئی ہے - اس پر بھی غور کرینگے تو معلوم ہوگا کہ عملی طور پر بہت کم کیسس ایسے آسکتے ہیں - یا شاذ مثالیں اسکی ہوسکتی ہیں - اس لئے اگر ڈیٹر ایسا دعوی کرتا ہے کہ میں جینین (Genuine) ڈیٹر نہیں ہوں وغیرہ ایسی مثالیں اس تعریف کی موجود گی میں اور دفعہ (۱۱) کی موجود گی میں ایسی صورت میں ہی آسکتی ہیں جبکہ وہ زراعت پیشہ نہیں ہے یا خود کو بلحاظ اس ڈیفینیشن کے زبردستی لانے کی کوشش کرتا ہے - یا پندرہ ہزار سے زائد کا قرضہ بتلاتا ہے - اور اس قانون سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کرتا ہے - میں نہیں سمجھتا کہ کونسا ایسا ڈیٹر ہوسکتا ہے جو اس طرح کی کوشش کرے - یہ ہوسکتا ہے کہ خود کریڈیٹر کی سازش سے یہ چیز آجائے - لیکن اسکو روکنے کے لئے یہ دفعہ وضع کیا گیا ہے - لہذا میں یہ عرض کرونگا کہ (۱۶) کا جزو دوم نہ رکھنے کیلئے جو بحث کیجارہی ہے وہ صحیح نہیں ہے - اس وجہ سے کہ ایک طرف تو ہمارا منشا پورا نہیں ہوگا اور دوسری طرف ایسے کیسس کو انکریجمنٹ ملے گا - اور یہ بھی ہے کہ اسکے نہ رہنے سے مدیونان کو نقصان پہونچنے کا احتمال ہے - ان حالات میں میں سمجھتا ہونکہ اس کلاز کو نکالنے کے متعلق جو امنڈمنٹ پیش کیگئی ہے وہ قابل قبول نہیں ہے - میں موور سے اپیل کرونگا کہ وہ اپنی امنڈمنٹ واپس لے لیں اور اصل کلاز کو منظور کرلیں -

Mr. Chairman : I shall put the amendments to vote. The question is :

"Omit sub-clause (2)".

The motion was negatived.

Mr. Chairman : The question is :

"(*a*) That in line 2 of sub-clause (1) omit : within the period specified in the said section 4 ."

"(*b*) That in line 4 of sub-clause (1), omit : within the period specified in the said section 8 ."

"(*c*) Omit sub-clause (2) "

The motion was negatived.

Mr. Chairman : The question is :

"That clause 16 stand part of the Bill."

The motion was adopted.

Clause 16 was added to the Bill.

Clause 17

Shri V. D. Deshpande : As an amendment similar to this has been voted down earlier, I do not wish to move this amendment of mine to Clause 17.

Mr. Chairman : There are no other amendments to Clause 17.

The question is :

" That Clause 17 stand part of the Bill."

The motion was adopted.

Clause 17 was added to the Bill.

Clause 18

Shri V. D. Deshpande : My amendment to Clause 18 was consequential upon the amendment tabled for Clause 11. As the amendment to Clause 11 has been voted down, I do not wish to move this consequential amendment.

Shri J. Anand Rao (Sirsilla-General) : I beg to move :

" That at the end of sub-clause (1), add the following, proviso :

'Provided that in finding out the total of Rs. 15,000, for jurisdiction only interest at the rates mentioned in Section 22 will be added to the principal in spite of anything contrary in the contract between parties'."

Mr. Chairman: Amendment moved.

شری جے ۔ آنندراؤ :— کلاز (۱۸) میں یہ بتلایا گیا ہے کہ اوسکے بعض تنقیحات قائم ہونگے ۔ عدالت یہ دیکھیگی کہ آیا ڈیٹر کی تعریف میں کوئی شخص آتا ہے یا نہیں۔ یہ بھی دیکھیگی کہ اوسکا قرضہ پندرہ ہزار سے زیادہ ہے یا کیا۔ میں نے جو ترمیم پیش کی ہے اوسکے لحاظ سے پندرہ‌ہزار کے قرضے کا کیالکولیشن (Calculation) کرتے وقت دفعہ (۲۲) کے تحت جو سہولتیں انٹرسٹ وغیرہ کی ہم دے رہے ہیں اون کا بھی لحاظ کیا جائے۔ یہ دیکھا جانا ضروری ہوگا کہ ہم نے جو انٹرسٹ اور سہولتیں مقرر کی ہیں اون کے لحاظ سے کیالکولیشن کیا جارہا ہے یا اپنے طور پر من مانے معاہدہ کرکے چھ پرسنٹ یا دس پرسنٹ سود لگایا جارہا ہے ۔ ہم نے سکشن (۲۲) کے تحت جو سہولتیں ڈیٹرس کو دی ہیں اون کے تحت یہ معاہدہ کیا جارہا ہے یا نہیں یہ دیکھا جائے۔ اس لئے میری امنڈمنٹ کو اگر مان لیا جائے تو ہمارا قانون بنانے کا جو منشاء ہے کہ غریب اور مقروض کسانوں کو نجات دلائی جائے وہ پورا ہوگا ۔ میں سمجھتا ہوں کہ میری ترمیم کی اسپرٹ سے آنریبل موور کو اختلاف نہیں ہوگا۔

شری بھگونت راؤ گاڑھے :— دفعہ (۱۸) میں جو ترمیم پیش کی گئی ہے وہ میں سمجھتا ہوں کہ غلط فہمی پر مبنی ہے۔ اس لئے کہ اس میں سود کی شرح کی کوئی صراحت نہیں ہے کہ کس قسم کی شرح لگائی جائیگی۔ دفعہ (۲۲) کے تحت جو شرح مقرر کی گئی ہے اوسکے متعلق حساب کرتے وقت کہ کتنا قرضہ دیا گیا ہے غور ہوگا۔ فریقین کے سٹلمنٹ کے لحاظ سے اس حد تک اس پر غور کرتے وقت یہ طے کیا جائیگا کہ اونکی درخواست آیا ۱۵ ہزار کے قرضے کے متعلق ہے یا اوس سے زائد کے متعلق ہے۔ میں یہ عرض کرونگا کہ آپ کی ترمیم کے لحاظ سے بہت سے قرضے ایسے ہونگے جن کی شرح سود اگر کم لگائی جائے تو وہ پندرہ ہزار کے اندر کے ہوجائینگے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس سے قانون کی غرض پوری نہیں ہوگی۔ اس لئے میں آنریبل موور سے کہونگا کہ وہ اس پہلو پر بھی غور فرمائیں اور اپنی امنڈمنٹ کو وتھ ڈرا کرلیں۔ اس سے عملی طور پر کوئی فرق نہیں پڑیگا ۔

***Mr. Chairman*: The question is :**

'That at the end of sub-clause (1), add the following proviso :

'Provided that in finding out the total of Rs. 15,000 for jurisdiction only interest at the rates mentioned in

Section 22 will be added to the principal in spite of anything contrary in the contract between parties."

The motion was negatived.

Mr. Chairman: The question is:

"That Clause 18 stand part of the Bill."

The motion was adopted.

Clause 18 was added to the Bill.

Clauses 19 *to* 21

Mr. Chairman: There are no amendments to Clauses 19 to 21, I shall, therefore, put them to vote. The question is:

"That Clauses 19 to 21 stand part of the Bill".

The motion was adopted.

Clauses 19 to 21 were added to the Bill.

Clause 22

Shri K. Venkat Rama Rao: I beg to move:

"That in line 2 of sub-clause (2) between '1940' and 'the' insert:

'the accounts of debts upto 1st January, 1940 shall be closed as extinguished and from the said date onwards."

Mr. Chairman: Amendment moved.

Shri A. Gurva Reddy (Siddipet): I beg to move:

"That In sub-clause (3):

(*a*) In line 2: for '1947' substitute '1950';

(*b*) In line 7: for '6' substitute '4';

(*c*) In line 10: for '40' substitute '60';

(*d*) In line 2 of sub-clause (4) for '1947' substitute '1950'."

Mr. Chairman: Amendment moved.

Shri Gopal Rao (*Pakhal*): I beg to move:

"That for sub-clause (6) substitute the following:

'(6) The accounts of principal and interest shall be made upto the date of the institution of the application and

where the account of debtor to any creditor double the amount of the principal, whether by way of principal or interest or both, such debt including the principal shall be deemed to be wholly discharged'."

Mr. Chairman : Amendment moved.

Shri Gopal Rao : I beg to move :

" That after sub-clause (6) add the following new clause :

'(7) If, as a result of taking of accounts under this Act, it is found that the debter has paid any excess amount, such amount shall be paid to the debtor."

Mr. Chairman: Amendment moved.

Shri. Annaji Rao Gavane : I beg to move :

(*a*) " That in lines 13 and 14 of sub-clause (2), for " taken to represent the amounts ", substitute " deemed ".

(*b*) In line 2 of sub-clause (3), between '1947', and 'in' insert ' the court shall take the account upto the date of the institution of the application and'."

(*c*) In line 12 of sub-clause (3), for " taken to represent the amounts ", substitute "deemed".

(*d*) In line 2 of sub-clause (4), between '1947' and 'in' insert ' the court shall take the account upto the date of the institution of the application and'."

(*e*) At the end of sub-clause (4), add the following :

" The amount found due on the date of the institution of the application in respect af principal as well as interest shall each be separately reduced by 30% notwithstanding that a decree or order of a Civil Court was passed in respect of any such amount or portion thereof. The amounts to reduce shall be deemed to be in respect of principal and interest on the date of the institution of the application."

Mr. Chairman : Amendment moved.

Shri V. D. Deshpande : I wish to move two amendments to the amendment moved by Shri K. Venkatrama Rao.

Mr. Chairman : All right. The hon. Member can do so.

Shri. V. D. Deshpande : I beg to move :

" That in line 8 of sub-clause (2) for "6" substitute "3" and in line 11 of sub-clause (2) for "50" substitute "75".

Mr. Chairman : Amendment to amendment moved.

شری اے ۔ گروا ریڈی :— اس امنڈمنٹ کے پیش کرنے سے میرا مقصد یہ ہے کہ ڈیٹر کو زیادہ سے زیادہ فائدہ پہنچے جیسا کہ اس بل کا منشا ہے ۔ اگر بعد کے تین سال کے قرضوں کو بھی اس میں شریک کیا جائے یعنی سنہ ۵۰ تک کے قرضوں کو شامل کیا جائے تو ڈیٹرس کو زیادہ فائدہ پہنچنے کی توقع ہے ۔ اسی طرح میں چاہتا ہوں کہ ۶ پرسنٹ کے بجائے جیسا کہ بل میں رکھا گیا ہے اس کو ۳ پرسنٹ کیا جائے کیونکہ یہ کھاتے دس سال سے چلتے رہے ہیں اور کریڈیٹر کو گرین وغیرہ کی شکل میں کافی نفع پہنچ چکا ہے ۔ اس لئے اس ریٹ آف انٹرسٹ کو کم کیا جائے ۔ اسی طرح ۵۰ پرسنٹ کے بجائے ۷۵ پرسنٹ کیا جائے تو بھی یہ بوجھ کم ہوجائیگا ۔ یہ ایک کانسیکونشل امنڈمنٹ ہے ۔ بہرحال میرا امنڈمنٹ قبول کرلیا جائے تو ڈیٹر کو زیادہ سے زیادہ فائدہ پہنچانے کا مقصد پورا ہوتا ہے ۔

* شری گوپال راؤ :— مسٹر اسپیکر سر ۔ اس پورے بل میں دفعہ ۲۲ ہی ایک ایسا دفعہ ہے جس کا اثر سارے قانون پر ہے ۔ کاشتکاروں کو جو فائدہ ایوان کے ذریعہ یا اس بل کے ذریعہ ہم پہنچاسکتے ہیں وہ اسی دفعہ کے ذریعہ سے پہنچاسکتے ہیں ۔ چنانچہ اس سلسلہ میں دو چار امنڈمنٹس ایوان کے سامنے ہیں ۔ ایک امنڈمنٹ میرے دوست کے ۔ وینکٹ رام راؤ صاحب کا ہے جس میں انہوں نے خواہش کی ہے کہ سنہ ۱۹۵۰ ع تک قرض معاف کیا جائے ۔ یہ ایک ایسا امنڈمنٹ ہے جس کا بہت زمانہ سے مطالبہ کیا جارہا ہے ۔ اس پورے بل میں کہیں بھی یہ نہیں بتلایا گیا ہے کہ یہ قرض کب تک معاف کیا جاسکتا ہے ۔ سنہ ۱۹۳۰ ع کے پہلے اور بعد کے قرضہ جات اس میں لائے جارہے ہیں ۔ اس سے پہلے جس وقت جنرل ڈیبیٹ ہورہی تھی ایوان کے بہت سارے آنریبل ممبرس نے یہ ڈیمانڈ کیا تھا کہ ایسا ہونا چاہئیے ۔ لیکن سلکٹ کمیٹی نے بھی کوئی تبدیلی نہیں کی ۔ سنہ ۱۹۳۰ ع کے قرضوں کو معاف کرنے کے لئے اس میں رکھا گیا ہے ۔ اسکی پہلی وجہ یہ ہے کہ یہ جنگ کا زمانہ تھا ۔ سنہ ۱۹۱۴ تا ۱۹۱۸ ع کا زمانہ اور اس کے بعد جو ۱۹۲۹ کے ڈپریسیشن زمانہ گزرا ہے اس میں بہت سے کسان مقروض ہوگئے ۔ ان کے لئے کوئی ادائی کی صورت باقی نہیں ہے ۔ ایوان کو یہ بھی معلوم ہے کہ ۹۰ کروڑ یا ڈیڑھ سو کروڑ (اس کے کرکٹ فیگرس نہیں ہیں) قرضہ ہے ۔ اس قانون سے پورے قرضہ جات ختم نہیں ہورہے ہیں ۔ اس قانون کا مقصد یہ تو نہیں ہے کہ قرضہ جات کو کم کرکے ان کو ختم کیا جائے ۔ ۹۰ ۔ ۱۵۰ یا ۱۶۰ کروڑ میں اصل کتنا ہے ۔ متی کتنی ہے اس کا کوئی داخلہ نہیں ہے اس لئے یہ پرانے قرضہ جات جن کا در اصل پیمنٹ ہوچکا ہے ۔ کیونکہ ان قرضہ جات پر ۲۰ ۔ ۳۰ فیصد سے ۔

لی جاتی رہی ہے جبکہ گورنمنٹ نے منی لینڈرس ایکٹ پاس کرکے ۱۸ روپیہ کو جائز قرار دیا ہے ۔ اگر ان پرانے قرضہ جات پر ۱۸ فیصد کے حساب سے سود لگایا جائے تو یہ پورے قرضے ادا ہوچکے ہوتے ہیں اس لئے یہ ایک موزوں امنڈمنٹ ہے ۔ ایوان اس کو مان لے تو مناسب ہے تاکہ مقروض کسانوں کی مدد ہو ۔ وہ آگے بڑھیں اور ہندوستان ترقی کرے ۔

میری دوسری ترمیم یہ ہے کہ اصل اور سود مساوی ہونے کے بعد قرض کو ختم کیا کیا جائے ۔ سب کلاز ۲ میں یہ بتلا گیا ہے کہ ۔

"The accounts of principal and interest shall be made up to the date of the institution of the application, and the aggregate of the balance, if any, appearing due on both such accounts against the debtor......"

گویا دونوں کے حساب لئے جائینگے ایک پرنسپل کا اور دوسرا انٹرسٹ کا ۔ اور جس تاریخ تک لئے جائینگے یہ سمجھا جائیگا کہ اتنا باقی ہے ۔ اس کے بعد یہ ہے کہ

".....except when the balance appearing due on the interest account exceeds that appearing due on the principal account, in which case, double the latter balances shall be deemed to be the amount then due".

اس سب کلاز ۲ کا یہ مطلب ہے کہ انٹرسٹ اصل سے بڑھکر ہو تو وہ ختم ہو جائیگا ۔ لیکن یہ نہیں بتلایا گیا ہے کہ اب تک ساہوکار کو جو ادا ہوا ہے اس کے متعلق جانچ ہوگی ۔ فرض کیجئیے کہ ۳۰ سال کا قرضہ ہے اور ۲ فیصد سود لیا جائیگا تو اس کے معنی یہ ہونگے کہ ۱۸۰ روپیئے دینا پڑیگا ۔ اگر وہ ۶۰ ادا کیا ہے اور ۱۲۰ روپیے باقی ہے تو پہلے ۲۰ روپیے کم کئے جائینگے اور اس کے بعد ایک سو اصل اور ایک سو روپیہ سود کے دئیے جائینگے ۔ جانچ کرنے کا یہ طریقہ دام دوپٹ کا ہے ۔ اس میں اصل کو توڑ مروڑ کر رکھا گیا ہے جس کی وجہ سے کسان کو نقصان ہوتا ہے ۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ ساہوکار کو فائدہ دلانے کے لئے آپ راغب ہیں لیکن ڈیٹر کو سہولت دلانے کے لئے آپکا رجحان نہیں ہے ۔ آنریبل ممبرس خاص طور پر اس جانب کے توجہ فرمائیں ۔ میں سمجھتا ہوں کہ اکثر آنریبل ممبرس کا یہ ذاتی تجربہ ہوگا کہ ڈھائی روپیے کے حساب سے متی منہا ہوتی ہے اور اس کے معنی ۳۰ روپیہ ہوتے ہیں اس کی وجہ سے گورنمنٹ کو ایک زمانے میں منی لینڈرس ایکٹ نافذ کرنا پڑا تھا ۔ اگر ۲۰ روپیے کے حساب سے دیکھا جائے اور ۳۰ سال کے لئے حساب لگایا جائے تو ۵۰۰ روپیئے ہوتے ہیں ۔ اس قانون کے تحت ۱۸۰ روپیے سود کے اور ۱۰۰ روپیئے اصل اس طرح ۲۸۰ روپیئے دینا پڑیگا ۔ میرا کہنا ہے کہ جب حساب کرنے بیٹھینگے تو جس کا حساب نکلتا ہے اس کو پیسے دلائے جائیں اگر ساہوکار کا نکلتا ہے تو اسے دلائیئے اور اگر ڈیٹر کا نکلتا ہے تو اسے دلائیے پیمنٹ نہ کرنے کی صورت میں تو اوارڈ دیا جاتا ہے اور ڈیٹر کی پوری جائداد نکول ہوتی ہے ۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ پہلے کے حساب کی جانچ کرنے کی ضرورت نہیں ۔ اسکی

پیدائش میں اور هسٹری میں جانے کی ضرورت نہیں تو یہ تمام چیزیں کریڈیٹر کی تائید میں اور ڈیٹر کے خلاف هیں۔ اسپیکر صاحب اجازت دیں تو میں اس سے آگے بڑھکر یہ کہونگا کہ جب دیوالیہ کی نوبت آتی ہے تو چاہے اسکی نوبت آئے یا نہ آئے لیکن خود کورٹ اس کو دیوالیہ نکالنے کا موقع دیتا ھے ۔ اس لئے میں سمجھتا ھوں کہ کوئی آنریبل ممبر اس ترمیم کی مخالفت نہیں کرینگے کیونکہ یہ صاف صاف حسابی معاملہ ھے اور آنریبل ممبرس انصاف کرنا چاھتے ھیں۔ اگر فرض کیجئے کہ یہ عدالت ھے اور کریڈیٹر اور ڈیٹر اپنا حساب لیکر آتے ھیں تو جو بقایا چاھے جس کی طرف ھو وہ قانوناً بتلائینگے اس لئے یہاں اسکیلنگ ڈاؤن کی ضرورت نہیں ھے۔ اگر ٦ پرسنٹ کے حساب سے ڈیٹر نے پیمنٹ کیا ھے تو اس کا پیمنٹ شدہ روپیہ اسے ماننا چاھئیے اس لئے میں ایوان سے مکرر گزارش کرونگا ۔ کیونکہ ٹریژری بنچس سے تو ھم گزارش کرتے کرتے تنگ آگئے ھیں ۔ جب ھم عوام کے سامنے جائیں اور وہ ھم سے سوال کریں کہ آپ ھمارے لئے کیسا قانون بنائے ھیں تو ھم جواب دیسکتے ھیں۔

جہاں تک میرا خیال ھے دفعات ٢ اور ٣ الکشن کے دفعات کہلائے جاسکتے ھیں ۔ لیکن اس میں کافی پیچیدگیاں ھیں۔ اگر آپ سے کوئی ووٹر یہ پوچھے کہ ھم نے آپ کو ووٹ دیکر اسمبلی میں بھیجا تھا آپ نے ایسا قانون کیسے پاس کیا تو اس کے لئے آپ کے پاس جواب دینے کے لئے کافی گنجائش ھے ۔ آپ کہہ سکتے ھیں کہ دفعہ ٥ ھے - ٨ ھے ٢٢ ھے - یہ دوسرے راستے ھیں۔ یہ الکشن کے دفعات کہلائے جاسکتے ھیں۔ میں ایوان سے گذارش کرونگا کہ میری ترمیم کو مان لیا جائے تو مناسب ھوگا۔

*श्री. व्ही. डी. देशपांडे :—स्पीकर सर, सब क्लाज २ के सिलसिले में जो तरमीम पेश की गयी है, अुसमें मैंने अमेंडमेंट टू अमेंडमेंट (Amendment to amendment) के तौर पर यह मुव्ह (Move) किया था कि श्री. के. व्यंकट रामराव की जो तरमीम है अुसका जुमला और बढा दिया जाय, वह अिस तरह से कि—

"In line 8 of sub-clause (2) for '6' substitute, '3' and in line 11 of sub-clause (2) for '50' substitute '75".

यह अिसलिये बढाने की जरूरत महसूस हुअी कि अिस सिलसिले में अेक अमेंडमेंट श्री. कट्टा राम रेड्डी साहब ने दी थी लेकिन वे आज गैर हाजिर हैं, और अगर श्री. के. व्यंकटरामराव साहब की अमेंडमेंट को अुस लिहाज से अमेंड न किया जाय तो वह अिनकम्प्लीट (Incomplete) रह जाती है। अिसलिये मैंने यह अमेंडमेंट मुव्ह की है। मुझे यह अर्ज करना है कि श्री. के. व्यंकट-रामराव साहब की तरमीम में यह कहा गया है कि पहली जनवरी १९४० के पहले के जितने कर्जे हैं वे खतम कर दिये जायें। अिस सिलसिले में मैंने अिसके पहले हाअुस के सामने अेक दफा अर्ज किया था कि कांग्रेस अेग्रेरियन रिफार्म कमेटी की रिपोर्ट में भी अिसका हवाला दिया गया है कि पुराने कर्जे माफ करने चाहिये। अिस सिलसिले में यह अमेंडमेंट आअी है कि अेक जनवरी १९४० के पहले

के कर्जे माफ किये जायें। अुसको कुबूल किया जाय तो वह सवाल हल हो जाता है। लेकिन अगर अुस तरमीम को न माना जाय तो आम तौर पर जनवरी १९४० के पहले के कर्जों के सिलसिले में हमारा नुक्तेनजर क्या होना चाहिये, यह सवाल हमारे सामने आ जाता है। मैं समझता हूं कि यहां पहले ही कहा गया है कि अिसको चालीस फीसद स्केल डाअुन किया जायेगा। लेकिन सिलेक्ट कमेटी में चालीस के बदले ५० परसेंट को स्केल डाअुन करने के बारें में माना गया और जनवरी १९४० के पहले के जितने कर्जे हैं अुनमें से आधे कर्जे माफ किये जायेंगे, अैसा तय किया गया। मेरा ख्याल है कि अिन कर्जों के बारे में हम तो सोंचते हैं कि अुनको सब को खतम करना चाहिये। लेकिन अगर हम अुन सब कर्जों को किसी वजह से खतम नहीं कर सकते तो मुमकीना तौर पर ज्यादा से ज्यादा कर्जे खतम करने की कोशिश होगी, तो ठीक होगा और अिस लिहाज से मैंने यह सजेस्ट (suggest) किया है कि ७५ फीसद कर्जे खतम करने चाहिये। अिस सिलसिले में अेक तजवीज भी रखी गअी है। जो रेट ६ परसेंट रखा गया है, वह काफी ज्यादा है और अगर अुसको तीन परसेंट अुन पुराने कर्जों के बारें में रखा जाये तो वह ज्यादा मुनासिब होगा। अिसी से पुराने कर्जे जल्दी खतम होने के अिमकानात पैदा हो जायेंगे। अिसलिये मेरी अमेंडमेंट टू अमेंडमेंट यह है कि पुराने कर्जे ७५ परसेंट कम कर दिये जायें और अुसके साथ साथ जो सूद की शरह है, वह ६ के बदले ४ तक लाअी जाय तो ठीक होगा। मैं अुम्मीद करता हूं कि मुव्हर आफ दि अमेंडमेंट मेरी अिस तरमीम को मान लेंगे।

شری کے ۔ وی رام راؤ:— دفعه (۲۲) بہت هی اهم دفعه هے ۔ اس کے ذریعه ریلیف ملنے والا هے ۔ یه ایک نظریاتی مسئله هے ۔ دفعه ۲۲ اگریکلچرل لیبر سے متعلق هونے والا نہیں هے ۔ صرف ایسے ڈیٹرس جن کا تعلق زراعت سے هے کسی نه کسی طریقه سے وه زراعت سے تعلق رکھتے هیں تو ان هی سے متعلق هونے والا هے ۔ زرعی معیشت سے جو تعلق رکھتے هیں ان سے بھی متعلق کررهے هیں۔ اس سلسلے میں عموماً جو ساهوکاری کھاتے چلتے هیں ۔ اس میں باهمی یه طے هوتا هے که جو سالہاسال کے کاروبار رهتے هیں ان میں هر سال کچھ نه کچھ کٹ کیا جاتا هے ۔ وه ڈیٹر کے سود میں وضع هوجاتا هے ۔ اس طرح آپ خود جو اسکیلنگ ڈاؤن کا اصول انٹروڈیوس کررهے هیں وه نیا نہیں هے ۔ اس سہولت کے لئے یه قانون بنانے کی ضرورت نہیں هے ۔ زیاده سے زیاده آپ نے اتنا هی کیا که ایک آده سال کو بڑھا کر رکھ دیا ۔ دفعه تو جیسے کا ویسا باقی هے کچھ سالوں کا فرق هوا هے ۔ لیکن اصولی طور پر اس میں کوئی تبدیلی نہیں کی گئی هے ۔ اس سے قبل بھی میں عرض کرچکا هوں که آپ ۶۰ فیصد یا ۴۰ فیصدجو بھی اسکیل ڈاؤن کرنے والے هیں آخراس سے مستفید هونے کے لئے کوئی شخص بھی ملیگا یا نہیں ۔ آپ نے جو دوا بنائی هے کیا اس کے لئے کوئی مریض هے بھی یا نہیں ۔ یه پورا قانون اس طرح محض کاغذ کی زینت بن کر رهنے والا هے ۔ هم چاهتے هیں که یه اس طرح محض کاغذ کی زینت نه بن کررهے ۔ هماری ترمیمات هیں که ۱۹۵۰ کے بعد کے قرضوں سے بھی یه قانون متعلق کیاجانا چاهئے ۔ ایسا کرنے سے بعض اور قرضه جات اس قانون کے اسفیر (Sphere) میں آسکتے هیں ۔ اس دفعه کو موثر اور باعمل بنانے کے لئے ان امنڈ منٹس کو قبول کرنا ضروری هے ۔ جتنے بھی سابقه قرضه جات هیں وه

منسوخ کئیے جانے چاھئیں - اس سے بنیادی طور پر اختلاف نظر آتا ھے - لیکن میں سمجھتا ھوں بنیادی طور پر اختلاف کرنے کی ضرورت نہیں ھے - ٹریژری بنچز کو گھبرانے کی ضرورت نہیں ھے - کیونکہ یہاں معاوضہ دینے کا سوال تو نہیں ھے - جو قرضے ایکسٹنگوش (Extinguish) ھوتے ھیں ان کے معاوضہ کے لئے تو آپ نے کوئی گنجائش نہیں رکھی ھے - پرانے قرضوں کو ساقط کرنے کا سوال نیا نہیں ھے - خود کم زبا کمیٹی نے بہت پہلے اس تجویز کو رکھا تھا - اور زرعی مزدوروں کے قرضہ جات کو منسوخ کرنیکی سفارش کی تھی - یہاں اگریکلچرل لیبر کی تعریف محدود ھے - اس دفعہ کو آپ اگریکلچرل لیبر سے بھی متعلق نہیں کررھے ھیں - اس کے ساتھ ساتھ ایسے اشخص جن کا تعلق زرعی معیشت سے ھے ان سے بھی متعلق کرنے میں آپ ھچکچا رھے ھیں - سکیل ڈاؤن کرنے کے سلسلے میں آپ نے یہ اصول مان لیا ھے - ۱۹۳۰ کے بعد جو بتلایا گیا ھے وہ ایسے سال ھیں - جبکہ معاشی بحران کی وجہ سے لوگ مقروض ھوئے ھیں اونہیں اپنی اراضیات سے دستبردار ھونا پڑا - گو اس وقت کا قانون اسکی اجازت نہیں دیتا تھا اس کے باوجود بھی مختلف طریقوں سے بہت سے لوگوں کے ھاتھ سے اراضیات نکل گئیں - پورے حیدرآباد کے کسان جس معاشی بحران کا شکار ھوئے ھیں ان کو ریلیف دینے میں یہ دفعہ ناکافی ثابت ھوگا -

دام دوپٹ کے اصول کو اس قانون میں نہیں مانا گیا ھے - ضمن (۶) میں کسی حد تک مانا گیا ھے - میں کہتا ھوں کہ دام دوپٹ کی سہولت ھر اسٹیپ پر مان لی جانی چاھئیے - جہاں اصل اور سود برابر ھوجاتے ھیں لیکن ۱۰ سال یا ۲۰ سال کا حساب لگایا جائے - ذیلی دفعہ (۶) میں جو اصول رکھا گیا ھے وہ اپلائی ھونے والا نہیں ھے - جب کبھی بھی کھاتہ کا معائنہ کیا جائے تو آخر میں ڈیٹر ھی کچھ نہ کچھ باقی رھتا ھے - بہت ھی کم مواقع ایسے آتے ھیں جہاں کریڈیٹر ڈیٹر کو کچھ ادا کرنا پڑے - اس طرح ضمن (۶) جو رکھا گیا ھے وہ عملا معطل اور بیکار ھو جاتا ھے - اگر میرے امنڈمنٹ کو مان لیا جائے تو دام دوپٹ کا جو اصول ھے وہ اس میں آجاتا ھے اور یہ ساھوکاری طریقہ بھی ھے - لیکن ضمن (۶) اس سے ھٹکر رکھا گیا ھے - اس کے علاوہ بعض اور سہولتیں ھیں جو ساھوکاری طریقے میں ھیں لیکن میں دفعہ (۲۲) میں ان کو غائب پاتا ھوں - اس لئے میں کہونگا کہ جو امنڈمنٹ پیش کیا گیا ھے وہ پاس کیا جائے -

* شری انا جی راؤ گوانے :- مسٹر اسپیکر سر - میں نے پہلا امنڈمنٹ جو پیش کیا ھے اس کے متعلق کہنا یہ ھے کہ کلاز ۲ میں یہ ھے کہ

The amount so reduced shall be taken to represent the amounts due in respect of principal and interest on the date of the institution of the application.

• میں کہونگا کہ یہ الفاظ کچھ غیرقانونی سے معلوم ھوتے ھیں اس لئے میں نے ان کو نکال کر

This amount which represents the other amounts

اس کی بجائے -

The amount shall be deemed to be in respect of principal and interest

چونکہ پہلے کے الفاظ یہاں کنفیوژن (Confusion) پیدا کررہے تھے اور اس میں دو معنی نکلنے کی گنجائش ہے اس لئے میں نے اس کنفیوژن کو دور کرنے کی کوشش کی ہے - اس طرح کلاز ۲ اور کلاز ۳ میں میرا امنڈمنٹ اس طرح کا ہے -

In the case of transactions which commenced on or after the 1st January, 1940 but before 1st January 1947 in the account of interest....

کلاز ۲ میں جس طرح یہ رکھا گیا ہے کہ

In the case of transaction which commenced before the 1st January, 1940, the court shall take the acc unt upto the date of institution....

یہاں یہ چیز نکال دیگئی ہے - میری سمجھ میں نہیں آیا کہ اسکے کیا معنی ہیں - سنہ ۱۹۴۰ع کے پہلے کے ٹرانزیکشن (Transaction) کے الفاظ صاف ہونے چاہئے تھے ان الفاظ کو وہاں سے کیوں ڈیلیٹ کیا گیا ہے میری سمجھ میں نہیں آیا - جب کبھی ٹرانزیکشن شروع ہوا ہے اسکے لحاظ سے الفاظ لانا ضروری ہے - درخواست جو دیگئی ہے اوسکا لحاظ بھی ہونا چاہئے - اسکا تعلق اس سے ہے کہ اکاؤنٹ کسطرح لینا چاہئے - جب کوئی درخواست پیش ہوگی تو درخواست کے بعد ہی معلوم ہوگا کہ اس لین دین کی مدت فلاں ہے - مدت کا تعین ہوتو حساب کتاب اور اکاؤنٹس کا تعین ہوسکیگا - سکشن ۲-۲ میں یہ چیزیں ہیں کہ سنہ ۱۹۴۰ع کے پہلے کا ٹرانزیکشن ہو تو باضابطہ حساب لانا چاہئے - سنہ ۱۹۴۰ع کے بعد کا ہے تو باضابطہ حساب کتاب کی ضرورت نہیں ہے - ایک سکشن کے تحت باضابطہ حساب کی ضرورت ہے اور ایک سکشن کے تحت باضابطہ حساب کی ضرورت نہیں میں سمجھ نہ سکا کہ اسکی کیا وجہ ہے - اسلئے میں نے کلاز ۳ اور ۴ میں یہ الفاظ رکھے ہیں کہ سنہ ۱۹۴۰ع کے بعد سے بھی حسابات باضابطہ لانا چاہئے - اور میں نے کلاز ۴ میں بھی اسطرح کا امنڈمنٹ رکھا ہے - کلاز ۴ ان قرضہ جات سے متعلق ہے جو سنہ ۱۹۴۷ع کے بعد کے ہیں - اس میں کسی کمی کی گنجائش نہیں رکھی گئی ہے - سنہ ۱۹۴۰ع کے پہلے کے قرضہ جات میں ۵۰ فیصد اور سنہ ۱۹۴۰ع کے بعد کے قرضوں میں ۴۰ فیصد کمی کی گنجائش رکھی گئی ہے لیکن سنہ ۱۹۴۷ع کے بعد کمی کی ضرورت نہیں محسوس کی گئی - اب سنہ ۱۹۵۴ع ختم ہو رہا ہے - سنہ ۱۹۵۵ع میں درخواستیں آئینگی اسطرح ۸ سال کا ٹرانزیکشن آپکے سامنے آئیگا - چھ فیصدی سود رکھا گیا ہے - معاہدات تو اوس سے زیادہ کے بھی ہونگے لیکن کم سے کم جو شرح رکھی گئی ہے وہ چھ فیصدی ہے - اسکو دیکھیں تو معلوم ہوگا کہ

۸ سال کے ٹرانزیکشن آئے تو سو روپیہ کے لئے ۵۰ روپیہ سود آئیگا اور ڈگری ہونے تک سو روپیہ کو سو روپیہ سود ہو جائیگا - اس میں کوئی کمی نہیں کرینگے تو سختی ہوگی - ایسے لوگوں کے متعلق جنکا ٹرانزیکشن سنہ ۱۹۴۷ع کے بعد کا ہے ان کیلئے بھی ۳۰ فیصد کمی کرنا چاہئیے - یہ امنڈمنٹ میں نے پیش کیا ہے - آپ نے بتدریج کمی کی ہے - مجھے اتنا عرض کرنا ہے کہ جو امنڈمنٹ میں نے پیش کیا ہے اس میں زیادہ اختلاف نہیں ہے - میں سمجھتا ہوں کہ ۲۵ - ۳۰ فیصد کی کمی ہوگی - میرا خیال یہ ہے کہ یہ چیز آنریبل منسٹر کی نظر سے چوک گئی ہے اور سلکٹ کمیٹی میں بھی یہ چیز غلطی سے رهگئی ہے ایسا معلوم ہوتا ہے - کیونکہ سنہ ۱۹۴۰ع کے قرضے میں ۳۰ فیصد کمی کرنے کو تو آپ تیار ہیں لیکن سنہ ۱۹۴۷ع میں کچھ بھی کمی کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں گویا آخر سنہ ۱۹۴۶ع تک تو آپ کمی کرینگے لیکن اگر ایک دن بڑھ جائے تو کمی کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں - اسکے الفاظ بھی مبہم ہیں اسلئے ان میں تبدیلی کی جانا مناسب ہے - اگر آنریبل منسٹر کی نظر میں الفاظ ٹھیک ہیں تو مجھے اس بارے میں کچھ کہنا نہیں ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ الفاظ مبہم ہیں - آخر میں میں یہ کہونگا کہ اس ترمیم کو آنریبل منسٹر قبول فرمائیں تو مناسب ہوگا -

श्री व्ही. डी. देशपांडे:— मैं अर्ज करना चाहता हूं कि मेरा जो अमेंडमेंट है वह अमेंडमेंट टु अमेंडमेंट ही है, वह कोअी सेपरेट अमेंडमेंट (Separate amendment) नहीं है। अमेंडमेंट टु अमेंडमेंट की शक्ल में वह बैठ सकता है। श्री. के. व्ही. रामराव साहब ने जो तजवीज पेश की है, अुसमें १९४० के पहले के कर्जे को खतम करने के लिये कहा गया है। अुसके बाद का जो कर्जा हैं अुसे अुसमें ५० फीसद तक की कमी करने के लिये कहा गया है। मैंने जो अमेंडमेंट टु अमेंडमेंट दिया है, अुसमें ५० फीसद के बजाय ७५ फीसद कर्जा कम करने के लिये कहा है, और सूद जो ६ परसेंट है अुसे तीन परसेंट करने के लिये कहा है। अिस लिये यह मेरा अमेंडमेंट बराबर अमेंडमेंट टु अमेंडमेंट की ही शकल में है अैसा मेरा कहना है।

مسٹر چیرمن :— شری وی - ڈی - دیشپانڈے نے جو امنڈمنٹ پیش کی ہے وہ فریش (Fresh) امنڈمنٹ ہے - لیکن وہ بیٹھتی نہیں ہے -

श्री. व्ही. डी. देशपांडे:—श्री. के. व्ही. रामराव साहब का जो अमेंडमेंट है, वह पहले पढा जायेगा और अुसके बाद जो मेरा अमेंडमेंट है, वह पढा जायेगा। अमेंडमेंट टु अमेंडमेंट के माने यह नहीं है कि सिर्फ फिगर्स वगैराह में ही चेंज किया जा सकता ह।

مسٹر چیرمن :— آپ نے خود لکھا ہے کہ یہ امنڈمنٹ ٹو امنڈمنٹ ہے -

श्री. व्ही. डी. देशपांडे:—सिर्फ फीगर्स की हदतक ही अमेंडमट टु अमेंडमेंट लाया जा सकता है, यह तस्सवूर गलत है। पहली जो अमेंडमेंट है अुसे यदि ज्यादा वसी करने की जरूरत है तो अुसके लिये भी अमेंडमेंट लाया जा सकता है। मेरा जो अमेंडमेंट टु अमेंडमट है, वह पहले अमेंडमेंट को ज्यादा करनेके लिये लाया गया है। जहां अुन्होंने कर्जे में ५० फीसद की कमी करने के लिये कहा है

वहां पर मैंने ७५ फीसद की कमी करने के लिये कहा है। अुसी तरह से सूद की जो शरह ६ परसेंट बताअी गअी है, अुससे ३ परसेंट करने के लिये मैंने अमेंडमेंट टु अमेंडमेंट दी है, और मेरा ख्याल है कि यह अमेंडमेंट टु अमेंडमेंट हो सकती है।

مسٹر چیرمن :- اس کی حد تک آپ کرسکینگے -

श्री. व्ही. डी. देशपांडे :—अिस लिये मेरा सबमिशन (Submission) यह है कि :

My submission is that my amendment is to sub-clause (2) of clause 22. One hon. Member has given certain amendment to sub-clause (2) I think, that is not sufficient. So, in order to complete that incomplete amendment, I am amending it further, and that is, of course, an amendment to amendment. I am not satisfied with one partial amendment. My intention is to give full benefit to old debtors. I want that whatever debt is left from 1942 to this date, it should be scaled down by 25% and the interest should be 3%, and not 6%.

شری کے - وینکٹ رام راؤ :- اسپرٹ ویسی ہی قائم رہتی ہے -

مسٹر چیرمن :- کیا شری وی - ڈی - دیشپانڈے اپنے امنڈمنٹ کے بارے میں کچھ کہنا چاہتے ہیں ؟

*श्री. व्ही. डी. देशपांडे :—अध्यक्ष महोदय, मैं अपनी जो अमेंडमेंट टु अमेंडमेंट है, अुसके सिलसिले में कुछ अर्ज करना चाहता हूं, और दूसरी जो अमेंडमेंट यहां पर पेश की गअी है, अुसके बारें में भी अपने ख्यालात का अिजहार करना चाहता हूं। अिस बिल में क्लॉज २२ डेटर के सिलसिले मे जो रखा गया है, वह अिस बिल में सबसे अहम दफा है, और अिस कानून की पूरी अिमारत क्लॉज २२ पर खडी है। हमें बहुत गौर के साथ अिस क्लॉज २२ के बारें में सोंचना पडेगा। अिस दफे २२ के बारे में बहुत संजीदगी के साथ सोंचने की जरूरत है। और आपके सामने खास तौर पर मैं यह बात रखना चाहता हूं कि जो पुराना कर्जा है अुसे माफ करने के बारें में सोंचा जाना चाहिये। रूलिंग पार्टी की तरफ से जो कमिटी अिसके बारें में नियुक्त की गअी थी, अुसकी भी यह सिफारिश थी कि पुराना कर्जा ज्यादा से ज्यादा माफ किया जाना चाहिये। लेकिन अिसके बारें में नहीं सोंचा जा रहा है। अुसको तो पूरी तरह खतम करना चाहिये। अेक ऑनरेबल मेंबर ने अपनी तकरीरमे बताया कि अुसके माफ करके कर्जेदारों को ज्यादा से ज्यादा रिलीफ दिया जाना चाहिये। सेक्शन २४ के तहत अॅग्रिकल्चरल लेबरर्स को यह हक दिया गया है कि मॉर्टगेज की हदतक वे सवाल अुठा सकते हैं। लेकिन छोटे छोटे कर्जेदारों को जो रिलिफ मिलना चाहिये वह तो सेक्शन ४ और सेक्शन २२ के तहत ही मिलनेवाला है। अॅग्रिकल्चरल लेबरर्स के बारें में मैंने पहले ही कहा है कि अुनको ज्यादा रिलीफ मिलना चाहिये। गंगापूर तालुके की मिसाल मैंने अिसके पहले भी दी है, वही फिरसे दूंगा कि २०-२५ साल के पहिले वहां के जो काश्तकार थे, अुन्हें कहत के जमाने में अपनी जमीनें

बहुत कम दामों पर बेचनी पडी, और बहुत बडी तादाद में वे अॅग्रिकल्चरल लेबरर्स बनें। और अुस जमानें में अुनपर जो कर्जे हुअे हैं अुन्हें माफ करने के बारें में सोचा जाना चाहिये । आज स्केलिंग डाअुन किया गया। अुनको कर्जा चुकानें की शक्ति भी है या नहीं अिस बात को हमें सोंचना चाहिये। मैंने जो यहां पर अमेंडमेंट टु अमेंडमेंट दी हैं, अुससे अैसे लोगों को अिनसाफ मिलने वाला है, जो कि अुस जमाने के कर्जेदार हैं। जिस लिये अुसके बारें में सोंचा जाना चाहिये।

अिसके बाद दूसरी जो चीज है वह यह है कि अेक ऑनरेबल मेंबर ने यह बताया है कि १९४० के पहले का जो कर्जा है, अुसको कम किया जाना चाहिये, लेकिन मैं कहना चाहता हूं कि आप १९४० के पहले के कर्जे मे और १९४७ के बाद के कर्जे के बारें में सोंच रहे हैं। लेकिन १९४० से १९४७ का जो कर्जा है, अुसके बारें में नहीं सोचा जा रहा है। अुसको तो आप बिलकुल मोघहम रख रहे हैं। मैं समझता हूं कि आपको अुसके बारें में भी सोंचना पडेगा। जहां सब क्लॉज २ के बारें में सोंचा जा रहा है, वहां पर सन ४० से सन ४७ के बारें में भी सोचा जाना जरूरी है। सब क्लॉज ४ में ३ फीसद की कमी करना मुनासिब होगा, और मैं समझता हूं कि यह काबिले गौर चीज है, और अिसके बारे में मुनासिब तरीके से सोंचना ठीक होगा। क्लॉज २ को जिस तरीके से तरमीम पेश की गअीं हैं, अुसपर गौर करके अुसे कबूल करना मुनासिब होगा। और मैंने जो अमेंडमेंट टु अमेंडमेंट (Amendment to amendment) पेश की ह अुस पर गौर किया जाना चाहिये।

شری بھگونت راؤ گاڑھے:— اس قانون میں دفعہ (۲۲) انتہائی اہم دفعہ ہے ۔ اس سلسلہ میں جو بھی امنڈمنٹس آئے ہیں میں سمجھتا ہوں اون کا مطلب یہ ہے کہ جو بھی رعایتیں اور سہولتیں ہم دے رہے ہیں اوس سے زیادہ سہولتیں دی جائیں ۔ اگریکلچرسٹ کو ریلیف دینے کے لئے ہمارے پاس پہلی مرتبہ یہ قانون نہیں آرہا ہے بلکہ اس کے پہلے بھی کئی قوانین تھے اون سے بھی اگریکلچرسٹس کو فائدہ پہنچا اس وقت بھی جوقوانین نافذ ہیں اس بل پرغور کرتے وقت اون کو بھی پیش نظر رکھنا چاہئے ۔ لین دین کے سلسلہ میں سب سے پہلے سنہ ۱۹۳۸ع یا سنہ ۱۳۴۷ف میں قانون بنا تھا ۔ جس کی روسے لین دین پر کافی کنٹرول کیا گیا تھا ۔ قرضے کے سلسلہ میں جو اراضیات چلی گئی تھیں اون کے بارےمیں بھی قانون انتقال زرعی اراضی موجود تھا جس کے ذریعہ کسانوں کو کافی پروٹیکشن دینے کی کوشش کی گئی تھی ۔ دفعہ (۲۲) کے تحت حسابات کے بارے میں رولس مدون کئے گئے ہیں اون پر غور کرتے وقت ہم کو یہ بھی دیکھنا ہے کہ سابقہ قوانین کے تحت کیا ریلیف مل سکتا تھا اورکیا مل چکا ہے ۔ اس سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ منی لینڈرس ایکٹ کے تحت ہم نے کافی شرائط عائد کئے اور کافی قیود لگائے ۔ اس میں الگ الگ کلازس میں ۳۰ - ۴۰ پرسنٹ قرضہ کو اسکیلنگ ڈاؤن کرنے کے لئے فیگرس رکھے گئے ہیں ۔ اس میں یہ کنسپشن (Conception) تھا کہ موجودہ قرضوں کی حد تک زیادہ سود شامل کرنے کا موقع نہ ہو ۔ سلکٹ کمیٹی میں جانے کے بعد بھی ریٹ آف انٹرسٹ میں کافی کمی کی گئی ۔ (۹) پرسنٹ کی بجائے (۶) پرسنٹ سود کیا گیا ۔ اور (۴۰) پرسنٹ ریڈکشن کو (۵۰) پرسنٹ تک بڑھایا گیا ۔ سنہ میں بھی

سنه۱۹۳۶ع کی بجائے سنه۱۹۰۰ع رکھا گیا - یه تمام چیزیں ایسی هیں اون پر عملی طور پر غور کرنے کی ضرورت هے - اون کے علاوہ یہاں کے حالات کو بھی ملحوظ رکھنا چاهئے۔ محض ایک فیگر دیکھ کر اوس میں کمی کی خواهش کرنا یا زیادہ سے زیادہ جو سہولتیں دی گئی هیں اون سے بھی زیادہ سہولتیں طلب کرنا اور اوس کے لئے امنڈمنٹ لانا کسی طرح بھی صحیح نہیں هوسکتا - میں سمجھتا هوں که کاشتکاروں کے طبقه کی مدد ضرور کرنا چاهئے - لیکن اوس میں بھی کسی نه کسی حد تک جسٹیفیکیشن ضرور هونا چاهئے - سلکٹ کمیٹی میں جو تبدیلیاں هوئی هیں اون کے تحت کافی سہولتیں دی گئی هیں لیکن اس کے بعد بھی اس سے زیادہ مانگا جارها هے - میں سمجھتا هوں یه ٹھیک نہیں هے - بعض آنریبل ممبرس نے مہربانی سے یه کہا هے که اس قانون کو انتخابات کے لئے استعمال کیا جائیگا - اور ووٹرس کو کنونس (Convince) کیا جائیگا - میں اون کا شکر گزار هوں اور اون کے اس کہنے کو اپریشیٹ (Appreciate) کرتا هوں - لیکن میں یه بھی کہونگا که وہ اس قانون کو لیجا کر همارے خلاف بھی استعمال کرسکتے هیں (جیسا که وہ خود محسوس کررهے هیں) - خیر اس کا تعلق اصل بحث سے نہیں هے - یه بھی میں نے اس لئے کہا هے که آنریبل ممبرس نے اس کا ذکر کیا هے - اس قدر عرض کرنے کے بعد میں آنریبل ممبرس سے عرض کرونگا که اس قانون میں هم نے جو پراویژنس رکھے هیں اور اون کے ذریعه هم نے جو جو سہولتیں دی هیں اون کو انصاف کے نقطه نظر سے دیکھیں تو معلوم هوگا که هم زیادہ سے زیادہ فائدہ اون اگریکلچرسٹس کو دے رهے هیں جن کے متعلق آپ اور هم سب کوشش کررهے هیں که اون کو قرضے سے نجات دلائی جائے - هم نے اس قانون کے ذریعه بیع نامه جات اور اون جائدادوں کو جو منتقل هو چکی هیں متاثر کرنے کی کوشش کی هے - اس سے کافی فائدہ مزارعین کو هوگا - اس وضاحت کی روشنی میں میں عرض کرونگا که آنریبل ممبرس اپنی اپنی امنڈمنٹس واپس لے لیں اور اس کلاز کو منظور کرلیں -

Shri Annajirao Gavane: Mr. Chairman, Sir, I want an explanation of the last sentence of sub-clause (2), *viz*:

"The amount so reduced shall be taken to represent the amounts due in respect of principal and interest on the date of the institution of the application."

میری سمجھ میں نہیں آرها هے که اس کے کیا معنی هیں - آنریبل منسٹر اس کی وضاحت کریں که کم کرنے کے بعد جو اماؤنٹ رهیگا وہ اماؤنٹ سمجھا جائیگا یا درخواست پیش هونے کے وقت جو اماؤنٹ ڈیٹر کا رهیگا وہ سمجھا جائیگا -

شری بھگونت راؤ گاڑھے :- اسکیلنگ ڈاؤن کرنے کے بعد جو اماؤنٹ آئیگا وهی فیگر اوس کے تمام مطالبات کی حد تک معاوضه سمجھا جائیگا -

شری اناجی راؤ گوانے :- اسکیلنگ ڈاؤن کرنے کے بعد جو اماؤنٹ آئیگا وہ سمجھا جائیگا کیا ؟ کیونکه آپ تو یه کہه رهے هیں که ......

شری بھگونت راؤ گاڑھے:— آپ دفعہ (۱۱) کو اس سے مخلوط کر رہے ھیں۔ دفعہ (۱۱) میں پندرہ ہزار کی جو لمٹ (حد) رکھی گئی ھے وہ اسی لئے رکھی گئی ھے کہ جو اسٹیٹمنٹ (Statement) فریقین کا آئیگا اوس کے لحاظ سے عدالت یہ طے کریگی کہ وہ کیس صرف پندرہ ہزار کی حد تک ھے یا کیا۔ اس کے متعلق اختیار سماعت ھے یا نہیں۔ حقیقی طور پر جو حساب کتاب دیکھا جائیگا وہ دفعہ (۲۲) کے تحت آئیگا۔ آپ دوسری چیزیں اس میں مخلوط کر رہے ھیں۔ شروع میں جو رقم اسکیل ڈاؤن کی جائیگی وھی رقم اوس کے مطالبہ کا معاوضہ سمجھی جائیگی۔

श्री. व्ही. डी. देशपांडे :—क्लॉज २ में कहा गया है कि—

"The Court shall take the account upto the date of the institution of the application and in the account of interest there shall be debited to the debtor....."

लेकिन क्लॉज ३ और ४ में यह नहीं कहा गया है। सन १९४० से १९४७ तक के जो कर्ज हैं, अुनके सिलसिले में कोर्ट रेग्यूलर अकौंट लेगा या नहीं या सिर्फ अुनका अिंटरेस्ट (Interest) अेडजस्ट (Adjust) करने की कोशिश करेगा ? यह जो फर्क है वह क्यों है ?

شری بھگونت راؤ گاڑھے:— اسکی وجہ یہ ھے کہ یہ پہلے کا پیریڈ ھے۔ اوس وقت قرضہ ریگولیٹ نہیں کیا گیا تھا۔ اوس وقت انیکٹمنٹ (Enactment) نہیں تھا۔ بعد میں مختلف انیکٹمنٹس کے ذریعہ حسابات مینٹین (Maintain) کرنے کے لئے لیگلی بائینڈ (Legally bind) کیا گیا تھا۔ اس سے منشاء میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔

Mr. Chairman : I shall put the amendment of Shri K. Venkatrama Rao as amended by Shri V. D. Deshpande to vote. The question is :

"That in line 2 of sub-clause (2) between '1940' and 'the' insert :

'The account of debts upto 1st January, 1940 shall be closed as extinguished and from the said date onwards'."

"In line 8 of sub-clause (2) for '6' substitute '3' and in line 11 of sub-clause (2) fo: '50' substitute '75'."

The motion was negatived.

Shri K. Venkatrama Rao : I demand a division Sir.

The House then divided

Ayes : 38 Noes : 62.

The motion was negatived.

Mr. Chairman : The question is:

"That in sub-clause (3) ;

(*a*) In line 2 for '1947' substitute '1950';

(*b*) In line 7 for '6' substitute '4';

(*c*) In line 10 for '40' substitute '60';

(*d*) In line 2 of sub-clause (4) for '1947' substitute '1950'."

The motion was negatived.

Mr. Chairman: The question is:

"That for sub-clause (6) substitute the following:

(6) The accounts of principal and interest shall be made upto the date of the institution of the application and where the account of debtor to any creditor double the amount of the principal, whether by way of principal or interest or both, such debt including the principal shall be deemed to be wholly discharged'."

The motion was negatived.

Mr. Chairman: The question is:

"That after Sub-clause (6) add the following new clause:

'(7) If, as a result of taking of accounts under this Act, it is found that the debtor has paid any excess amount, such amount shall be paid to the debtor'."

The motion was negatived.

Mr. Chairman: The question is:

"(*a*) That in lines 13 and 14 of sub-claue (2), for 'taken to represent the amounts' substitute 'deemed'.

(*b*) That in line 2 of sub-clause (3), between '1947' and "in" insert 'the court shall take the account upto the date of the institution of the application and'

(*c*) That in line 12 of sub-clause (3), for "taken to represent the amounts' substitute 'deemed'.

(*d*) That in line 2 of sub-clause (4), between '1947' and 'in' insert 'the court shall take the account upto the date of the institution of the application and'

(*e*) That at the end of sub-clause (4), add the following:

'The amount found due on the date of the institution of the application in respect of principal as well as interest shall each

be separately reduced by 30% notwithstanding that a decree or order of a Civil Court was passed in respect of any such amount or portion thereof. The amounts so reduced shall be deemed to be in respect of principal and interest on the date of the institution of the application".

The motion was negatived.

Mr. Chairman : The question is :

"That Clause 22 stand part of the Bill."

The motion was adopted.

Clause 22 was added to the Bill.

Clause 23

Mr. Chairman : The question is :

"That Clause 23 stand part of the Bill."

The motion was adopted.

Clause 23 was added to the Bill.

Clause 24

Shri V. D. Deshpande : I think there is a mistake here, Sir Amendment No. 7 of clause 22 standing in the name of Shri Dharmabhiksham has been wrongly included there. It must in fact pertains to Clause 24.

Mr. Chairman : Then let Shri Dharmabhiksham move his amendment.

Shri B. Dharmabhiksham (Suryapet General) : I beg to move :

"(*a*) That in line 1 of sub-clause 2 of clause 24 between "labourer" and "may" insert the words "any agriculturist, shepherd, toddy tapper or persons doing service useful to the village community"

(*b*) That in line 2 for the words "one year" substitute "three years".

Mr. Chairman: Amendment moved :

Shri Annajirao Gavane: I beg to move :

"That in line 1 of sub-clause (2) of Clause 24 between "labourer" and 'may' insert "and any landholder not owning land more than two family holdings determined under the Hyderabad Tenancy and Agricultural Lands Act, 1950, for the local area concerned".

Mr. Chairman : Amendment moved.

*శ్రీ. బి. ధర్మ బిక్షం:—అధ్యక్ష మహాశయా, ఇదివరకు యీ బిల్లులో ఒక సవరణ తీసుకువచ్చి వ్యవసాయకూలీకి, సౌకర్యాలు కలిగిస్తున్నారు. ఇప్పుడు ఎవరైతే ఇతరులు వున్నారో, కల్లు గీత పారిశ్రామికులు, ఇంకా మేకలు మొదలైన వాటిని కాసే కూలీలను, అందరిని కూడా యీ బిల్లులో చేర్చాలని నేను యీ క్లాజుకు ఒక సవరణ ప్రవేశపెట్టాను. అయితే, దీని కొరకు ఇదివరకు క్లాజులలోనే చాలా చక్కగా వివరింపబడింది. వీరికి వ్యవసాయముతో ఎంత దగ్గర సంబంధమున్నదో ఇదివరకే శ్రీ వెంకటరామరావుగారు వివరంగా వివరించారు. ఇదివరకు చెప్పబడినటువంటి సమస్యనే పరిష్కరించడానికి, ఇప్పుడు తిరిగి నేను యీ సవరణను ప్రవేశపెట్టాను. నా సవరణను అంగీకరించాలని నేను హౌసుకు అప్పీల్ చేస్తున్నాను.

* شری انا جی راؤگوانے :— کلاز ۲۴ کا تعلق ایسی زمینات سے ہے جو ٹرانسفر ہوچکی ہیں - اس کلاز کے تحت کورٹ کو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ وہ ان حالات کی جانچ کرے جن میں کہ زمینات ٹرانفسر ہوئی ہیں - اس کلاز میں جتنے بھی ڈیٹرس ہیں انکے تعلق سے اختیار دیا گیا ہے کہ اگر وہ اپلیکیشن دیں اور اسکی تحقیقات میں یہ معلوم ہو کہ کوئی ایسی زمین پرمیننٹلی منتقل ہوئی ہے لیکن جس وقت کہ منتقلی عمل میں آئی اسکی صورت پرمیننٹلی منتقلی کی نہیں تھی بلکہ مارٹگیج (Mortgage) کی تھی تو اسکو مارٹگیج قرار دینے کے لئے سب کلاز (۱) میں یہ اختیار دیا گیا ہے - لیکن آگے چلکر سب کلاز (۲) میں یہ کہا گیا ہے کہ صرف اگریکلچرل لیبرر کی صورت ہی میں ایسے اختیارات دئے گئے ہیں - اب یہ ہوگا کہ اس پر قرض ہے یا نہیں - عدالت کے سامنے کلاز ۴ کے تحت درخواست دیگئی ہے یا نہیں کیونکہ اگر وہ ڈیٹر نہو تو پھر درخواست دینے کی ضرورت نہیں ہے - یہ سوال ایسا ہے کہ جو ڈیٹر قرار نہیں دیا جاسکتا بلکہ اپنی زمین کے لئے درخواست دینا چاہتا ہے جو پرمیننٹلی منتقل نہیں ہوئی تو اسکے لئے یہ چارۂ کار ہے - لیکن اسکے اسکوپ کو بہت زیادہ لیمیٹیڈ کرکے اگریکلچرل لیبرر کے لئے ہی یہ صورت رکھی گئی ہے تو ایسے زراعت پیشہ اشخاص جو زراعت تو کرنا چاہتے ہیں لیکن زمین ہی نہیں ہے یا انکے پاس ایک آدھ فیملی ہولڈنگ ہے یا متوسط کاشتکار ہیں جنکے پاس ۲۰ - ۲۵ ایکر ہیں تو کلاز ۲ کا فائدہ انہیں نہیں پہنچتا - میں چاھتاھوں کہ یہ فائدہ ان لوگوں کو بھی پہنچے جنکے پاس کم زمین ہے - اسلئے میں نے ایک - دیڑھ یا دو فیملی ہولڈنگ کی حد تک یہ امنڈمنٹ دیا ہے - ایسے کئی اشکال ہیں کہ جنکے پاس ایک فیملی ہولڈنگ کی حد تک زمین ہے اور باقی زمین پرمیننٹلی ٹرانسفر ہوچکی ہے لیکن جن حالات میں ٹرانسفر عمل میں آیا وہ در اصل مارٹگیج کی صورت تھی - اس سے خاص طور پر وہ کاشتکار جنکے پاس زمین کم ہے - جو زراعت کا پیشہ کرتے ہیں انکے لئے بہت سختی اور ناانصافی ہوتی ہے - اگر دو فیملی ہولڈنگ رکھنے والوں کو نہیں تو کم ازکم چھوٹے کاشتکاروں کو فائدہ پہنچایا جائے کیونکہ ایسے ہی کاشتکار عام طور پر ہمارے سامنے آتے ہیں اور جسطرح اگریکلچرل لیبرر کو فائدہ پہنچانا ضروری ہے ویسا ہی ان چھوٹے کاشتکاروں کو بھی فائدہ دلانے کی ضرورت ہے - اسلئے میں نے یہ

ترمیم پیش کی ہے - میں سمجھتا ہونکہ اس میں پرنسپل کا کوئی اختلاف بھی نہیں ہے
اسلئے آنریبل منسٹر اس پر ٹھنڈے دل سے غور فرمائیں -

The House then adjourned for recess till Half Past Five of the Clock.

The House re-assembled after recess at Half Past Five of the Clock.

[*Shri B. D. Deshmukh* (*Chairman*) *in the Chair*]

Shri V. D. Deshpande : I believe there is no quorum.

(The Bell was rung again and some more hon. Members entered the House).

Shri V. D. Deshpande : I want to speak on this Clause. This clause 24 is another example of the half heartedness and incompleteness of this particular Act. Here after great pressure and persuation probably the Government has accepted to give a chance to the agricultural labourer. While suggesting an amendment to the definition of the word 'debtor', we had pointed out that such of the agriculturists who have been owners once but who by chance have not been able to become either protected tenants or have not been able to snatch a piece of land from somewhere and work on it previously for two years from the coming into operation of this Act will not be benefited and, therefore, we suggested then that benefit can be given by adding one more sub-section there defining the word 'debtor' as an agriculturist or a toddy-tapper or shepherd or one who has something to do with service of the community of the village. But, unfortunately, the Government did not deem it proper to accept our amendment then. If that amendment had been accepted there, it would have been possible for the agricultural labourer to get benefits not only as regards the land which was once mortgaged but also regarding the other debts of his. But that was not accepted.

Under, sub-clause (2), of clause 24 the agricultural labourer can get certainly some benefit as regards his property which was once sold but which was in fact mortgaged and he can apply within one year and get benefit of this particular enactment. But regrading the other debts of his, he will not be in a position to get that benefit. Leave it apart, even small petty landholders who have lost their land probably by a change have not taken up to the profession of agriculture–say for example shepherds, and owner of a small shop in a village, rickshaw-pullers, or say someone doing some

other similar work in the village which is not in the nature of agricutural labour then in that case they will not be able to have the benefit of this particular sub-section. I do not think that it is the purpose of this particulars bill to deprive them of the benefit of this sub-section. Therefore, it will be in the interests of equity, that these small land holders also are given a chance to avail of this particular sub-section. Therefore, we are suggesting, as one hon. Member has suggested, that not ohly the agricultural labourers should be allowed to get the benefit of this particular sub-section but also those who own land less than say about 2 family holdings should be allowed the benefit of this sub-section. I do not think there is any harm if we accept this particular amendment. In fact, we had a mind while giving amendments to Clause 2 regarding the definition of 'debtor' as to why we should not include this category of persons also there and why should not do away with the condition that he should actually cultivate the land. But then we have felt that this will give the benefit to hundreds of absentee landlords who might have lost their lands but whose lands might be more than three family holdings or 4½ times the family holding or even bigger than that. It was not our purpose to give the benefit to such class of people. Therefore later in section 11 we have suggesed that landholders who have less than 3 family holdings alone should get the benefit of this particular enactment. But now, here at least if we allow, I do agree that they are absentee landlords even up to 2 family holdings but they have not become absentee landlords out of their choice ; but because they have lost their land whether it be one basic holding or two basic holdings, they have taken to other vocations—why should such category be deprived of the benefits of this sub-section ? This is the straight question, I put to the Treasury Benches. I, therefore, request that in the interests of justice and agriculture, they should get benefit of this particular section. Moreover, I will plead with them that by including them here we are not widening the scope of this Act so much as probably we would have if our amendment at the definition stage had been accepted. The acceptance of the amendment would have covered the other debts of small petty landholders. But now, here it is not like that. Therefore, I plead that the amendment moved by the hon. Member should be accepted. There is of course no other amendment, which more or less aims at the same thing.

Another thing which I wish to point out is this: Here the agricultural labourer is defined as a person who has to mainly work on the land for his livelihood. In this particu ar section should the profession of agricultural labour begin before or after the commencement of this particular Ac . For example, I am a shepherd in a village. I come to know through my Kishan Saba that if I have to get the benefit of this particular enactment I should become an agricultural labourer. A clever pleader, and many of you are so, can easily pleod in a court of law that as you are not an agricultural labourer when this Act came into force, you are not entitled to the benefits. You have now taken to this because you want to get the benefit and because also you want to defraud your creditor. Why should we then allow you the benefit of this enactment?' Thus it can easily be pleaded in a court and clever pleaders do it. I do not want that any chance of that type should be left. Also because of the other argument which I have advanced earlier, Mr. Speaker, Sir, I plead that if the amendment which has been given by my hon. friend is accepted, without giving any benefit of it to the absentee landholders or big landholders, it does serve the purpose. I therefore request the Member-in-charge of the Bill that this particular amendment be accepted and benefit thereof be given to those people who once took up agriculture but because of some misfortune they were deprived of the land and could not now work on land. By accepting this amendment, justice will be done to them also.

شری بھگونت راؤ گاڑھے :- اسپیکر سر - کلاز (۴۲) کے بارے میں جو امنڈمنٹ پیش ہوا ہے میں سمجھتا ہوں کہ آنریبل مور آف دی امنڈمنٹ نے ایگریکلچرل لیبر (Agriculture labour) کی تعریف کی نسبت شبہ ہونے کی وجہ سے اسکو پیش کیا ہے - اور دفعہ ۴۲ کے سب کلاز (۱) میں غلط فہمی ہونے کی وجہ سے وہ اس پر اصرار کر رہے ہیں - ظاہر ہے کہ انہوں نے اسی نقطہ نظر سے یہ ترمیم پیش کی ہے کہ زمین سے تعلق رکھنے والے کا پروٹکشن ہو - لیکن میں یہ کہونگا کہ اس کو اوپر کے پراویژنس سے برابر ریلیف مل رہا ہے - ایک استثنائی اور ایسی مثال بھی اگر لے لیں کہ کسی شخص کے پاس سے اراضی چلی گئی ہے تو وہ اس قانون کی تعریف کے لحاظ سے ڈیٹر کی تعریف میں داخل نہیں ہوسکتا تو اس کے لئے کیا چیز ہے - اسکے ساتھ ساتھ اس پر لیبر کی تعریف بھی صادق نہیں آتی تو اس کے لئے کیا ریلیف دے سکتے ہیں - یہ سوال ہوسکتا ہے - لیکن اس سے پہلے میں نے بیان کیا ہے کہ دنیا میں جتنے بھی مستحق طبقات ہیں ان سب کو ریلیف دینا ہمارا مقصد نہیں ہے - لیکن کوئی کسی طرح سے بھی اراضی سے تعلق رکھتا ہے تو اس کو کسی نہ کسی طریقہ سے ریلیف ملتا ہے -

مثال کے طور پر اگریکلچرل لیبر کی جو تعریف کی گئی ہے اس پر ابھی آنریبل لیڈر آف دی اپوزیشن نے جو شبہ ظاھر کیا وہ صحیح نہیں ہے ۔ اس تعریف کو آپ ملاحظہ فرمائیں تو اس میں و کیبنوں کو کسی طرح پر شبہ کرنے کی گنجائش نہیں ہے ۔ وھاں ایسے الفاظ استعمال ہوئے ہیں کہ کوئی بھی شخص جو خواہ لیبرر ہو یا سرونٹ ہو درخواست دے سکتا ہے ۔ محض اس وجہ سے کہ وہ کچھ اور کرتا ہےاور یہ پیشہ اختیار کیا ہے اس قانون میں اس کو سہولتوں سے محروم نہیں کیا جاسکتا ۔ یہ چیز میں صاف کردینا چاھتا ہوں ۔ خود ڈفنیشن میں یہ چیز موجود ہے ۔ اس میں کوئی میعاد یا مدت کی صراحت نہیں ہے ۔ اور ہمارے ھاں جو اگریکلچرل اکانمی ہے خاص طور پر چھوٹے چھوٹے زمینات رکھنے والے لوگ محض کاشت ھی کرکے اپنی زندگی نہیں گزارتے بلکہ ان کا دوسرا سائڈ بزنس بھی ہوتا ہے ۔ یہ ہمارا روز مرہ کا تجربہ ہے ۔ آپ گاؤں کے لوھار کو لیجئے بڑھئی کو لیجئے وہ ۱۲ مہینے صرف یہی پیشہ نہیں کرتے ۔ وہ اراضیات پر مزدوری بھی کرتے ہیں اورکسی نہ کسی طرح اگریکلچرل آپریشنس میں حصہ لیتے ہیں ۔ محض اس وجہ سے انہیں اس قانون کے احاطہ سے ہٹانا اور سہولتوں سے محروم کرنے کے لئے یہ آرگیومنٹ سامنے نہیں لایا جاسکتا ۔ یہ لوگ چاھے کوئی دھندہ کرنے والے ہوں اس قانون کی تعریف کے لحاظ سے ان کا لحاظ رکھا گیا ہے ۔

یہ بھی کہا گیا ہےاور بہت اصرار سے کہا گیا ہے کہ بہت پیچھا کرنے کے بعد یہ سکشن رکھا گیا ہے ۔ لیڈر آف دی اپوزیشن کو معلوم ہے کہ اوریجنل بل (Original Bill) جو پیش ہوا اس میں یہ سکشن موجود تھا اور نیک نیتی کےساتھ یہ چیز اس میں رکھی گئی تھی ۔ البتہ سلکٹ کمیٹی نے تین مہینے کی بجائے ایک سال کا اضافہ کیا ہے اور اس کو ٹریژری بنچس کی جانب سے مان لیا گیا ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس میں کوئی چیز مشتبہ نہیں ہے جس کی وجہ سے یہ کہا جائے کہ ولیج کمیونیٹی (Village Community) کا نقصان ہورھا ہے ۔ جن کا قرضہ پندرہ ہزار ہے یا جن کی آمدنی پانچ سو روپیہ ہے یا $\frac{1}{3}$ حصہ انکم ان کو دوسرے ذرائع سے ہے تو ایسے تمام لوگوں کو اس قانون کے پراویژنس سے فائدہ اٹھانے کا موقع ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس وضاحت کے بعد موور کو اطمینان ہو جائیگا کہ اس سے ان کا مقصد پورا ہو جاتا ہے ۔ ایک آرگیومنٹ یہ کیا جاسکتا ہے کہ ایک شخص کی نیت اپنی اراضی کو منتقل کرنے کی نہ تھی لیکن وہ منتقل ہوگئی جس کو اب وہ واپس لینا چاھتا ہے ۔ اگر وہ دیہات میں رہتا تھا تو دیہات میں وہ کیا کرتا تھا ۔ بیوپار کیا کرتا تھا تو بارہ مہینے تو بیوپار نہیں کرتا ہوگا ۔ اگر اس کا زراعت سے تعلق نہیں تھا تو وہ زراعت سے تعلق پیدا کرسکتا ہے ۔ اور اس سے فائدہ اٹھا سکتا ہے ۔ اس وضاحت کے بعد میں سمجھتا ہوں کہ کوئی چیز باقی نہیں رہتی جس کی بنا پر اس ترمیم کی منظوری پر اصرار کیا جائے ۔ آپ جن طبقات کو فائدہ پہنچانا چاھتے ہیں ان ھی کے فائدہ کے لئے یہ بل لایا گیا ہے ۔ میں موور آف دی امنڈمنٹ سے اپیل کرونگا کہ وہ اپنے امنڈمنٹ کو واپس لیں، اور اصل، کلاز کو پاس کریں ۔

Mr. Chairman: The question is :

(*a*) " That in 1 line of sub-clause (2) of clause 24 between "labourer" and "may" insert "any agriculturist shepherd, toddy-tapper or persons doing service useful to the village community"

(*b*) In line 2. "for one year" substitute "three years"

The motion was negatived.

Mr. Chairman : The question is.

" That in line 1 of sub-clause (2), between "labourer" and " may " insert "and any landholder not owning land more than two family holdings determined under the Hyderabad Tenancy and Agricultural Lands Act, 1950 for the local area concerned"

The motion was negatived.

Mr. Chairman : The question is :

" That clause 24 stand part of the Bill "

The motion was adopted.

Clause 24 was added to the Bill.

Clause 25

Shri J. Anand Rao : Sir, I beg to move :

" That after para (ii) add the following paras :

(iii) any transferee, holding land not exceeding a basic holding as prescribed under the Hyderabad Tenancy and Agricultural Lands Act, 1950."

(iv) any transferor who holds land exceeding 3 family holdings as prescribed under the Hyderabad Tenancy and Agricultural Lands Act, 1950."

Mr. Chairman : Amendment moved.

شری جے ۔ آنند راؤ :— مسٹر اسپیکر سر ۔ اس امنڈمنٹ کی نسبت کچھ کہنے سے پہلے میں سکشن ۴۲ کی طرف اشارہ کرنا چاہتا ہوں جسکی رو سے ڈیٹر کے لئے بہت سی سہولتیں دی گئی ہیں۔ مختصراً یہ کہا جا سکتا ہے کہ اگر کوئی شخص درخواست پیش کرے کہ

مابین فریقین معاهده هوا هے اور میری اراضی رهن رکھی گئی هےاس طرح کی درخواست عدالت کے سامنے پیش هوتو عدالت حالات کے پیش نظر غور کریگی اور عدالت کے اختیار تمیزی میں اگر یه بات پائی جائے که یه بیع کی شکل نہیں هے بلکه رهن هے تو عدالت اپنے پاورس استعمال کریگی اور اس کیس کی جانچ کریگی ۔

سکشن ۵۲ میں کہا گیا هے که سکشن (۴۲) اپلائی نہیں هوگا ۔ اس میں یه لکھا هے که عدالت مجاز اراضی کا قطعی تصفیه کریگی اور سکشن ۴۲ اپلائی نہیں هوگا ۔ میں نے اس کے ساتھ دو پیرا گرافس ایڈ کئے هیں تاکه سکشن ۴۲ میں جو سہولتیں دی گئی هیں وه بیجا طور پر استعمال نه کی جاسکیں ۔ میرے امنڈمنٹ سے مقدمه بازی کی روک تھام هوگی ۔ یه کہا جاسکتا هے که میں نے رهن رکھا تھا اس لئے سکشن ۴۲ کے تحت واپس لینے کا حق رکھتا هوں ۔ ایسی صورت میں چھوٹے کریڈیٹر جو هیں ان کے درمیان جھگڑے پیدا هونے کا امکان هے ۔ جن کے پاس تین فیملی هولڈنگ کی اراضی هے ان کو بھی اس سکشن کے تحت استفاده کرنے کا موقع نہیں هونا چاهئے ۔ قانون کے تحت جو سہولتیں رکھی گئی هیں ان کے پیش نظر میں یه پیرا گراف ایڈ کررها هوں ۔ گاؤں میں چھوٹے چھوٹے کاشتکار هوتے هیں ان کے پاس ایک بیسک هولڈنگ یا ایک ایکڑ دو ایکڑ اراضی هوتی هے ان کو بے دخل کرنے کے لئے یه حق استعمال کیا جائے تو گاؤں میں چھوٹے کاشتکاروں میں پھوٹ پڑنے کا امکان هے ۔ اس لئے پیرا گراف ۴ میں میں نے یه رکھا هے که ایسے اشخاص کو استفاده کا موقع نہیں ملنا چاهئے جن کی اراضی تین فیملی هولڈنگ هے ۔ ایسے لوگوں کو مزید اراضی کے حاصل کرنے کا موقع نہیں ملنا چاهئے ۔ اس طرح کے قیود عائد کرنے کا نتیجه یه هوگا که اگر اس طرح کے قیود عائد نه کئے جائیں تو اس کے معنی یه هوں گے که هم چھوٹے کاشتکاروں کو محفوظ نہیں کر رهے هیں ۔ جس کا نتیجه یه هوگا که باهمی کشیدگی پیدا هوگی ۔ همیں ایسے اصول طے کرنے چاهئیں جن سے کسی کو خاص طور پر نقصان نه پہنچے سکشن ۴۲ میں پہلا اور دوسرا پیارا گراف لاگو نہیں هونا چاهئے ۔ میں سمجھتا هوں که آنریبل موور اس کو قبول فرمائیں گے ۔

شری اے ۔ گروا ریڈی :- مسٹر اسپیکر سر ۔ اس امنڈمنٹ کی تائید کرتے هوئے میں یه بتانا چاهتا هوں که اگر یه دو پیارا گرافس نه بڑھائے جائیں تو اس کا نتیجه یه هوگا که چھوٹے چھوٹے کاشتکاروں میں جھگڑے فساد هوں گے ۔ همارا مقصد بڑے ساهوکاروں یا منی لینڈرس کے مقابلے میں چھوٹے کاشتکاروں کو سہولت بہم پہنچانا هے ۔ ایک بیسک هولڈنگ والا کسی دوسرے بیسک هولڈنگ والے سے زمین خریدے تو اس سکشن (Section) کے نتیجه کے طور پر کسانوں میں پھوٹ پڑنے کا اندیشه هے ۔ هم دیکھتے هیں که تین فیملی هولڈنگ سے زیاده جو لوگ زمین رکھتے هیں ان کے بھی زمینات ٹرانسفر (Transfer) کئے گئے هیں تو ایسے لوگ بھی اس سکشن کے لحاظ سے زمینات واپس لے سکتے هیں ۔ همارا مقصد چھوٹے کاشتکاروں کو زمین واپس دلانا هے نه که بڑے زمینداروں کو ۔ اس لئے میں موور آف دی بل سے کہوں گا که وه اس امنڈمنٹ کو قبول کرلیں تو مناسب هوگا ۔

* شری سری پت راؤ نواسیکر :— مسٹر اسپیکر سر - کلاز ۲۰ کے لئے دو امینڈمنٹس جو پیش ہوئے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ وہ غلط فہمی پر مبنی ہیں - کلاز ۲۰ اس طرح قائم کیا گیا ہے کہ کلاز ۲۴ کے تحت جتنے مقدمات رہن دفعہ ۴ کے تعلق سے پیش ہوں گے جس میں بیع نامہ ہوچکا ہو لیکن مدیون یہ کہتا ہو کہ در اصل وہ معاملات رہن ہیں تو سب کلاز ۲ میں لیبرر کے لئے موقع رکھا گیا ہے اور اس سے استثناء کے لئے دفعہ ۲۰ قائم کیا گیا ہے - دفعہ ۲۰ میں صورت یہ ہے کہ گو دفعہ ۴ کے تحت یہ درخواست پیش ہو ان پر غور نہیں کیا جاسکتا - بلکہ صورت یہ ہے کہ جتنے بیع نامہ ہیں وہ رہن میں ضم ہوگئے ہوں تو پوری ڈگری کے پیچھے جا کر معاملات کو تازہ کرنا مناسب نہیں ہے اس لئے سب کلاز ۲۰ میں بتایا گیا ہے کہ ایسے معاملات کو تازہ نہیں کرنا چاہئے - یہ امر قابل غور ہے کہ اس امنڈمنٹ کے اثرات کیا ہوں گے - امنڈمنٹ کا مطلب یہ ہے کہ کلاز ۲۰ کے تحت سب کلاز ۳ - ۴ قائم کرکے اور دو صورتیں داخل کی جائیں - میں عرض کروں گا کہ اگر یہ صورتیں اس میں شامل ہوں گی تو در اصل کاشتکاروں کو نقصان ہوگا - مدیون کو فائدہ پہنچانے کے لئے قانون بنا رہے ہیں لیکن در اصل اوس کو فائدہ نہیں پہنچ سکے گا - اس میں لکھا ہے کہ ....

Any transferor who holds land exceeding 3 family holdings as prescribed under the Hyderabad Tenancy and Agricultural Lands Act, 1950.

حیدرآباد ٹیننسی اینڈ اگریکلچرل لینڈس ایکٹ سنہ ۱۹۵۰ع کے تحت جو رقبہ رکھا گیا ہے اوس سے زیادہ رقبہ ہوتو اس کے تحت کوئی فائدہ نہیں اٹھا سکتا - کلاز ۲۴ سے یہ چیز متعلق نہیں کی جاسکتی یہ بیان کیا گیا ہے - جن کا کوئی ٹرانسفر ایسا ہے جسکی تین فیملی ہولڈنگ سے زیادہ زمین ہے تو مدیون دفعہ ۴ کے تحت درخواست پیش کرنے کے باوجود چونکہ اوس کے پاس تین فیملی ہولڈنگ سے زیادہ زمین ہے اس لئے وہ عذر نہیں اٹھا سکتا - اس لئے میں اس ترمیم سے اختلاف کرتا ہوں -

Any transferee holding land not ex eeding a basic holding.

ایسے شخص کے متعلق بھی دفعہ ۲۴ کے احکام متعلق نہیں کرنا چاہئے کہ جہاں منتقل الیہ ایک بیسک ہولڈنگ سے کم زمین رکھتا ہے - دفعہ (۲۴) سب کلاز ۲ کے تحت شرط یہ ہے کہ واپسی زمین کا تعلق ساہوکار سے ہو - دفعہ ۴ کے تحت مدیون ساہوکار کے خلاف درخواست پیش کرے -

یہاں ایسی کوئی شکل نہیں ہے - ایسا کوئی شخص جو ساہوکار بھی ہے اور ایک فیملی ہولڈنگ سے کم زمین رکھتا ہے اوس کی زمین واپس لینے کی صورت اس میں تقریباً آ ہی نہیں سکتی - اور اوس سے اوس کو کوئی فائدہ نہیں ہوسکتا - نہ دفعہ (۲۰) میں ایسی

کوئی چیز داخل ہوسکتی ہے جس کی وجہ سے کاشتکاروں کا فائدہ ہو - اس کے برعکس ان دونوں ترمیمات سے کاشتکاروں کا نقصان ہوتا ہے اس لئے میں اون ترمیمات کی مخالفت کرتا ہوں اور ممبرس سے یہ استدعا کرتا ہوں کہ وہ ان کو واپس لے لیں -

شری کے - وینکٹ رام راؤ :- عذر یہ اٹھایا جارہا ہے کہ دفعہ (۲۰) کے اسکوپ میں یہ امنڈمنٹس نہیں آسکتیں - دفعہ (۲۳) میں بعض استثنائی صورتیں بتائی گئی ہیں ہم اون استثنائی صورتوں میں کچھ اضافہ کرنا چاہتے ہیں - ایک سرسری اعتراض ہماری امنڈمنٹ پر یہ کیا جارہا ہے کہ دفعہ (۲۰) کا اسکوپ کچھ اور ہے - لیکن میں یہ کہوں گا کہ دفعہ (۲۰) میں جو استثنائی صورتیں مہیا کی گئی ہیں اون میں دو اور استثنائی صورتوں کا اضافہ کرنا چاہئے - اس لئے ہماری امنڈ منٹس دفعہ (۲۰) کے اسکوپ میں آسکتی ہیں - امنڈمنٹ پیش کرنے کی ایک وجہ اور بھی ہے کہ اگر آپ پورے قانون کو ملاحظہ فرمائیں تو معلوم ہوگا کہ اوس میں کریڈیٹر کی کہیں بھی تعریف نہیں کی گئی ہے - کوئی بھی شخص کریڈیٹر ہوسکتا ہے - دفعہ (۳) کے تحت کارروائیاں ہوتی ہیں درخواستیں پیش ہوتی ہیں ان کی تحقیقات ہوتی ہے اور کسی بیع نامے کو رہن نامے میں تبدیل کیا جاسکتا ہے - یا بیع نامے کو رہن ڈکلیر کیا جا سکتا ہے - اور ایسا بھی ہوسکتا ہے کہ ڈیٹر جس کی اراضی بہ ظاہر بیع نامہ کی شکل میں ہو لیکن وہ اس کو رہن نامہ قرار دینا چاہتا ہے - (۲۳) کا جو منشاء ہے اوس کو حاصل کرنے کے لئے دفعہ (۲۳) کے تحت بھی درخواست پیش ہوسکتی ہے - یہ بحث توکی جاسکتی ہے کہ اس دفعہ کو محض ساہوکاروں سے اپلائی کیا جائیگا لیکن عملی طور پر قانون میں یہ ڈیفکٹ (Defect) موجود ہے کہ اوس میں کہیں بھی کریڈیٹر کی تعریف نہیں کی گئی ہے - اگر کی جاتی تو دیہ تی زندگی میں ڈسرپشن (Disruption) کا موقع کم ہوسکتا تھا - عملی طور پر یہ ہوگا کہ وہ چھوٹا سا کاشتکار جس کے پاس صرف ایک بیسک ہولڈنگ اراضی ہے وہ بھی کریڈیٹر ہوسکیگا کیوں کہ آپ کے قانون میں تو اسکی کوئی لمٹ نہیں ہے - یا ایسا شخص بھی ہو سکیگا جس کے پاس ایک بیسک ہولڈنگ بھی نہ ہو - اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ دونوں چھوٹے چھوٹے کاشتکاروں میں مقدمہ بازی ہوگی اور دونوں ننگے لڑتے رہیں گے - ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ اس دفعہ کی لائن آف اٹیک (Line of attack) کس طرف ہونی چاہئے اون لوگوں کی طرف ہونی چاہئے جو اراضیات رہن کے طور پر حاصل کئے ہیں اور جنہوں نے ناگ کی صورت میں سو سو روپیہ سود لگا کر اراضیات حاصل کرلئے ہیں - لیکن اسکی بجائے ہم اس لائن آف اٹیک کو دوسری طرف ڈائورٹ (Divert) کر رہے ہیں - تجربہ میں یہ چیز آتی ہے کہ با اثر اشخاص کے خلاف عموماً درخواست پیش نہیں کی جاتی ہے - جو شخص اپنے سے کم رتبہ کا ہو یا برابر کے رتبہ کا ہو اون کے ساتھ ہی مقدمہ بازی کی جاتی ہے - اس کے پیش نظر ہی ہم نے یہ استثنائی صورت رکھی ہے کہ ایسا شخص جس کے پاس ایک بیسک ہولڈنگ اراضی ہو اوس کے خلاف درخواست پیش نہیں کی جاسکتی - اس کا منشاء یہ ہے کہ دونوں چھوٹے چھوٹے کاشتکار آپس میں مقدمہ بازی

نہ کریں - سابق منسٹر صاحب نے اس بل کو پائنٹ کرتے ہوئے یہ کہا تھا کہ بمبئی میں اس ایکٹ پر بہت ہی کم عمل ہوا ہے - اور ایسے مواقع کم ہوئے کہ اراضیات واپس لی گئیں اور کسی بیع نامہ کو رہن نامہ کے طور پر ڈیکلیر کیا گیا - اس لئے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ دفعہ (۲۳) کو محض دکھاوے کے لئے رکھا گیا ہے۔ اس دکھاوے کی دفعہ کی وجہ سے چھوٹے چھوٹے کاشتکاروں کو ایک قسم کی آس ہوگی کہ میری اراضی جو واپس چلی گئی شاید وہ واپس آئے گی - ایسے چھوٹے چھوٹے کاشتکاروں میں مقدمہ بازی نہ ہو اور وہ لوگ اس میں نہ پھنسیں اس لئے ہم نے امنڈمنٹ کے ذریعہ سب کلاز (۴) کے طور پر یہ بڑھانا چاہا کہ ایک بیسک ہولڈنگ رکھنے والے ٹرانسفری سے دفعہ (۲۳) متعلق نہ ہو۔ اس کے تحت تو وہ شخص بھی آسکتا ہے جس کے پاس ساڑھے آٹھ گنا فیملی ہولڈنگ ہوگی - وہ بھی اس کے تحت آسکتا ہے اور کہہ سکتا ہے کہ میری اراضی قرضہ کے تحت بیع ہوگئی ہے واپس دلائی جائے - ٹیننسی ایکٹ کے چیاپٹر (٥) کے تحت گو تحدید عائد کی گئی ہے کہ کوئی شخص تین فیملی ہولڈنگ سے زاید اراضی خرید نہیں سکتا - چونکہ یہ قانون مختص الامر ہے اس لیے وہ کہہ سکتا ہے کہ میری اراضی رہن کی گئی ہے اس لئے مجھے واپس دلائی جائے - اسی طرح ساڑھے چار گنا فیملی ہولڈنگ رکھنے والا شخص بھی دفعہ (۲۳) کے تحت فائدہ اٹھاسکتا ہے اور اراضی حاصل کرسکتا ہے۔ اس وجہ سے ہم یہاں یہ تحدید عاید کر رہے ہیں کہ تین فیملی ہولڈنگ کی اراضی رکھنے والا بیع شدہ اراضی کو رہن نامہ میں تبدیل کرنے کی درخواست پیش نہیں کرسکتا - اس امنڈ منٹ کا یہ مقصد بھی ہے کہ چھوٹے چھوٹے ننگے کاشتکاروں میں لڑائی بھی نہ ہو - ہم اس لڑائی کا دروازہ بند کرنا چاہتے ہیں۔ ورنہ اس کی وجہ سے دیہات میں ڈسرپشن (Disruption) پیدا ہو جائے گا - یہ قانون کچھ نہیں ایک ڈھکوسلا ہے - اس کی وجہ سے خواہ مخواہ چھوٹے چھوٹے کاشتکاروں میں جو ایک بیسک ہولڈنگ اراضی رکھتے ہیں لڑائی ہوگی۔ اس کو روکنے کے لئے ہی ہم نے یہ امنڈمنٹ پیش کی ہے -

شری سری هری :— میں پیش شدہ ترمیم کی مخالفت کرتا ہوں - اس سلسلہ میں بحث کی جارہی ہے اور یہ شبہ ظاہر کیا جارہا ہے کہ اگر یہ ترمیم قبول نہیں کی گئی تو بہت ممکن ہے کہ چھوٹے کاشتکاروں میں خواہ مخواہ نزاع پیدا ہوگی یا خواہ مخواہ بڑے زمینداروں کو اس سے کافی فائدہ پہونچے گا - یہ شبہات حقیقت پر مبنی نہیں ہیں - اس قانون کی اسپرٹ اور مقصد یہ ہے کہ زرعی مدیو نان کو مدد پہونچائی جائے - اس لئے ہروہ شخص اس قانون سے فائدہ حاصل کرسکیگا جو واقعی طور پر زرعی مدیون ہو - یہ شبہ بھی ظاہر کیا جارہا ہے کہ ساڑھے آٹھ گونا فیملی ہولڈنگ رکھنے والا بھی اس میں آجائیگا - میں نہیں سمجھتا کہ کیوں وہ اس تعریف میں نہیں آسکتا - یہ بھی کہا جارہا ہے کہ چھوٹے کاشتکاروں میں جھگڑا پیدا ہوگا - میں یہ کہوں گا کہ کوئی شخص جو مظلوم ہے اور جس کی اراضی کسی چھوٹے کاشتکار کے پاس ہی کیوں نہ چلی گئی ہو وہ اس قانون سے

فائدہ اٹھا کر اپنی اراضی حاصل کرسکتے ھے - اوسکا فائدہ ضرور ملنا چاھیئے ۔ اس قانون کی اسپرٹ اور مطلب سمجھنے میں تسامح ھورھا ھے - اس لئے میں عرض کروں گا کہ جو ترمیمات دفعہ (۲۵) میں پیش ھوئی ھیں اون کی ضرورت نہیں ھے - میں اون کی مخالفت کرتا ھوں اور اپیل کرتا ھوں کہ آنریبل ممبرس اپنی ترمیمات واپس لے لیں -

* شری اے - راج ریڈی :- مسٹر اسپکر سر - یہاں غلط فہمیوں کا سلسلہ شروع ھو گیا ھے - خود تو سمجھتے نہیں اور کہا جارھا ھے کہ غلط فہمی ھورھی ھے - . . . . . .

Mr. Chairman : No remarks please.

شری اے - راج ریڈی - میں کوئی ریمارک نہیں کررھا ھوں - یہ تو کہا جارھا ھے کہ غلط فہمی ھورھی ھے لیکن یہ نہیں کہا جارھا ھے کہ کس طرح غلط فہمی پیدا ھورھی ھے - یہ کہا جارھا ھے کہ جو شخص تین فیملی ھولڈنگ یا اس سے زیادہ زمین رکھیگا وہ مدیون نہیں ھوسکیگا - میں یہ پوچھنا چاھتا ھوں کہ اس قانون میں وہ کونسی تحدید ھے جسکی بناء پر زیادہ زمین رکھنے والا مدیون نہیں بن سکتا - ایسے دیشمکھ اور دیشپانڈے بھی ھیں جو کافی مقروض ھیں اس لئے یہ کہنا کہ وہ اس میں نہیں آسکینگے صحیح نہیں ھے - ایسا شخص بھی مدیون . . . .

شری سری ھری :- ڈیٹر کی تعریف میں موجود ھے -

شری اے - راج ریڈی :- آپ اوس کو پھر ایک دفعہ ملاحظہ فرمائیں تو معلوم ھوگا کہ ڈیٹر کی تعریف میں یہ چیز نہیں ھے - اس قسم کی کوئی تحدید نہیں ھے - خیر - میں سمجھتا ھوں کہ دفعہ (۲۴) کی تدوین اس طرح ھوئی ھے کہ بعض زراعت پیشہ لوگ جو قرضہ میں اپنی زمین کھودے ھیں - (بہ شرطیکہ وہ زمین جو بیع ھوئی ھورھن نہ تصور کی جاسکتی ھو) اوسکو واپس دلاسکتے ھیں - لیکن آپ غور کریں تو معلوم ھوگا کہ زمین پہلے کی ھوتی ھے - ھردو فریق اوسکو بیع نامہ تصور کرتے ھیں اور اس تصور کے ساتھ اوس سے استفادہ کرتے ھیں لیکن اس دفعہ کو رکھنے کا منشا یہ نکلے گا کہ اوس سٹیل (Settled) چیز کو پھر سے اٹھایا جائے - قانون میں استثنائی صورتیں جو رکھتے ھیں اوس کے متعلق ٹھوس دلائل اور معقول وجوھات ھونی چاھئیں - جب آپ گڑے مردے اکھاڑنے کی اجازت دیتے ھیں تو شاذ و نادر صورتوں میں ھی اوسکی اجازت ملنی چاھیئے - دفعہ (۲۵) میں

"bona fide transferee without notice"

جو بتلایا گیا ھے وہ معقول ھے - مرھٹواڑہ کی حدتک ممکن ھے کہ بڑے زمیندار ایسی زمینات لیتے ھوں لیکن تلنگانہ کی حدتک میرا تجربہ یہ ھے کہ وھاں زمینداروں کے علاوہ دیگر رعایا بھی لین دین کرتی ھے - ایک شخص جو تھوڑا بہت پیسہ کمالیتا ھے وہ دوسرے اشخاص کو قرضہ دیتا ھے - اس قسم کی تمثیلیں میں پیش کرسکتا ھوں کہ ایک کلال جس کے پاس تھوڑی سی زمین ھے لیکن کچھ پیسہ بھی جس نے کمالیا ھے وہ دوسروں کو پیسہ قرض دیتا ھے -

ایسی تمثیلات ہیں کہ خود رعایا میں آپس میں لیوا دیوی موجود ہے ۔ اب آپ اسے پھر سے اٹھانا چاہتے ہیں۔ میرے خیال میں تلنگانے میں وطن دار لوگ لیوا دیوی کرکے زمینات لئے ہیں یا خود رعایا ہی آپس میں ایک دوسرے کی زمینات لئے ہیں۔ ہمارے پاس کے ساہوکار حقیقت میں زراعت کرنا نہیں چاہتے۔ اب حال حال میں نیا قانون آنے کی وجہ سے وہ زراعت کرنے پر مجبور ہوئے ہیں ورنہ وہ تو یہ چاہتے ہیں کہ اصل نہ بھی دیا جائے تو کچھ حرج نہیں بس سود ہی ملتا رہے ۔ یہ میرا تجربہ ہے اور یہی ہر جگہ ہوتا ہے ۔ اس لئے میں چاہتا ہوں کہ جب یہ طے شدہ مسئلہ ہے تو اس کو نہیں اٹھانا چاہیئے۔ البتہ جو نئے اسٹڈمنٹس آئے ہیں ان میں ترمیم کرنا ضروری ہے ۔ کیونکہ یہ ہے کہ بیسک ہولڈنگ رکھنے والے اشخاص میں بھی بڑے ساہوکار ہوں ۔ انکی تھوڑی زمین بھی ہو اور وہ لیوا دیوی کا معاملہ بھی کرتے ہوں اس لئے میں ترمیم میں اس طرح ترمیم کرنا چاہتا ہوں ۔

"any transferee holding and living mainly upon land not exceeding a basic holding"

اس طرح رکھا جائے تو ساہوکار بھی اس میں نہیں آتے ۔ صرف ایسے ہی اشخاص آتے ہیں جن کے پاس بیسک ہولڈنگ ہے ۔ اب کوئی شخص آکر یہ کہے کہ آپ کے پاس میری زمین آئی ہوئی ہے اس کو دیجیئے تو یہ نہیں ہوسکتا اور میں سمجھتا ہوں کہ اس کو استثناً ہی رکھیں تو مناسب ہوگا ۔

چوتھی چیز یہ کہ تین فیملی ہولڈنگ کے لئے بھی سوال آرہا ہے لیکن آپ ایسے ہی اشخاص کو زمین دلانا چاہتے ہیں جن کے پاس کم زمین ہے اس لئے جیسا کہ میں نے کہا شدید شکل ہی میں اس استثنائی شکل کو روا رکھنا چاہیئے اس لئے جو معاملے ختم ہوچکے ہیں ان کو اٹھانے کی ضرورت نہیں ہے ۔ ورنہ ایسی صورت میں ایسے لوگ جن کے پاس تین فیملی ہولڈنگ سے زیادہ زمین ہے ان کے پاس ایک شخص آئیگا اور وہ یہ کہیگا کہ میں اپنی زمین ان کے پاس بیع کیا ہوں دراصل وہ رہن تھی اس کو دلایا جائے ۔ تمثیل کے طور پر بعض پاسٹالی لوگ جو شولا پور اور بمبئی کی طرف کے ہیں وہ یہاں سٹل ہو کر زندگی بسر کررہے ہیں۔ انہوں نے بیع نامے کئیے اور لیوا دیوی ہوئی۔ اب اسکی اجازت دینے کے بعد یہ ہوگا کہ وہ آدمی جس کے پاس چار پانچ ایکر زمین ہے اسکو اپنی زمین چھوڑ کر شولا پور چلا جانا پڑیگا ۔ وہ لوگ جو سٹلڈ ہیں اور وہ تھوڑے سے ہیں اور چھوٹے سے لوگ ہیں ان کو ڈسٹرب نہیں کرنا چاہیئے ۔ اس لحاظ سے جو چیزیں کہی گئی ہیں اس کے باوجود اس طرف سے ایک آنریبل ممبر کہتے ہیں کہ وہ چیزیں اس میں نہیں آتیں اور یہ ترمیمات پیش کی جارہی ہیں لیکن جہاں تک میں نے اسکو دیکھا ہے اس میں یہ چیزیں آتی ہیں اور ان مستثنیات کو رکھنا مناسب ہے ۔ ورنہ اس دفعہ کے تحت کتنے لوگوں کو زمینات مل سکینگی اس کا اندازہ تو ہمیں نہیں ہے لیکن ہوس کی وجہ سے کئی درخواستیں پیش ہوں گی

خواہ اس کا کچھ نتیجہ نکلے یا نہ نکلے - اس سے وہ خواہ مخواہ پریشان ہوں گے - ایسے مردوں کو اکھاڑنا کہاں کا انصاف ہے - کیا یہی اس قانون کا مقصد ہے ، میں یہ سوال کرنا چاہتا ہوں - اسلئے میں نے اپنی ترمیم میں اینڈ لیونگ منیلی اپان (And living mainly upon) کے الفاظ ہولڈنگ اور لینڈ کے درمیان لگائے ہیں -

مسٹر چیرمن :- آپ اپنا امنڈمنٹ رائٹنگ میں دیجئے -

Shri A. Raj Reddy :—" any transferee holding and living mainly upon land not exceeding a basic holding"

"اینڈ لیونگ مینلی اپان ،، میں یہ الفاظ اضافہ کررہا ہوں -

شری بھگونت راؤ گاڑھے :- مسٹر اسپیکر سر - جو امنڈمنٹ پیش کیا گیا ہے اس بارے میں میں یہ عرض کروں گا کہ دفعہ ۲۴ میں جو شکلیں بیان کی گئی ہیں - اور جو جو سہولتیں دی گئی ہیں وہ اس لئے ہیں کہ بیع نامے کو رہن نامہ ثابت کرنے کا موقع دیا جائے یا عام طور پر جو نمائشی بیع نامے ہوتے ہیں ان کو رہن نامے قرار دینے کا موقع قانون شہادت کے قیود کو ریلاکس(Relax) کر کے شہادت پیش کرنے کا موقع دیا جائے - جب دفعہ ۴ کے تحت درخواست پیش ہوتی ہے اور یہ مسئلہ زیر بحث آتا ہے یا اگریکلچرل لیبرر کی جانب سے مسئلہ اٹھایا جاتا ہے تو اس کے لئے یہ چند شکلیں دی گئی ہیں لیکن اس کے ساتھ ساتھ دفعہ ۲۰ کے لحاظ سے کچھ قیود رکھے گئے ہیں - دفعہ ۲۰ میں جن چیزوں کو ملحوظ رکھا گیا ہے اور جیسا کہ بیان کیا جارہا ہے کہ غیرمعمولی جھگڑے نہوں اور ڈسٹربنس نہو نزاعات اور لٹیگیشن کو نہ بڑھایا جائے بالکل اسی ارادہ سے یہ پر اویژن رکھا گیا ہے - اس کو ملاحظہ فرمانے سے یہ چیز ظاہر ہوتی ہے کہ اس میں ایسی چیزیں ہیں کہ جن کا ایک مرتبہ بحث ہو کر تصفیہ ہوچکا ہے - بیع یا رہن کا تصفیہ ہوچکا ہے خواہ وہ عدالت میں ہوا ہو یا اس وقت کے خاص قانون کے تحت ہوا ہو ان کو پھر دوبارہ اٹھانا کسی طرح صحیح نہ ہوگا اسلئے اس کو پہلی شکل میں رکھا گیا ہے -

اسکے ساتھ ساتھ دوسری شکل یہ ہے کہ سابقہ قانون کے نفاذ کے عین بعد یا عین قبل کوئی بیع نامہ ہوا مثال کے طور پر یہ کہا جاسکتا ہے کہ خریدنے والا کوئی ساھوکار نہیں ہے یا سودی لین دین کرنے والا نہیں ہے بلکہ نیک نیتی سے یہ معاملہ ہوا ہے اور فریقین کی نیت اصل میں بیع کرنے کی تھی تو ان معاملات کو بھی اسکی زد میں لانا مناسب نہیں ہے - ہمیں اس قانون کے ذریعہ ایسے معاملات کا تصفیہ کرنا ہے جو نمائشی ہیں اور ایسے معاملات جن میں اصل نیت بیع کی ہے انکو اٹھانا نہیں ہے -

اگر ایک فریق بیع ثابت کرے اور دوسرا فریق عدالت میں هر بیع کو رهن ثابت کرے تو نزاعات هونگے اور هم یه نہیں چاهتے - اسی طرح جو شبہات بیان کئے جا رهے هیں یا جسطرح سے ترمیمات آرهی هیں انکو اس دفعه میں شامل کرنے سے میں سمجھتا هونکه کوئی خاص فرق پڑنے والا نہیں هے - آپ چاهتے هیں که جو رهن نامے هیں انکے هولڈرس پر کچھ قیود عائد کرتے هوئے جیسا که ٹیننسی ایکٹ کے پراویژنس هیں که کس کے پاس کتنی جائداد هے اس پر غور کیا جائے میں سمجھتا هونکه ویسا امتیاز هم یہاں نہیں کرسکتے - اگر هم اسکا تصفیه یہاں اس قانون کے تحت کرتے هیں تو ٹیننسی ایکٹ پر اسکا کوئی اثر نہوگا - هم کسی کو تین فیملی هولڈنگس سے زائد رکھنے کی اجازت نہیں دیسکتے اسلئے یه اصرار نہیں کیا جاسکتا -

شری اے - راج ریڈی :- تین کے اوپر رکھ سکتے هیں -

شری بھگونت راؤ گاڑھے :- ٥ فیملی هولڈنگس کی مثال لیجئے ٦ فیملی هولڈنگس هوں تو واپس لے سکتے هیں - مجھے یه عرض کرنا هے که وه پراویژنس اپنی جگه پر قائم هیں اسلئے بجائے اسکے که ایک قسم کا فائده هو وه سہولت بھی ختم هوجائیگی اور کنٹراڈکٹری پراویژنس آئینگے اسلئے اس چیز کو اوائڈ کرنے کے لئے میں یه عرض کرونگا که دفعه ٢٥ میں جو چیزیں رکھی گئی هیں اور جنکو دفعه ٢٤ کی زد سے بچانے کی کوشش کی گئی هے وه محض اسلئے هیں که لٹیگیشن نه بڑھے - مقدمات کی کشا کشی نه هو - یه عین زراعت پیشه طبقه کے لوگوں کے لئے هے جنکو هم فائده پہنچانا چاهتے هیں - اس لحاظ سے میں عرض کرونگا که اس کلاز کو منظور کیا جائے اور ترمیمات نامنظور کی جائیں -

Mr. Chairman: The question is *:*

"That after para (*ii*) add the following paras:

"(*iii*) any transferee, holding and living mainly upon land not exceeding a basic holding as prescribed under the Hyderabad Tenancy and Agricultural Land Act, 1950."

(*iv*) any transferor who holds land exceeding 3 family holdings as prescribed under the Hyderabad Tenancy and Agricultural Lands Act, 1950".

The motion was negatived.

Mr. Chairman: **The question is:**

"That Clause 25 stand part of the Bill".

The motion was adopted.

Clause 25 was added to the Bill.

Clauses 26, 27, 28, *and* 29

Mr. Chairman: The question is:

"That Clauses 26 to 29 stand part of the Bill".

The motion was adopted.

Clauses 26 to 29 were added to the Bill.

Clause 30

Shri Uddhava Rao Patil(Osmanabad-General): I beg to move:

"(*a*) That in line 2, for 'sixty', substitute 'forty' and

"(*b*) That in line 3, after the word 'debtor'. add 'determined under section 29 of the said Act".

Mr. Chairman: Amendment moved.

شری ادھو راؤ پٹیل :- کلاز (۳۰) میں ڈیٹر کی پیئنگ کیپیا سٹی کا تعین کیا گئے ھے - کلاز ۲۹ اور ۳۰ کا آپس میں رشتہ ھے - سکشن ۲۲ کے تحت اکاؤنٹس دیکھیا کے بعد عدالت سکشن ۲۷ پر عمل کریگی - سکشن ۲۷ اس طرح ھے -

Clause 27: "After taking accounts under section 22, the Court shall in the manner hereinafter provided determine :

1. the particulars of the proprety belonging to the debtor,

2. the value of the said property,

3. the particulars of any incumbrances on the said property, and

4. the paying capacity of the debtor.

پیئنگ کیپاسٹی کسطرح تعین کی جائیگی سکشن ۲۹ میں اس طرح بتایا گیا ھے -

Clause 29: Subject to the provisions of sub-section (2), (3) and (4), the value of the property and other assets of a debtor for the purposes of ascertaining the paying capacity of the debtor under section 27 shall be determined by the Court in the prescribed manner.

سب سکشن ۲-۳ اور ۴ میں یہ بتایا گیا ھے کہ کرمنل پروسیجر کوڈ کے تحت جو جائدادیں اٹیا چبل (Attachable) نہیں ھیں انکو شامل نہیں کیاجائیگا - سب سکشن (۳) میں بتایا گیا ھے کہ ایسے قرضہ جات کو ڈ یڈکٹ کیا جائیگا - جو جائدادیں کلکٹروغیرہ کی اجازت کے بغیر منتقل نہیں ھوسکتیں انکے متعلق کیا طریقہ اختیار کیا جائیگا یہ بتلایا گیا ھے - سکشن (۳۰) میں یہ بتلایا گیا ھے کہ -

Clause 30: 'The paying capacity of the debtor shall, for the purposes of this Act, be deemed to be sixty per cent of the value of all the property of the debtor".

جائیدادوں کی قیمتیں ایسی ہونگی جو مارکٹ کی قیمتیں ہونگی - اس میں زمین وغیرہ کا تعین ہوگا - اور اس کی پیئنگ کیپاسٹی کو ۶۰ فیصد قرار دیا جائیگا - اس میں پیئنگ کیپاسٹی کا کہاں استعمال ہوگا اس پر غور کرنا ضروری ہے - سکشن (۳۱) میں اسطرح پیئنگ کیپاسٹی دیکھی جاتی ہے - اس میں مزید سہولتیں مدیون کودی گئی ہیں - سکشن (۳۱) اس طرح ہے -

"Notwithstanding any law, custom, contract, award or decree of a court to the contrary the amounts found due under section 22 from debtor shall be further scaled down in the manner hereinafter provided.

"If all the debts found due by a debtor after taking accounts under section 22 are unsecured, such debts shall be further scaled down *pro rata* to the paying capacity of the debtor.

ان سیکیورڈ ڈیٹس (Unsecured debts) طئے ہو جانے کے بعد اسکو پیئنگ کیپاسٹی کے ریشو (Ratio) سے کم کیا جائیگا -

If all the debts found due by a debtor after taking accounts under section 22 are secured, debts, and the total amount of such debts in more than sixty per cent of the value of the property belonging to the debtor, such debts shall be further scaled down *pro rata* to the paying capacity of the debtor.

اگر سیکیورڈ ڈیٹس ہیں تو اس کی پئینگ کیپاسٹی بھی کم ہو جائیگی - جائدادوں کی جو بازاری قیمت ہے اسکے لحاظ سے پئینگ کیپاسٹی کا تعین ہوگا - فرض کیجئے کہ اراضی کی بازاری قیمت (۵۰۰) روپیے فی ایکر ہوسکتی ہے - زمین قدرتی طور پر اچھی ہے - لیکن کھاد نہونے سے اور اچھی طرح محنت نہ کی جانے کی وجہ سے اس پر اسی تناسب سے انکم حاصل نہیں ہوسکتی - ۳ روپئے ۴ روپئے ایکر کی زمین جس پر کوئی کاشتکار اچھی طرح کلٹویٹ نہ کرسکتا ہو اسکی نیچر اچھی ہونے کی وجہ سے زیادہ قیمت ہوگی - آپ اسکے لحاظ سے ۶۰ فیصد رکھ رہے ہیں - کسی زمین کی بازاری قیمت تو زیادہ ہوسکتی ہے لیکن کاشتکار قوت نہ رکھنے کی وجہ سے اس سے اتنا پروڈکشن نہیں پاسکتا - عدالت تو صرف بازار کی قیمت دیکھے گی اور یہ نہیں دیکھے گی کہ اس کو اس زمین سے کتنی آمدنی ہوتی ہے - ظاہر ہے کہ اگر زمین پر گھر کا آدمی نہو تو زیادہ پیدا وار نہیں ہوتی - پھر کھاد اور بیج کی فراہمی کا سوال بھی ہے اگر وہ اچھی کھاد اور اچھے بیج فراہم

نہیں کرسکتے تو زمین سے تنی پیدا وار بھی نہیں پاتے - لیکن ان سب باتوں پر غور نہیں کئے جاتے بلکہ صرف زمین کی مارکٹ پرائیس دیکھی جاتی ہے اور اسطرح یہ نقص قانون میں رہجاتا ہے - اس نقص کو دور کرنے کے لئے میں نے ۶۰ فیصد کی بجائے ۴۰ فیصد رکھنے کی تجویز پیش کی ہے - امید ہے کہ میرا امنڈمنٹ قبول کیا جائیگا -

شری بھگونت راؤ گاڑھے :- مسٹر اسپیکر سر - آنریبل موور آف دی امنڈمنٹ نے اس سکشن میں نزاکت پیدا کرنے کی کوشش کی ہے - یہ ہوسکتا ہے کہ زمین یا پراپرٹی (Property) کی حیثیت اچھی ہونے کے باوجود انکم (Income) کم یا زیادہ ہوسکے - لیکن ۶۰ فیصد کی بجائے ۴۰ فیصد جو رکھنے کی تجویز ہے اس سے کیا فرق پیدا ہوسکتا ہے جبکہ حالات تو وہی رہتے ہیں - کیونکہ ۶۰ فیصد رکھنے میں جو حالات ہیں ظاہر ہے کہ وہی حالات اور وہی دقتیں ۴۰ فیصد رکھنے پر بھی رہینگی - بنیادی طور پر اس سکشن میں پے انگ کیپیا سٹی (Paying capacity) جو ویالیو (Value) کے لحاظ سے تعین کی جارہی ہے و یالیو کے ذریعہ تعین کے خلاف انہوں نے کوئی خاص چیز بیان نہیں کی ہے فرق صرف اتنا رہجاتا ہے کہ آپ ویالیویشن (Valuation) کے ساتھ ساتھ انکم بھی دیکھنا چاہتے ہیں - اور یہ کہتے ہیں کہ انکم کم ہوتو سختی ہوگی - یہ ایسی چیزیں ہیں جو ہر مدیون کے حالات کے لحاظ سے تبدیل ہوسکتی ہیں - اور اس کے بارے میں کوئی قاعدہ یا کلیہ نہیں بنایا جاسکتا - اور پھر آپ نے ۴۰ فیصد رکھنے کے لئے جو سجھاؤ رکھا ہے اسکے لئے کوئی جسٹیفکیشن بھی نظر نہیں آتا - ۴۰ فیصد محض اس وجہ سے رکھنا چاہتے ہیں کہ مزید ۲۰ فیصد کی سہولت ہو - لیکن اس سے مدت بڑھیگی اور زیادہ دن تک اسکو ادائی میں مبتلا رہنا پڑیگا - اس لحاظ سے میں یہ کہونگا کہ عام طور پر بازار کی قیمت کم ہوتو مدیون کے لئے کم رقم کا تعین ہوگا - اور قیمت زیادہ ہوتو زیادہ رقم آئیگی - اور ۶۰ فیصد جو رکھا گیا ہے اس میں فلکچویشن کی وجہ سے کمی یا زیادتی ہوگی - اسلئے ۶۰ فیصد جو رکھا گیا ہے وہ ٹھیک ہے - سلکٹ کمیٹی نے اسپر کافی غور کیا - اور اسکو یونانیمسلی (Unanimously) مان لیا - اسلئے اب اس اسٹیج پر اس میں تبدیلی نہ کی جانی چاہئے - آئندہ اگر اسکی کوئی خاص ضرورت تجربہ کے لحاظ سے محسوس ہوتو اس پر غور کیا جاسکتا ہے - ان حالات میں میں سمجھتا ہوں کہ آنریبل موور آف دی امنڈمنٹ اپنے امنڈمنٹ کو واپس لینگے - اور یہ سکشن جس طرح پیش ہوا ہے ویسے ہی منظور کیا جائیگا -

Shri Uddhavarao Patil: I beg leave of the House to withdraw Part (*b*) of my amendment

The amendment was, by leave of the House, withdrawn.

Mr. Chairman: The question is:

'That in line 2, for 'sixty', substitute 'forty'.

The motion was negatived.

Mr. Chairman : The question is :

That Clause 30 stand part of the Bill".

The motion was adopted.

Clause 30 was added to the Bill.

Clause 31.

Shri A. Raja Reddy : I beg to move:

"That in lines 3 and 4 of sub-clause (3) for 'belonging to the debtor', substitute 'on which such debts are secured.'

Mr. Chairman: Amendment moved.

* شری اے ۔ راج ریڈی :— مسٹر اسپیکر سر ۔ کلاز (۳۱) میں (۳) شکلیں رکھی گئی ہیں ۔ دفعہ ۲۲ کے تحت حساب دیکھنے کے بعد جو قرضہ برآمد ہوتا ہے اس کو اسکیل ڈاؤن کرنے کی یہ تین شکلیں ہیں ۔ ایک تو قرضہ کفالتی کی صورت میں دوسرے غیر کفالتی کی صورت میں اور تیسرے مخلوط طور پر کفالتی اور غیر کفالتی کی صورت میں ۔ دوسری اور تیسری صورت میں تو الفاظ وہی معلوم ہوتے ہیں اور مطلب یکساں ہے ۔ لیکن طریقہ مختلف ہے ۔ دوسری صورت میں یہ بتلایا گیا ہے کہ غیر کفالتی میں پے اینگ کیپاسٹی کی مناسبت سے تحت دفعہ ۲۲ برآمد شدہ قرضہ کو اسکیل ڈاؤن کیا جائے گا ۔ تیسری صورت یہ ہے کہ اگر کفالتی قرضہ ہو تو پے اینگ کیپاسٹی کی بجائے پورے الفاظ استعمال کئے گئے ہیں ۔ کفالتی قرضہ جات کے سلسلے میں بھی پے اینگ کیپاسٹی کے لحاظ سے اسکیل ڈاؤن کیا جائے گا ۔ یہ سمجھ میں نہ آنے کی وجہ سے ترمیم پیش کی گئی ہے ۔ دوسری اور تیسری صورت میں قرضہ کفالتی یا غیر کفالتی ہو تو مدیون کی پے اینگ کیپاسٹی سے زیادہ ہونے کی صورت میں اسکیل ڈاؤن کیا جائے گا ۔ الفاظ ایسے ہیں ۔ لیکن مقصد یکساں ہے ۔ ایسی صورت میں دونوں کو الگ کیوں رکھا گیا ہے ۔ میں نے اس لئے امنڈمنٹ اس طرح دیا ہے کہ جہاں کفالتی قرضہ ہو وہ قرضہ جس جائداد پر ہو اور وہ اس جائداد کا ۶۰ فی صد سے زیادہ ہو تو ایسی صورت میں اس کے لحاظ سے اسکیل ڈاؤن کیا جائے گا ۔ یہ مقصد لائیں تو با معنی ہو جاتا ہے ۔

کفالتی قرضہ جات کی صورت میں جس جائداد پر کفالت کا بار ہو ایسے قرضوں کو اسکیل ڈاؤن کیا جائے تو سمجھ میں آسکتا ہے ۔

belonging to the debtor

کی بجائے میں نے یہ الفاظ استعمال کئے ہیں ۔

on which such debts are secured.

اب میں اس کو ملا کر پڑھ دوں گا۔

If all the debts found due by a debtor after taking accounts under section 22 are secured debts. and the total amount of such debts is more than sixty per cent of the value of the property on which such debts are secured, such debts shall be further scaled down *pro rata* to the paying capacity of the debtor.

اگر ایسا رکھا جائے تو سیکیورڈ ڈیٹس (Un-secured debts) کے تعلق سے بے معنی ہو جاتا ہے ۔ دونوں میں مطلب وھی ادا کیا جا رھا ہے ۔ اس وجہ سے میں نے یہ ترمیم پیش کی ہے۔ اگر اس کے سوا کوئی دوسرا خیال ہےتوآنریبل ممبر انچارج بتائیں ۔ ورنہ میری درخواست ہے کہ اس ترمیم کو مان لیا جائے ۔

شری بھگونت راؤ گاڑھے :۔ مسٹر اسپیکر سر ۔ دفعہ ۳۱ کے لئے جو ترمیم پیش کی گئی ہے اور جن الفاظ کے اضافے کی خواھش کی گئی ہے میں سمجھتا ھوں کہ اس کی ضرورت نہیں ہے ۔کیوں کہ سب سکشن ۳ کے بارے میں جو توضیح کی گئی ہے وہ صحیح نہیں ہے ۔ وھاں سکیورڈ پراپرٹی کے الفاظ استعمال نہیں ھوئے بلکہ "بی لانگنگ ٹو دی ڈیبٹر" کے الفاظ ھیں ۔ایک دفعہ دفعہ ۲۲ کے تحت حسابات ھو جاتے ھیں تو پیئنگ کیپا سٹی (Paying capacity) ۶۰ فی صد جو طے ھوئی اس کو پوری جائداد کے تحت محسوب کریں گے ۔ میں سمجھتا ھوں کہ جو الفاظ اس میں رکھے گئے ھیں وہ صاف ھیں اس لئے کسی امنڈمنٹ کی ضرورت نہیں ہے ۔ سب کلاز ۲-۳-۳ میں یہ.....

شری اے ۔ راج ریڈی :۔ لیکن سیکیورڈ پراپرٹی کے لئے اس میں رکھا گیا ہے ۔

شری بھگونت راؤ گاڑھے :۔ پیئنگ کیپاسٹی ۶۰ فی صد جو رکھی گئی ہے وہ سکیورڈ اینڈ ان سیکیورڈ پراپرٹی (Secured and unsecured Property) دونوں سے متعلق ہے ۔ اس میں مزید توضیح کی ضرورت نہیں ہے ۔

श्री. व्ही. डी. देशपांडे :—क्या ऑनरेबल मिनिस्टर यह बता सकते हैं कि २ और ३ में क्या फरक है? २ के बजाय ३ रखा जाय और——

"and the total amount of such debts is more than sixty per cent of the value of the property belonging to the debtor."

वह ड्राप (Drop) करें और २ के बदले ३ रखा जाय तो भी हो सकता है।

شری بھگونت راؤ گاڑھے :۔ وہ سیکیورڈ پراپرٹی (secured property) -

ان سیکیورڈ پراپرٹی (Un-secured property) دونوں سے متعلق ہے

श्री. व्ही. डी. देशपांडे :—६० फीसद बोलना जरूरी नहीं है।

شری بھگونت راؤ گاڑھے :۔ ھر چیز کو صاف کرنے کے لئے اس کو رکھا گیا ہے ۔

ایک ڈیٹر کا تعلق دونوں اقسام سے ہے تو دونوں کے لئے الگ الگ رکھا گیا ہے ۔

श्री. व्ही. डी. देशपांडे :—मै अपने डाअुट (Doubt) पढकर सुनाना चाहता हूं।

" If all the debts found due by a debtor after taking accounts under section 22 are unsecured, such debts shall be further scaled down *pro rata* to the paying capacity of the debtor."

६० परसेंट पर लाकर छोडा है।

" If all the debts found due by a debtor after taking accounts uuder section 22 are secured debts."

बाकी हिस्सा छोड देता हूं।

such debts shall be further scaled down *pro rata* to the paying capacity of the debtor.

अैसा रखा जाय तो फरक नहीं आता है। तो यह जुमला क्यों बताया गया है ?

شری بھگونت راؤ گاڑھے :— اس کی وجہ یہ ہے کہ کلاز نمبر ۳ جو ہے اس میں سیکیورڈ پراپرٹی کو بھی رکھا گیا ہے ۔ اصول یہ ہے کہ سیکیورڈ پراپرٹی کے تحت تو قرضے کی بے باقی اس میں سے کریں گے لیکن سکشن ۳ کے تحت کیا ہوگا ۔ پہلے جو پراپرٹی سیکیورڈ ہے اس سے ایفا کرنے کی کوشش کی جائے گی اور پینگ کیپاسٹی بھی اس لحاظ سے دیکھی جائےگی ۔

श्री. व्ही. डी. देशपांडे :—तो फिर वह तरमीम में बैठता है, अुसको सिक्युअर किया है, अुसे लागू करने के लिये किया है।

شری بھگونت راؤ گاڑھے :— وہ تو قانون کا اصول ہی ہے اس کے بتانے کی ضرورت ہی کیا ہے ؟

Mr. Chairman : The question is :

" That in lines 3 and 4 of sub-clause (3) for " belonging to the debtor " substitute " on which such debts are secured".

The motion was negatived.

Mr. Speaker : The question is :

" That clause 31 stand part of the Bill".

The motion was adopted.

Clause 31 was added to the Bill.

Clause 32.

Shri J. Anandrao : Sir, I beg to move :

"(*a*) That in line 2 of the explanation to the proviso to para (*iv*) of sub-clause (2) between 'his' and 'annual. insert 'net'.

"(*b*) That after the explanation to para (*iv*) of sub-clause (2) add the following proviso :

'Provided that for the purpose of the above explanation net annual income regarding agricultural shall mean 50% of the gross income after deducting 50% as agricultural expenditure".

Mr. Chairman : Amendment moved.

Shri V. D. Deshpande : Sir, I beg to move :

" That before the existing proviso to para (*iv*) of ub-clause (2), insert the following proviso :

'Provided that the payment of instalments shall not begin before 1st January, 1958 if the debtor is an agricultural labourer or owner of a land equal to or less than the area of a family holding".

and consequentially, in the existing provision between "provided" and "that" insert "further".

Mr. Chairman : Amendment moved.

Shri Uddhavrao Patil : I beg to move :

"(*a*) That after item (*c*) of explanation to para (*iv*) of sub-clause (2) add the following :

" (*d*) the cost of production to the extent of 50% in case of agricultural income ; "

(*b*) At the end of para (*v*) of sub-clause (2), add the following proviso ;

" Provided that the period of possession on agricultural land shall not exceed, in any case, 10 years".

Mr. Chairman : Amendment moved.

Shri Shamrao Naik (Hingoli—General) : Sir, I beg to move :

"Omit para (vi) of sub-clause (2)"

Mr. Chairman : Amendment moved.

Shri Ch. Venkatrama Rao (Karimnagar) : Sir, I beg to move :

"That in line 1 of para (*vi*) of sub-clause (2) for '6' substitute '3'.

Mr. Chairman : Amendment moved.

شری جے ـ آنند راؤ :ــ مسٹر اسپیکر سر ـ میں نے جو ترمیم پیش کی ہے وہ بالکل قابل تسلیم امر ہے ـ اس لئے کہ قانون لگانداری زرعی اراضی کے مدون کرتے وقت جو نٹ انکم زرعی اراضی کی تسلیم کی گئی ہے وہ کل فصل کا (۵۰) فی صد ہے یعنی اراضی سے ۱۰۰ روپیہ کی آمدنی ہو تو اس میں سے اخراجات ۵۰ روپیہ جائیں گے اور ۵۰ روپیہ نٹ انکم تصور کی جائے گی ـ البتہ ایسے لوگ جو ذات سے زراعت نہیں کریں گے ان کے اخراجات ۷۰ فی صد بھی ہوسکتے ہیں ـ بالاخریہ تسلیم کیا گیا تھا کہ ۵۰ فی صد اخراجات اور ۵۰ فیصد نٹ انکم ہوگی ـ اس چیز کو واضح طور پر لانے کے لئے میں نے یہ ترمیم پیش کی ہے ـ دفعہ ۲۵ کے لحاظ سے مدیون کو جو سہولتیں دی گئیں ہیں اور جو طریقہ بتایا گیا ہے اس میں کہا گیا ہے کہ پہلے گورنمنٹ کو دینا پڑیگا اس کے بعد لوکل اتھارٹیز (Local Authorities) کو دینا ہوگا ـ عدالت اقساط میں قرضے کی ادائی کی ہدایت کریگی اور کسی صورت میں بھی مدیون کی سالانہ آمدنی سے اقساط کسی حال زیادہ نہ ہوں گے ـ اس قسم کا یقین دلایا گیا ہے ـ اس کے بعد آمدنی کی تعریف کی گئی ہے کہ آمدنی کس کو کہیں گے ـ اس کی لسٹ دی گئی ہے کہ فلاں فلاں اخراجات منہا کرنے کے بعد جو آمدنی ہوگی وہ آمدنی قرار پائے گی ـ اس کی وضاحت نہیں کی گئی ہے کہ قانون لگانداری زرعی اراضی کے مدون کرتے وقت آمدنی کا جو تصور تھا یعنی ۵۰ فی صد نٹ انکم تصور کی جاتی تھی اس کو اس میں تسلیم کیا گیا ہے یا نہیں ـ اگر اس کو تسلیم کرلیا جائے تو ہمارا مطلب صاف ہوجاتا ہے ـ اگر اس اصول کو مان لیں تو میں سمجھتا ہوں کہ یقیناً ڈیٹر کو فائدہ ہوگا اور عدالت میں بحث مباحثہ کی ضرورت پیش نہیں آئے گی ـ اس لئے میں آنریبل موور صاحب سے درخواست کروں گا کہ وہ میری ترمیم کو بلا کسی اعتراض کے قبول فرمالیں ـ

شری سی ایچ ـ وینکٹ رام راؤ :ــ کلاز (۳۲) کی سب کلاز (۶) میں میں نے ایک امنڈمنٹ پیش کی ہے ـ اس سکشن میں یہ بتایا گیا ہے کہ سکشن (۳۱) کے تحت اسکیلنگ ڈاؤن کرنے کے بعد جو ڈیٹ فکس ہوگا اوس پر چھ فی صد سود لگایا جائے گا ـ میں یہ عرض کروں گا کہ ایسی کئی مثالیں موجود ہیں جن میں لوگوں نے قرضہ کے تحت اپنی

زمینات کھو بیٹھے ہیں - بورے کا پورا سود ادا کرچکے ہیں لیکن وہ رسائد حاصل نہ کرسکے - جس کی بنا پر اون کو مزید سود دینا پڑا - اور اون کی پراپرٹی (Property) بھی قرضے کے تحت ساھوکار کے پاس چلی گئی - جائداد کا وہ نیا مالک یعنی ساھوکار اوس سے ایک عرصہ سے استفادہ بھی کرچکا -

[*Shrimati Masooma Begum (Chairman) in the Chair*]

اور آج تک بھی وھی فائدہ اٹھا رھا ھے - وہ دو طرح سے فائدہ اٹھا رھا ھے - ایک تو اس طرح وہ کافی سود حاصل کرلیا اور دوسرے یہ کہ مقروض کی جائداد سے بھی اب تک فائدہ اٹھا رھا ھے - اس کے باوجود اب بھی ایسے شخص کو چھ فی صد سود دلا رہے ھیں - اگر یہ شرح سود دلائی جائے تو اس مقروض پر غیر معمولی بار ھوگا - اس لئے میں نے یہ بہتر سمجھا کہ سود کی مقدار بجائے چھ فی صد کے تین فی صد کردی جائے - یہ ایک معمولی سی ترمیم ھے جس سے ڈیٹر کو فائدہ ھوگا اس لئے مجھے امید ھے کہ آنریبل سوور آف دی بل اس کو قبول کرلیں گے -

***Shri V. D. Deshpande: My amendment which is for para (*iv*) of ub-clause (2) of Clause 32. reads as follows :**

"Before the existing proviso to para (iv) of sub-clause (2), in ert the following proviso:

'Provided that the payment of instalments shall not begin before 1st January, 1958, if the debtor is an agricultural labourer or owner of a land equal to or less than the area of a family holding'"

मै ने यह जो तरमीम पेश की है, अुसका मकसद बिलकुल साफ है कि खास कर जो जरयी मजदूर होते हैं अुन्हें अपने कर्जे की अदायगी में कुछ ज्यादा सहूलियतें मिलें, जिस लिये यह तरमीम मैंने पेश की है। मैंने अिसके पहले भी अर्ज किया था और आज फिर अर्ज कर रहा हूं कि जो छोटे काश्तकार और जरयी मजदूर होते हैं, अुनकी सकत अितनी नहीं होती कि वह कर्जा जल्द अदा करसकें और आखिर में अुन्हें अिनसॉल्वंट (Insolvent) बनने की नौबत आती है। अिस कानून में अैसा अिंतजाम होना जरूरी है कि अैसे जो छोटे छोटे काश्तकार या जरयी मजदूर हैं, जिन्होंने कर्जे के लिये अपनी जमीन गिरवी रखी है, वह कर्जा चुकाकर अुसे वापीस हासिल कर सकें और सेक्शन ९५ के तहत अुन्हें दिवालिया बनने का मौका न आये। आज जो छोटे काश्तकार या जरयी मजदूर हैं, अुनपर कर्जे का काफी बोझ रहता है, और आज वह कर्जा अदा करने की अुनकी हैसियत नहीं है। अेक ही किस्त में आज वे अपने तमाम कर्जेजात को वापस नहीं कर सकते। अिस लिये अुनके जो पुराने कर्जे हैं, अुन्हें माफ करना चाहिये। मैंने तो पहले ही कहा था कि माफी अुन्हें पूरी तरह से मिलनी चाहिये। लेकिन आज जो हुजरी बेंचेस पर बैठे हुवे हैं, अुनसे यह अुमीद नहीं की जा सकती कि जिन पुराने कर्जों को वे माफ कर सकेंगे। कमसे कम अुनको स्केल डाअुन करने

के लिये तो आप राजी हुअे, यही काफी है । लेकिन कर्जा कम करने के बाद भी अुसे वसूल करनेके बारेंमें मैं सुझाना चाहता हूं कि बाकी कर्जे की जो अदायगी होगी, अुसमें अिन छोटे काश्तकारों और जरयी मजदूरों को ज्यादा मौका दिया जाना चाहिये, ताकि वे अपना कर्जा आसानी से अदा कर सकें। अुनके लिये जो मुद्दत रखी गअी है, वह काफी नहीं है । अिस लिये मने यह तरमीम पेश की ह कि जिस मुद्दत को तीन साल से बढाया जाय और वह मुद्दत १ जनवरी १९५८ रखी जाय। यानी १जनवरी, १९५८ के बाद अुनके कर्जे की अदायगी हो सकेगी, अैसा रखा जाय । अुनकी पहली किस्त १ जनवरी, १९५८ की रखी जाय । मेरा यह रखने का मकसद यह है कि अभी १९५४ में यह बिल हमारे सामने आया है और यह बिल पास होते होते यह माह पूरा होगा । अुसके बाद तीन महिनें या ९० दिन रखे गये हैं । अिसका मतलब यह होता है कि दिसंबर के शुरू शुरू में अिसका अमल शुरू होगा । अुसके बाद कर्जा कितना है, अिसका निश्चित रुप होने के लिये १ साल कम से कम लगेगा। अिस लिये अिसका फस्ट अिंस्टॉलमेंट १ जनवरी १९५८ के बाद रखा जाय तो ज्यादा मुनासिब होगा अैसा मेरा ख्याल है । और हाअुस की तवज्जह अिसके लिये दिलाना चाहता हूं । मै अपने ख्याल से ही यह कह रहा हूं, अैसी बात नही है । मद्रास में जिस तरह से तीन साल का समय रखा गया ह, और जरअी कर्ज में कअी स्टेटस में माफी का अैलान भी किया गया है, और कअी स्टेटस में माफी दी जा चुकी है । लेकिन हमारे यहां तो अभी तक कानून भी नही बना है । यहां यदि अैसा कहा जाय की माफी नही दी जा सकती है तो वह सही नही होगा । यह कानून अैसा होना चाहिये कि जिससे गरीब और छोटे छोटे काश्तकार अपना कर्जा अदा कर के अपनी जो गिरवी जमीन रखी है, अुसे वापिस ले सकें नकि अुनकी जमीन चली जाय। अगर अैसा हुवा तो अिस कानून का मनशा पूरा न होगा । जो ज्यादा जमीन रखनेवालें हैं, अुनसे तो मेरा यह अमेंडमेंट लागू न होगा, क्योंकि मैने साफ तौर पर छोटे काश्तकार और जरयी मजदूर हैं, अुन्हीं की हद तक यह रखा है । १ फॅमिली होल्डिंग से जिनकी जमीन कम है, अैसे लोगों के लिये ही यह लागू होगा । हुकूमत भी यह मानती है कि अेक आदमी की कम से कम आमदनी ८०० रुपये सालाना हो तो वह अपना गुजरबसर कर सकता है । यह कम से कम आमदनी है । अिस लिये जिनके पास १ फॅमिली होल्डिंग से ज्यादा जमीन है, अुन्हें यह पारशल मोरॅटोरियम (Partial moratorium) लागू नहीं होगा।

मैं दूसरी चीजों पर भी कुछ बोलना चाहता हूं । दूसरी जो अमेंडमेंट आअी है, वह अवॉर्ड के सिलसिले में आअी है । आपके कानून में अेक बार अवार्ड तय होने के बाद भी जो बाकी रकम रहेगी अुस पर भी ६ फीसद सूद लगाने की गुंजायश रखी गअी है । अिसमें यह साफ तौर पर नहीं बताया गया है कि यह जो ६ फीसद सूद लिया जायेगा, वह किस रकम पर लिया जायेगा । शायद अिसमें सूद पर भी सूद आयद हो सकता है, जिसका खुलासा कानून के क्लॉज में नहीं है । यह चक्रवाढ व्याज जैसा ही मालूम हो रहा है क्योंकि अिसमें ६ फीसद सूद दर सूद मिलाकर जो रकम आयेगी अुसपर भी अगलेसाल सूद आयद हो सकेगा । मेरा कहना है कि सूद दर सूद आयद नहीं होना चाहिये। कॉंग्रेस भी सूद दर सूद के अुसूल को यानी चक्रवाढ व्याज को नही मानती है । फिर भी अिस कानून में तो अिस तरह से सूद दर सूद लिये जाने की गुंजायश दिखती है । अिस लिये सूद की शरह ६ फीसद के बजाय ३ फीसद करने का अमेंडमेंट अेक मेंबर की जानिबसे पेश किया गया है। और मैंने १ जनवरी, १९५८ का जो अमेंडमेंट लाया है, वह भी मुनासिब है।

अेक और चीज के बारे में मैं वाजे कर देना चाहता हूं। अेक और अमेंडमेंट आया है। अेक्स-प्लनेशन में—

"For the purpose of this clause, the net annual income of the debtor shall mean the balance of his annual income after deducting....."

जिसमें 'बेलन्स आफ हिज नेट अेन्यूअल अिनकम' अैसी अमेंडमेंट पेश की गअी है। यह तरमीम कुछ सफाअी के तौर पर रखी गअी है। अगर मुझे जरअी मिल्कियत से आमदनी हो रही है, और गैर जरअी जायदाद से कुछ आमदनी हो रही है, तो अुनमें से जब नेट अिनकम निकालेंगे तो अुस वक्त जो जरअी प्रॉपर्टी का खर्चा है, और गैर जरअी प्रॉपर्टी याने मेरी अगर दूकान वगैरा हो तो अुसके लिये जो खर्चा होता है, वह निकालकर जो अिनकम रहेगा अुसके बाद नेट अिनकम तैयार करेंगे, या आपका मनशा यह है कि जो नेट अिनकम है अुसमें तमाम खर्चे लगायेंगे ? अिसके बारे में अेक्सप्लनेशन के तौर पर कुछ खास सवाल पैदा होता है। अगर यह वाजे किया जाता है और माना जाता है कि जिराअती मामलों में और गैरजिराअती मामलों में जो खर्च होता है, वह सब निकाल ने के बाद यह अेन्यूअल अिनकम समझा जायेगा तो फिर मैं समझता हूं कि यह जो मद्दात अे. बी. सी. रखे गये हैं, वह निकाल दिये जायेंगे और कर्जे की अदायगी के लिहाज से अुनका नेट अिनकम समझा जायेगा। यह चीज यहां साफ तौर से वाजे नहीं होती। जिस सिलसिले में दो तरमीमात रखी गअी हैं। मैं अुम्मीद करता हूं कि यह तरमीमात मान ली जायेंगी और दफा को अुनके मुताबिक तरमीम किया जायेगा।

شری ادھو راؤ پٹیل :— مسٹر اسپیکر سر - سکشن (۳۲) میں کورٹ کی جانب سے اوارڈ دینے کی گنجائش رکھی گئی ہے - اوس میں میں نے یہ امنڈمنٹ پیش کی ہے -

The cost of production to the extent of 50% in case of agricultural income.

اور اوارڈ مقررہ فارم پر ہوگا اور اوس میں چند چیزیں ملحوظ رکھی جائینگی - کونسا قرضہ سیکورڈ ہے اور کونسا قرضہ ان سیکورڈ ہے اس کا تصفیہ ہونے کے بعد (۱۲) سال کے اقساط بھی مقرر ہونگے - اوسکے بعد اکسپلینیشن میں یہ ہے -

For the purpose of this clause, the net annual income of the debtor shall mean the balance of his annual income after deducting...."

اس میں مدیون کی انیول نٹ انکم کے متعلق کہا گیا ہے - اور نٹ انکم کی تعریف اکسپلینیشن میں دیگئی ہے کہ اوسکی جو سالانہ آملنی ہوگی اوس میں سے حسب ذیل چیزیں منہا ہونے کے بعد وہ رقم اوسکی نٹ انیول انکم سمجھی جائیگی - جن چیزوں کو منہا کیا جائیگا وہ یہ ہونگی -

"(*a*) Such sum as may be considered necessary for the payment of the liability, if any imposed on the debtor

under a decree or order for maintenance passed by a competent court,"

یعنی نان نفقه کی ڈگری کی رقم منہا کی جائیگی اور (بی) میں یه ہے۔

(*b*) Such sum as may be considered necessary for the maintenance of the debtor and his dependents, and '

یعنی جو لوگ اوسکے زیر پرورش ہیں اون کے اور خود اوسکے میٹیننس کے اخراجات کو انیول انکم میں سے منہا کیا جائیگا ۔ اور (سی) میں یه ہے که ۔

(*c*) the sum required by the debtor to pay the assessment and taxes in respect of the current year to Government and to local authorities and to pay of loans borrowed for the purpose of seasonal finance under this Act.

یعنی گورنمنٹ اور لوکل اتھاریٹیز کے جو ٹیکسس باقی ہیں یا فصل کے وقت جو قرضه اوس نے اس قانون کے تحت لیا ہے وہ بھی اس میں سے منہا کیا جائیگا ۔ میں یه کہونگا که چونکه یه قانون اگریکلچرل ڈیٹر کو ریلیف دینے کے لئے بنایا گیا ہے ۔ اور ظاہر ہے که اگریکلچرسٹ کو اناج کی پیدا وار مثلاً مونگ پھلی یا جوار کی کاشت کے سلسله میں کافی خرچه ہونا ہے ۔ سلکٹ کمیٹی میں ٹیننسی ایکٹ کے جانے کے بعد بہت چھان بین کے بعد بہت کچھ فیگرس حاصل کرنے کے بعد گراس پراڈیوس میں سے پچاس فیصد اخراجات کا تعین کیا گیا ہے ۔ یعنی گراس پراڈیوس کا آدھا خرچه ۔ اس کا تعین کرنے کے لئے کئی کسانوں کے بیانات لئے گئے ۔ ماہرین کی رائے لی گئی اور (۵۰) فیصد اخراجات کا تعین کیا گیا ۔ اس لئے میں نے وضاحت کی خاطر یه امنڈمنٹ پیش کی ہے که (۵۰) فیصد اخراجات بھی انیول انکم میں سے منہا کئے جائیں ۔ اور اس امر کے لئے (سی) کے بعد سب سکشن (ڈی) ایڈ کیا جائے ۔ یه امر مسلمه ہے اور تجربه بھی یه ہے که بغیر کافی محنت کئے اور خرچه لگائے فصل نہیں آسکتی ۔ چنانچه یه پرنسپل ٹیننسی ایکٹ کی تدوین کے وقت تسلیم کرلیا گیا تھا که (۵۰) فیصد خرچه ہوتا ہے ۔ میری دوسری امنڈمنٹ سب کلاز (۲) کے پیرا (۵) میں اس طرح سے ہے ۔ دفعه (۲۲) کے تحت تو اکاؤنٹ کرلیا جا کر ڈیٹ کی رقم کا تعین ہوگا ۔ اور (۲۱) کے تحت اگر کورٹ سمجھتا ہے تو ڈیٹ کو مزید اسکیل ڈاؤن کریگا ۔ اور (۳۲) کے تحت کورٹ کو اوارڈ دینے کا اختیار دیا گیا ہے ۔ لس اوارڈ میں کورٹ چاہے تو کسی جائداد کو مرتہن کے قبضه میں بھی دے سکیگا ۔ ایسے احکام کا اختیار کورٹ کو دفعه (۳۴) کے تحت ہے ۔ موجودہ قانون کے تحت کوئی بھی اس حکم کے خلاف کرے یا کوئی معاہدہ اس حکم کے خلاف کرے تو عدالت کو جائداد مرتہن کے قبضه میں دینے کا جورسڈکشن ہے ۔ میں ایوان کی توجه ٹیننسی ایکٹ کے سکشن ۱۰۳ کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں اور یه یاد دلانا چاہتا ہونکه یه سکشن ۱۰۳ اوس زمانے میں مدون کیا گیا جبکه ویلوڈی صاحب کی حکومت تھی ۔ یعنی کوئی جمہوری

حکومت نہ تھی لیکن وہ سکشن کیوں مدون کیا گیا ذرا غور فرمائیں ۔ اس کے سب سکشن میں اسطرح کہ ہے ۔

If the amount received by the mortgagee from the mortgager in case of a simple mortgage or the value of the benifits realised by the mortgagee from the possession of land together with the accounts paid by the mortgager the mortagee in case of an usufructary mortgage is less than the amount due, the Collector shall, on the mortgagee paying the amounts due in cash, terminate the mortgage by an order in writing and if the mortgagee is in possession of the land he shall place the mortgager in possession thereof.

اسکے دوسرا پورشن دیکھئے ۔

If the mortgager fails to pay the amount due, the Collector shall order that the land, if it is in the possession of the mortgagee shall continue to be in his possession for such period not exceeding 10 years, as may be considered by the Collector reasonable for the payment of the amount due after the expiry of which the land shall be restored to the possession of the mortgager,

قانون انتقال زرعی اراضی جو نظام صاحب کی حکومت کے زمانے میں نافذ ہوا اس وقت بھی یہ پابندی تھی کہ کسی قرضہ میں بھی جائداد یا اراضی ۲۰ سال سے زائد مارٹگیجی یا مرتہن کے قبضہ میں نہیں رہے گی ۔ اسکے بعد یہ ترمیم ویلوڈی صاحب کے زمانے میں ہوئی کہ ۱۰ سال سے زائد مرتہن کے قبضہ میں نہیں دیجاسکتی ۔ لیکن ہم اس جمہوری دور میں ایسا دفعہ مدون کر رہے ہیں کہ کورٹ اس جائداد کو مرتہن کے قبضہ میں دیسکتا ہے بلا اس پابندی کے کہ وہ دس سال کے لئے ہے یا بیس سال کے لئے اسلئے میں نے یہ امنڈمنٹ دیا ہے کہ جو بھی اراضی اسطرح آپ منتقل کررہے ہیں وہ دس سال کیلئے ہو تاکہ سکشن ۱۰۳ میں بھی جو اصل تسلیم کیا گیا ہے وہ برقرار رہے ۔ میں نے یہ پراویژو ایڈ کیا ہے ۔

"provided that the period of possession of agricultural land shall not exceed in any case ten years".

میں امید کرتا ہونکہ یہ امنڈمنٹ هاؤز منظور کریگا ۔

دوسرا امنڈمنٹ سب کلاز (٦) میں ہے ۔ ایک مقرر نے یہ شبہ ظاہر کیا کہ آیا ہم دفعہ ۲۲ میں اکونٹ لینے کے بعد پرنسپل اور انٹرسٹ دونوں کو ملا کر دیکھینگے یا محض پرنسپل کے لحاظ سے دیکھا جائیگا ۔ اس دفعہ سے ہم یہ معنے نکالتے ہیں کہ انٹرسٹ اور پرنسپل کا حساب ہونے کے بعد جو بھی ۳۰ یا ۵۰ پرسنٹ کنسیشن ہوگا اسکی

انسٹا امنٹ پر یہ سود ہوگا ۔ ہاؤز کے تمام آنریبل ممبرس نہیں تو کم ازکم اکثر ممبرس کو تجربہ ہوگا اور جیسی کہ کہاوتیں ہیں قرضہ جس اسپیڈ سے بڑھتا ہے شائد اتنی اسپیڈ ہوائی جہاز کی بھی نہیں ہوتی ۔ اسلئے میری ہاؤز سے یہ ریکوسٹ ہے کہ قرضدار جو کافی رقم ادا کئے ہوتے ہیں انکو اسکی سہولتیں دیجائیں ۔ اگر ہم کسانوں کو قرضوں سے نجات دلانا چاہتے ہیں جیسا کہ آرگیومنٹ ہے تو اگر انہیں معاف نہیں تو کم ازکم انسٹالمنٹ پر سود نہیں لگانا چاہئے ۔ یہ کہا جاسکتا ہے کہ اتنے پرانے قرضوں پر سود نہ ملے اور انسٹالمنٹ پر بھی سود نہ ملے تو اس سے کریڈیٹرس کا بڑا نقصان ہوگا ۔ یہ نہیں ہے کہ میں ساہوکاروں کا سخت مخالف ہوں ۔ انکا نقصان چاہتا ہوں وغیرہ لیکن میں یہ کہونگا کہ سود لینا ایک پرانا طریقہ ہے اور آجکل بدلے ہوئے ساج میں حکومت کی یہ پالیسی ہونی چاہئے کہ ایک گڑی ہوئی جائداد جو ان پروڈکٹیو (Unproductive) ہے اس میں انوسٹمنٹ نہو ۔ بلکہ انوسٹمنٹ بنکس میں ہو ۔ حکومت کے لونس میں ہو ۔ انڈسٹریز میں ہو ۔ یہ ماڈرن میتھڈس ہیں اسلئے انوسٹمنٹ کے پرانے میتھڈس کو انکریجمنٹ نہ دیا جائے تاکہ حکومت کو لون ملے ۔ ورنہ اگر ساہوکار کو وہاں ۲ پرسنٹ انٹرسٹ ملتا ہے تو وہ تین چار پرسنٹ پر حکومت کو لون نہیں دیگا ۔ اگر اسکو اتنا ہی سود دیہات میں بھی ملے تو وہ وہاں روپیہ دینا بند کردیگا جہاں کہ اسکی رقم کو جوکھم ہے اور وہ انوسٹمنٹ کے دوسرے سورسس (Sources) جیسے کہ بنکس اور نیشنل پلان لونس کے پرپزس ہیں ان میں انوسٹ کریگا ۔ اسلئے میں آنریبل ممبر شام راؤ صاحب کے امنڈمنٹ کی تائید کرتا ہوں تاکہ ایک طرح کا ڈسکریجمنٹ ہو اور انسٹالمنٹ پر سود بھی نہ ملے ۔

ایک اور امنڈمنٹ آنریبل لیڈر آف دی اپوزیشن شری وی ۔ ڈی ۔ دیشپانڈے صاحب کا ہے ۔ انہوں نے اپنے امنڈمنٹ میں یہ پراویژو رکھا ہے ۔

"provided that the payment of the instalment shall not be given before 1st January 1958 if the debtor is an agriculturist labourer or owner of a land equal to or not less than an area of a family holding"

یہ امنڈمنٹ فرسٹ جنوری سنہ ۱۹۵۸ع سے کیوں رکھا گیا ہے میں نہ سمجھ سکا ۔ ہوسکتا ہے کہ چار سال تک لٹیگیشن ہو کیونکہ عدالتوں پر ہم نے کوئی پابندی عائد نہیں کی ہے کہ اتنے مہینے میں کیسس ڈس پوز آف ہوجائیں ۔ اگریکلچرل لیبرر کے الفاظ اس ایکٹ میں صرف کلاز ۲۴ ہی میں ہیں ۔ کہیں اور اس کے لئے سہولتیں نہیں ہیں ۔ کلاز ۲۴ میں جب یہ سہولت ہے کہ جب اسکی زمین رہن ہوچکی تھی اور اصل میں وہ خریدی دینا چاہتا تھا تو زمین واپس ملنا چاہئے یا انسٹالمنٹ بچے تو وہ اسکو واپس ملنا چاہئے ۔ جب لٹیگیشن ہوتو اس میں بھی کچھ خرچہ ہوگا اسلئے بعض اوقات یہ ہوتا ہے سہولت تو دیجاتی ہے لیکن اس سے استفادہ نہ کیا جائے تو وہ سہولت

نہوں متصور ہونگے - یہ ایک اچھا پرنسپل ہے اسلئے میں اس امنڈمنٹ کی بھی سپورٹ کرتا ہوں ۔

تیسرے یہ کہ چھوٹے کاشتکاروں کی ایک فیملی ہولڈنگ کی صورت میں بھی سنہ ۱۹۵۹ء سے اسکا نفاذ ہونا چاہئے - یہ بھی ایک مناسب ترمیم ہے حقیقت میں یہ سنہ ۱۹۵۸ء کے بعد ہونا چاہئے لیکن میں اسکی بھی سائیڈ (Side) کرتا ہوں -

شری بھگونت راؤ گاڑھے :- کلاز (۲) کے بارے میں جو امنڈمنٹس آئے ہیں وہ کچھ تو زیادہ وضاحت کرنے کے لئے ہیں اور کچھ زیادہ سہولتیں دینے کے لئے ہیں - دفعہ ۳۲ اوارڈ حاصل کرنے کے متعلق ہے - دفعہ ۴ اور دیگر دفعات جنکے تحت ڈیٹر کو درخواست پیش کرنے کا حق ہے - درخواستیں آنے کے بعد - اور دیگر ضروری شرائط کی تکمیل کرنے کے بعد - اسکیلنگ ڈاؤن کے بعد جو تصفیہ عدالت کریگی یا جو اوارڈ صادر کریگی وہ کن لائنس پر ہوگا یہ چیز دفعہ ۳۲ میں رکھی گئی ہے - اس سلسلہ میں پھر وہ مباحث جو اسکیلنگ ڈاؤن یا ابتدائی درخواست پیش کرتے وقت ہوسکتے تھے - وہ مباحث جو ڈیٹر اور اگریکلچرل لیبرر کی تعریف کے سلسلہ میں ہوسکتے تھے انکو از سرنو دھرانے کی کوشش کی جا رہی ہے - میں یہ چیز صاف کردینا چاہتا ہونکہ حسابات دینے کے بعد جو رقم اسکیل ڈاؤن ہوتی ہے اسکے متعلق آنریبل ممبرس کیا یہ سمجھتے ہیں کہ اس رقم میں اصل سے سود زیادہ ہے - اگر یہ کنسپشن (Conception) ہے تو میں سمجھتا ہونکہ اسکے بارے میں کچھ غلط فہمی ہے - اسلئے کہ ہمارا موجودہ انکٹمنٹ اسکی اجازت نہیں دیتا کہ سود میں اضافہ ہو - یہ دوسری بات ہے کہ قانون کی عدم واقفیت کی وجہ سے یا دوسری شرارتوں کی وجہ سے ایسا ہوتا ہو لیکن ہم قانون ایسا بنا رہے ہیں جو اصولاً صحیح ہو - ۴۰ یا ۵۰ پرسنٹ اسکیل ڈاؤن ہو رہا ہے اور قرضداروں میں معاملہ فہمی نہ ہونے کی وجہ سے ہی یہ مارجن رکھا گیا ہے - آنریبل ممبرس جانتے ہیں کہ سنہ ۱۹۴۷ء میں ایک قانون بنا اور اسکے پہلے بھی ایک قانون تھا جو زراعتی معاملات کے تعلق سے تھا اور اس میں یہ بھی تھا کہ اگر در اصل وہ معاملہ بیع کا تھا تو اسکو رہن ثابت کرنے کی اجازت دیگئی تھی اسکے بعد دوسرا اسٹیج یہ ہے کہ ۱۳۴۷ف میں ایک دستور العمل بنا اور اسکے دو سال بعد وہ قانون بنا - اسکے تحت کافی مقدمات چلے اور کافی بیع ناموں کو رہن نامے قرار دیا گیا - انکی نگرانی ہوئی اور قطعی انتقالات کو بھی رہن ناموں میں تبدیل کیا گیا - اسکے بعد جیسا کہ میں نے اس سے پہلے عرض کیا ہے منی لینڈرس ایکٹ بنا جسکے تحت حسابات دینے - سود میں کمی کرنے اور آئندہ لائسنس حاصل کرنے کے لئے منی لینڈرس (Money-lenders) پر پابندی عائد کی گئی -

اور اس کی بھی پابندی ہوتی رہی - اس وقت میں یہی کہوں گا کہ کافی پروٹکشن ملا - میں یہ نہیں کہتا کہ پوری طور پر پروٹکشن ملا - لیکن جب ہم اس قانون میں

یہ پراویژن رکھتے ہیں تو ہم کو غور کرنا ہے کہ اصل رقومات پر سود کی شرح کیا ہے ۔ چکروااڑ بیاض کا کیا امکان ہے اس پر غور کرنا ہے ۔ یہ تمام سہولتیں موجود ہونے کے بعد اس قانون کے ذریعہ جب ہم از سر نو یہ دیکھتے ہیں کہ اصل کتنا ہے اور سود کتنا ہے تو تمام غیر معمولی حسابات سامنے آنے کے امکانات نہیں کیوں کہ اس پر ۱۹-۲۰ سال پہلے جو قانون بنا اس کے لحاظ سے ہی کنٹرول رکھا گیا ہے ۔ پھر بھی ۴۰ فی صد ۶۰ فی صد اسکیلنگ ڈاؤن کرنے کے بعد جو بھی رقم رہتی ہے اس کے معنی یہ ہیں کہ وہ ایسا تصفیہ ہے کہ رقم اسی وقت ادا کردی جائے ۔ لیکن ہم یہ جانتے ہیں کہ آج ڈیٹرس میں اتنی قوت نہیں ہے کہ وہ فوراً ادائی کرسکیں ۔ کلاز (۶) کا مطلب ہی یہ ہے کہ نیا سلسلہ شروع ہوجاتا ہے۔ جس کریڈیٹر کی رقم برآمد ہوتی ہے تو اوارڈ جس وقت صادر ہوتا ہے اوسی وقت وہ واجب الادا ہے۔ جب ہم یہ چیز مان لیتے ہیں توہم کو انصاف کی نظر سے دیکھنا پڑتا ہے کہ کتنے دن تک کریڈیٹر کو اسی طرح رکھیں گے اور اس کی رقم بلا معاوضہ استعمال کریں گے ۔ اگر ہم پوری رقم ویسے ہی مان لیتے تھے اور اس میں اسکیل ڈاؤن نہ کرتے تو آئندہ سود نہیں دلا سکتے تھے ۔ لیکن اوارڈ کے ساتھ ہی رقم دینے راضی نہیں اور نہیں دے سکتا ہے تو اس کریڈیٹر کو جسے محروم کر رہے ہیں اس کے ساتھ بھی کچھ نہ کچھ رعایتیں ہونی چاہئیں ۔ یہ ایک آرگیومنٹ ہوسکتا ہے اس کے سوا کوئی دوسری چیز نہیں ہے ۔

یہ بھی کہا گیا کہ یکم جنوری ۵۸ع کے بعد سے ادائی شروع کردی جائے۔ یہ آرگیومنٹ سمجھ میں نہیں آتا ۔ آپ یہ رعائت اگریکلچرل لیبر کے ساتھ چاہتے ہیں دوسروں کے ساتھ نہیں چاہتے ۔

श्री. व्ही. डी. देशपांडे :—अेक फॅमिली होल्डिंग तक जो हैं अुनके लिये हम यह चाहते हैं।

شری بھگونت راؤ گاڑھے:— کیا ان کو بھی آپ شامل کرنا چاہتے ہیں ۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس طرح ڈسکریمینیٹ کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہے ۔ ایک مسئلہ اس طرح آیا ہے ہے کہ اگریکلچرل لیبر کے قرض کے تصفیہ کے متعلق کسی اور جگہ بجز سکشن ۴۲ کے جس میں بیع کو رہن قرار دینے کے لئے ایک سال کے اندر درخواست دی جاسکتی ہے دوسرا کوئی موقع نہیں ہے اور نہ اس کے قرض کے بارے میں جو شکل ۴۲ میں رکھی گئی ہے اوارڈ صادر ہونے کا امکان ہے۔ یہ جو رعایت رکھی گئی ہے اس سے زیادہ سے زیادہ فائدہ پہنچانے کی کوشش کرنی چاہئے ۔ میں پوچھتا ہوں آپ چار سال تک یعنی ۱۹۵۸ع تک کیوں اس کے گلے میں قرض رکھنا چاہتے ہیں جب وہ فی الواقعی اپنی اراضی لینا چاہتا ہے اور اپنا پیشہ اختیار کرنا چاہتا ہے تو اقساط کی ادائی جلد سے جلد شروع کرنے کے لئے اس کو پابند کردیں تو میں سمجھتا ہوں کہ اس کے حق میں کوئی نا انصافی نہ ہوگی۔ یہ زیادہ انصاف ہوگا ایک چیز جو قطعی بیع ہوچکی ہے اس کو بلا لحاظ اس کے کہ وہ رجسٹرڈ بیع تھی یا کیا اس کو دلانے کا پراویژن کر رہے ہیں تو اسی موقع پر ایک خاص ڈسکریمینیشن جو اس کے ساتھ استعمال کرنے کا مطالبہ کیا جا رہا ہے وہ حالات کے لحاظ سے

ٹھیک نہیں ہے - آج کے حالات میں جو ممکن ہے اسی قدر رعایت رکھنے کی کوشش کی گئی ہے۔ یہ باور کرانے کی کوشش کی جا رہی ہے کہ سابقہ حکومت نے جو چیزیں رکھی تہیں سب چہینی جانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ یہ بالکل غلط ہے - میں اس کو صاف کردینا چاہتا ہوں - آنریبل ممبرس کو یقین کرنا چاہئے......

श्री. व्ही. डी. देशपांडे :—टेनन्सी अॅक्ट का जो अमेंडमेंट आया है अुसको मुलाहिजा करे।

سری بھگونت راؤ گاڑھے :— اس کا جو تصفیہ ہوتا تھا اس میں صرف وہی رقومات رہتی تہیں جو زر رہن رہتی تہیں۔ یہاں پوری رقومات قرضہ ہیں - انسٹالمنٹس ۱۲ سال کے ہیں ...

شری ادھو راؤ پٹیل :— لیکن سب سکشن (۵)

Sub-section 5 is not subject to section 4.

شری بھگونت راؤ گاڑھے :— میں سمجھتا ہوں - لیکن پے انگ کیپاسٹی کے لحاظ سے اس میں اسکیڈنگ ڈاؤن کرنا ہے اور اقساط کے لئے بھی یہ چیز دیکھ سکتے ہیں۔ یہ بھی رکھ گیا ہے کہ ۱۲ سال سے زیادہ مدت نہ ہوگی - جو بار عائد ہوگا وہ اسی قرض کی حد تک نہیں ہے جس میں وہ پراپرٹی مکفول کرتا ہے بلکہ پوری پراپرٹی کے سلسلے میں ہے۔ سابقہ قانون کا جو حوالہ دیا گیا ہے اس میں ۲۰ سال کی مدت ہے - ولوڈی صاحب کے زمانے میں ۱۰ سال کی مدت رکھی گئی ....

Shri Uddhav Rao Patil: Let it be made fifteen

شری بھگونت راؤ گاڑھے :— ہم ۱۲ سال رکھے ہیں ....

شری ادھو راؤ پٹیل :— میرا امنڈمنٹ سب سکشن (۵) میں ہے -

The Court may pass an order for the delivery of possession of any property notwithstanding any law or contract to the contrary.

یہاں ۱۲ سال کا کنڈیشن نہیں ہے -

شری بھگونت راؤ گاڑھے :— یہ سب کلاز (۲) کے تابع ہے - سب کلاز (۲) میں یہ ہے کہ جو بھی قرض کی رقم طے ہوگی اس سلسلے میں ادائی کی سبیل بتلائی گئی ہے - پہلے اقساط مقرر کریں گے - اس کے لئے حالات دیکھے جائیں گے - اور دائن کے قبضہ میں دینا ہو تو اس کے قبضہ میں دیں گے - اس کی آمدنی کا تعین کرنا....

شری ادھو راؤ پٹیل :— آنریبل منسٹر غور فرمائیں جیسے سکشن (۴) میں اقساط کی میگزیمم لمٹ رکھی گئی ہے کہ ۱۲ سال سے زیادہ اقساط نہ ہوں گے ، سب کلاز (۵)

انڈپنڈنٹ ہے - اس میں قبضہ دینے کے لئے عدالت کا جو رسڈکشن دیکھتے ہیں - لیکن کوئی لمیٹیشن نہیں ہے -

شری بھگونت راؤ گاڑھے :— جب ہم عدالت کو ڈسکریشن دے رہے ہیں تو وہ اپنا ڈسکریشن استعمال کریگی جب کہ اس کے سوا کوئی دوسرا چارہ کار نہ ہو - جو انسٹالمنٹس مقرر کئے جاتے ہیں تو تمام چیزوں پر غور کرکے ہی عدالت طے کریگی - نٹ انکم کے بارے میں شبہ ظاہر کیا گیا - میں سمجھتا ہوں کہ وہ صحیح نہیں ہے - اوریجنل پراویژو میں نٹ انکم رکھا گیا ہے آگے لفظ بیالنس رکھا گیا ہے نٹ انکم کے تعین میں کونسی چیز آتی ہے اس پر غور کرنا ہے - نٹ انکم کا منشاء ہی یہی ہے کہ اخراجات نکالنے کے بعد ہی نٹ انکم رہتی ہے - جو اخراجات کہ انکم کے لئے ضروری ہوں - یہ غلط فہمی دور کرنا ہے کہ مینٹیننس - کورٹ کی ڈگری کے اخراجات خاندانی خرچہ سرکاری قرض یہ سب جانے کے بعد اس سے زیادہ اخراجات معین نہیں ہوں گے . . . .

شری ادھو راؤ پٹیل :— اس قانون کے لحاظ سے نٹ انول انکم میں اکسپنڈیچر منہا ہوگا - لیکن ۵۰ فیصد کی حد تک اس کا تعین نہیں ہے -

شری بھگونت راؤ گاڑھے :— جو کچھ پراویژن ہے اس کے لحاظ سے تعین ہوگا - لیکن آپ تو یہ بھی ماننے کے لئے تیار نہیں تھے کہ پہلے نٹ انکم بعد میں بیالنس کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں - آپ کہتے ہیں کہ ۵۰ فی صد رکھنا چاہئے - پہلے کل طے کرنا پڑیگا اس کے بعد ۵۰ فی صد آتا ہے - دونوں برابر ہو جاتے ہیں . . . .

شری ادھو راؤ پٹیل :— ایک کھیت میں ۱۰ تھیلے جوار نکلتی ہے تو یہ تصور آجاتا ہے کہ ۵ تھیلے خارج ہوں گے ، ایسا بھی نہیں رکھا گیا ہے -

شری بھگونت راؤ گاڑھے :— جو حالات ہیں انہیں ملحوظ رکھتے ہوئے ۵۰ فی صد طے کرنے میں پوری نٹ انکم جس طرح دیکھنا پڑیگا اسی طرح یہاں بھی دیکھیں گے کہ اخراجات کیا ہیں اور انکم کیا ہے - ان تمام مباحث کے بعد میں سمجھتا ہوں اوارڈ حاصل کرنے کے لئے جو شکل رکھی گئی ہے وہ کافی واضح ہے اور اس میں کافی سہولتیں ہیں - اور مدیون کے لئے ہی سہولتیں ہیں - دائن کے لئے نہیں ہیں - اس کو ملحوظ رکھا گیا ہے -

میں سمجھتا ہوں اس وضاحت کے بعد جو امنڈمنٹس آئے ہیں وہ غیر ضروری معلوم ہوتے ہیں - کم از کم اس وقت غیر ضروری ہیں - حالات کے لحاظ سے جہاں تک ہوسکتا تھا جتنی سہولتیں دی جاسکتی تھیں وہ رکھی گئی ہیں - میں اپیل کروں گا کہ جو امنڈمنٹس پیش کئے گئے ہیں وہ مہربانی کرکے واپس لے لئے جائیں اور اس دفعہ کو منظور کیا جائے -

श्री. व्ही. डी. देशपांडे :—स्पीकर सर, मैंने जो अपनी अमेंडमेंट रखी है, अुसके बारें में और कुछ वजाहत मैं करना चाहता हूं। अुसके बारें में कुछ गलतफहमी हो रही है। मैंने अपनी अमेंडमेंट में १ जनवरी, १९५८ रखा है, अुसमें मेरा मनशा यह था कि सन १९५६ में नअे अिलेक्शन होने वाले है, और अुस समय मिनिस्ट्री चेंज होनेवाली है, और अुसके बाद नअी मिनिस्ट्री जो आयेगी, वह अिसके बारें में फिर से सोच सकती है। अिस लिये अुन्हें मौका रहे। अिस ख्याल से सन. १९५८ मैंने अपनी तरमीम में रखा है। और दूसरी वजह अिसके रखने की यह भी है कि सन ५५ के शुरूमें अिस कानून का अमल शुरू होगा। अुसके बाद कितना कर्जा है और कितना वसूल किया जाना चाहिये, यह सब बातें तय होने तक और दो साल लग ही जायेंगे। अिस लिये मैंने १९५८ यह साल रखा है। अिस तरह का मोरॅटोरियम (Moratorium) दिया जाना जरूरी है। मद्रास में भी अिस तरह का बिल आया है। अिसी ख्याल से सन १९५८ रखा गया है, और मैं ऑनरेबल मेंबर्स से यह डिमांड कर रहा हूं कि वक्त में तवर्सी की जाय।——

"Provided that the payment of instalments shall not begin before 1st January, 1958 or two years from the date of award under sub-section (1) whichever is later."

अिस तरह से अगर अदालतों में कर्जा कितना है, यह तय करने के लिये १ साल तक झगडा चलता रहे तो ५८ के बदले १९५९ भी किया जा सकता है. अिस लिये मेरा कहना है कि अिस मेयाद को कम करने की जरूरत नहीं है। अिसकी तरफ तवज्जह की जानी चाहिये। मद्रास में मेरेटोरियम अेक साल के लिये दिया जा चुका है, और आयंदा अिससे भी ज्यादा देने के लिये सोंचा जा रहा है। अिस लिये हमारा भी फर्ज होता है कि अिसके बारें में हमें भी सोंचना चाहिये। यह कोअी हम ही कर रहे हैं, अैसी बात नहीं है। दूसरे स्टेटस में अिसके पहले ही अैसा किया जा चुका है। हम ही गलत बात कह रहे हैं, अैसा तसव्वुर नहीं करना चाहिये, और यदि अिसमें अिजाफा करने की जरूरत हो तो अिजाफा किया जा सकता है। अिसमें पूरी रिआयत दी जानी चाहिये, अैसा मेरा कहना है। लेकिन आप नहीं मानेंगे अिस लिये कम से कम पार्शल मेरोटोरियम तो दिया ही जाना चाहिये। जो जमीन आज रेहन पर पडी है, अुसे बाय अिंस्टालमेंट (By Instalment) खतम किया जाय, अैसा न हो बल्कि जिसके पास वह जमीन है अुसे वह कर्जा चुकाकर वापस मिलने की गुंजायश कानून में होनी चाहिये। अिस लिये जो पुराना कर्जा है अुसे खतम किया जाना चाहिये। लेकिन सन ५८ तक तो यह मुमकिन होगा, अैसा नहीं लगता है। अगर वह पूरी तरहसे खतम नहीं किया जा सकता तो कम से कम अिंस्टालमेंट में तो बढती की जा सकती है।

दूसरी बात मैं कॉम्पॅक्ट अेरियाज के बारें में कहना चाहता हूं। टेनन्सी अॅक्ट में कॉम्पॅक्ट अेरिया का जो तसव्वुर रखा गया है, अुसी तरह यह भी अेक तसव्वुर हमारे सामने आ रहा है।

شری بھگونت راؤ گاڑھے :— اوس بل کے وقت آپ بحث کیجئے -

श्री. व्ही. डी. देशपांडे :—जो मसला आज हमारे सामने है, अुसी पर मैं भी बहस कर रहा हूं। जिस समय टेनन्सी कानून हमारे सामने आया अुस समय हमने काफी बहस अलग अलग क्लॉजेस पर की, लेकिन आप अुस समय भी बहस करने के लिये तैयार नहीं हुअे। मैं तो टेनन्सी के लिहाज से ही

पूछना चाहता हूं । मै महसूस करता हूं जो कि अमेंडमेंट आज हाअुस के सामने पेश किया गया है, वह बिल्कुल ठीक है । अिस के लिहाज से छोटे काश्तकारों का और जरअी मजदूरों का फायदा होने वाला है । अिस लिये अिसको माना जाना चाहिये ।

अेक चीज अॅवार्ड के बारें में वाजे हो गअी है । यदि ५०० रुपये मूल रकम है और ५०० सूद होता है, तो अिस तरह से यदि अेक हजार रुपये का अवार्ड होता है, तो अिस अेक हजार पर १२ अिस्टालमेंट रखे गये हैं, और अुसके लिये ६ फीसद सूद लिया जा रहा है ।

3% will be awarded only on the actual principal.

अिसका मतलब यह होगा कि सूद पर भी सूद लिया जा रहा है । अिस लिये ३ फीसद सूद लिया जाय, अैसा अमेंडमेंट पेश किया गया है । अिसके अूपर ध्यान देना जरूरी है । अिस पर गौर करना मुनासिब होगा, अैसा मेरा ख्याल है ।

مسٹر چیرمن :— اسنڈمنٹ پڑھ دیجئے -

श्री. व्ही. डी. देशपांडे :—मेरा जो अमेंडमेंट टु अमेंडमेंट है वह अिस तरह है—

"In the said amendment, in line 2, between the words and figures " 1st January 1958 " and " if " insert the following.

अब अिसके बाद जो जुमला बढाया गया है,वह पढ देता हूं ।

" or 2 years from the date of award under sub-section (1) whichever is later " provided that the payment of instalments shall not begin before 1st January, 1958"

अिसके बाद दो साल रखा गया है । वह अिस तरह से है—

or 2 years from the date of award under sub-section (1) whichever is later ".

Mr. Chairman : Does the hon. Member want his amendment to be put to vote ?

Shri V. D. Deshpande : Madam Chairman, I have amended my amendment further, and, therefore, there is no question of putting my original amendment to vote. My amendment to my amendment should be put to vote.

شری ادھو راؤ پٹیل :— مسٹر اسپیکر سر - سوور آف دی بل سیدھے سادھے طریقہ سے
اسکو رکھتے تو مجھے غلط فہمی نہ ہوتی - یہ صحیح ہے کہ کاسٹ آف پروڈکشن

(• Cost of production) کے طے کرنے ک اختیار کورٹ کو دیا گیا ہے ۔
میں نے اپنے امنڈمنٹ میں یہ رکھا ہے کہ نٹ کسٹ آف پروڈکشن ۵۰ فیصد شمار کی
جائے ۔ سب کلاز ۵ میں یہ کیوں ضروری ہوا کہ کوئی نہ کوئی میگزیمم نمٹ (Maximum
Limit) رکھیں ۔ کوئی نہ کوئی پرنسپل (Principle)
ایکسپٹ (Accept) کرنا چاہئے ۔ کسانوں کے حالات معلوم کرنا چاہئے
کہ وہ کیوں اقساط ادا نہیں کرتے ہیں ۔ میرا کہنا یہ ہے کہ کوئی نہ کوئی مدت ضرور
رکھی جانی چاہئے ۔ ۱۰ سال نہیں ۱۲ سال سہی ۔ کوئی نہ کوئی میگزیمم نمٹ رکھنا
چاہئے ۔ اس لحاظ سے میں یہ کہنے پر مجبور ہوں کہ پہلے قانون میں جو کچھ تھا وہ
اس سے کہیں زیادہ بہتر تھا ۔ اسکو دیکھتے ہوئے مجھے یہ کہنا پڑتا ہے کہ ہم کچھ
آگے بڑھے ہیں یہ تسلیم کرنے کے لئے کم ازکم میں تیار نہیں ہوں ۔

Mr. Chairman : Now, I shall put the amendments to vote, The question is :

"(*a*) That in line 2 of the explanation to the proviso to para (*iv*) of sub-clause (2) between "his" and "annual" insert "net"

(*b*) After the explanation to para (*iv*) of sub-clause (2) add the following proviso :

" Provided that for the purpose of the above explanation net annual income regarding agriculture shall mean 50% of the gross income after deducting 50% as agricultural expenditure."

The motion was negatived".

Mr. Chairman: The question is :

" That in line 1 of para (*iv*) of sub-clause (2) for ' 6 ' substitute ' 3 ' "

The motion was negatived.

Shri V. D. Deshpande : My amendment may be put to vote.

Mr. Chairman : The question is :

" That before the existing proviso to para (*iv*) of sub-clause (2) insert the following proviso :

Provided that the payment of instalments shall not begin before 1st January 1958 or two years from the date of award under sub-section (1) whichever is later, if the debtor

is an agricultural labourer or owner of a land equal to or less than the area of a family holding. " And consequentially, in the existing proviso between ' provided ' and ' that ' insert : ' further ' "

The motion was negatived.

Mr. Chairman : The question is :

"(*a*) That after item (c) of explanation to para (*iv*) of sub-clause (2) add the following :

'(*d*) The cost of production to the extent of 50% in case of agricultural income'

'(*b*) That at the end of para (*v*) of sub-clause (2), add the following proviso :

'Provided that the period of possession on agricultural land shall not exceed, in any case, 10 years.' "

The motion was negatived.

Mr. Chairman : The question is :

"Omit para (*vi*) of sub-clause (2)"

The motion was negatived.

Mr. Chairman : The question is:

"That clause 32 stand part of the Bill".

The motion was adopted.

Clause 32 was added to the Bill.

Clause 33

Shri Ch. Venkatrama Rao: I beg to move :

"That in lines 10 and 11 of sub-clause (1), of clause 33 between the words 'Court' and 'shall' insert: 'with the consent of the debtor ".

Mr. Chairman : Amendment moved.

Shri Shamrao Naik : Madam, Chairman I intend to move only my amendment (a). I beg to move:

"(*a*) In line 2 of sub-clause (2), for 'three' substitute 'six' "

Mr. Chairman: Amendment moved:

*شری سی ایچ - وینکٹ رام راؤ:- مسٹر اسپیکر سر - کلاز ۳۰ کے تحت ڈیٹ کو سکیل ڈاؤن کیا جاتا ہے اور کلاز ۳۲ کے تحت اوارڈ طے کیا جاتا ہے اور اس کے بعد ۳۳ میں بتایا گیا ہے کہ ڈیٹر کی جو جائداد ہوگی وہ قرضہ کے آدھی سے زیادہ کم ہوجائے گی تو سکیل ڈاؤن اوس حد تک کیا جائے گا -

Half the said value of the immovable property.

جو اسموئیبل پراپرٹی ہے اس کے آدھے سے کم نہیں ہوگا - یہ کہتے ہوئے کورٹ کو اس کا اختیار دیا گیا ہے۔ خیر ٹھیک تو ہے مگر اس کے کنسنٹ (Consent) کا ہونا لازمی نہیں بتایا گیا ہے۔ کورٹ کو پورا اختیار ہے کہ وہ بغیر پوچھے خود بھی مارٹ گیج بنک کے تحت کارروائی کی تکمیل کراسکتی ہے۔ موجودہ حالت میں حیدرآباد مارٹ گیج بنکس کی کیا حالت ہے - اس کی کارگزاریاں ہمارے سامنے ہیں - کئی مارٹ گیج بنکس ایسے ہیں جہاں درخواستیں پیش ہوکر دو دو سال گذر چکے ہیں لیکن ان کا پوچھنے والا کوئی نہیں ہے۔ آخر میں تنگ آکر بہت سے لوگ اپنی درخواستیں اور حصص واپس لے چکے ہیں۔ کئی مسلم درخواست گذار ہیں جن کو کسٹوڈین کے ذریعہ انٹنڈنگ ایواکیو (Intending Evacuee) قرار دئے جانے کے شبہ پر ان کو قرضہ دینے میں رکاوٹ پیدا کی گئی - کئی ایسے واقعات ہوئے ہیں کہ درخواست دینے کے دو سال کے بعد مسلم درخواست گذاروں کو ہدایت کی گئی کہ وہ کسی ہندو کی ضمانت داخل کریں - کئی ہندو ایسے ہیں جن کو انٹنڈنگ ایوا کیو قرار تو نہیں دیا جا سکتا تھا اس کے باوجود ان کی درخواستوں کا تصفیہ نہیں ہوا ہے۔ میرا کہنا یہ ہے کہ اگر آپ کورٹ کو اختیار دے دیں تو وہ مارٹ گیج بنک کے توسط سے کارروائی کریگی - اس سے مجھے شبہ ہے کہ مقصد کی تکمیل میں رکاوٹیں پیش آئیں گی اور ......

شری بھگونت راؤ گاڑھے :- لیکن اس سے ڈیٹر کا کیا نقصان ہوگا ؟

شری سی ایچ - وینکٹ رام راؤ:- اس پروسیجر (Procedure) سے معلوم ہو چکا ہے کہ اس کو کیا ملنے والا ہے - مارٹ گیج بنکس پر جب اس کو اعتماد نہیں ہے تو وہ کیا سمجھے گا - یہی ایک گورکھ دھندا سمجھے گا اس لئے اس گورکھ دھندے میں جب تک اس کا کنسنٹ نہ ہو وہ اس کو کیسے قبول کریگا - اگر وہ خواہش کا اظہار کرے یا اس کی رائے لی جائے تو مناسب ہوگا - کنسنٹ سے متعلق میرا یہ ایک چھوٹا سا امنڈمنٹ ہے اگر منسٹر صاحب متعلقہ اس کو منظور کرلیں تو مناسب ہوگا۔

The House then adjourned till Half Past Two of the Clock on Tuesday, the 24th August, 1954.
